بچوں کے لئے خصوصاً اور دیگر عوام وخواص کے لئے عموماً ایک علمی تحفہ

خلیفہ سوم کی باتیں

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زہد وتقویٰ، اخلاص وللّٰہیت، علم وعمل، شجاعت وبہادری،
خشیت وخوفِ الٰہی، فہم وفراست، جود وسخا، عفو ودرگذر، حلم وبردباری، ہمدردی وغم گساری،
حسنِ خلق اور عدل وانصاف سے متعلق ایمان افروز واقعات کا مستند مجموعہ

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

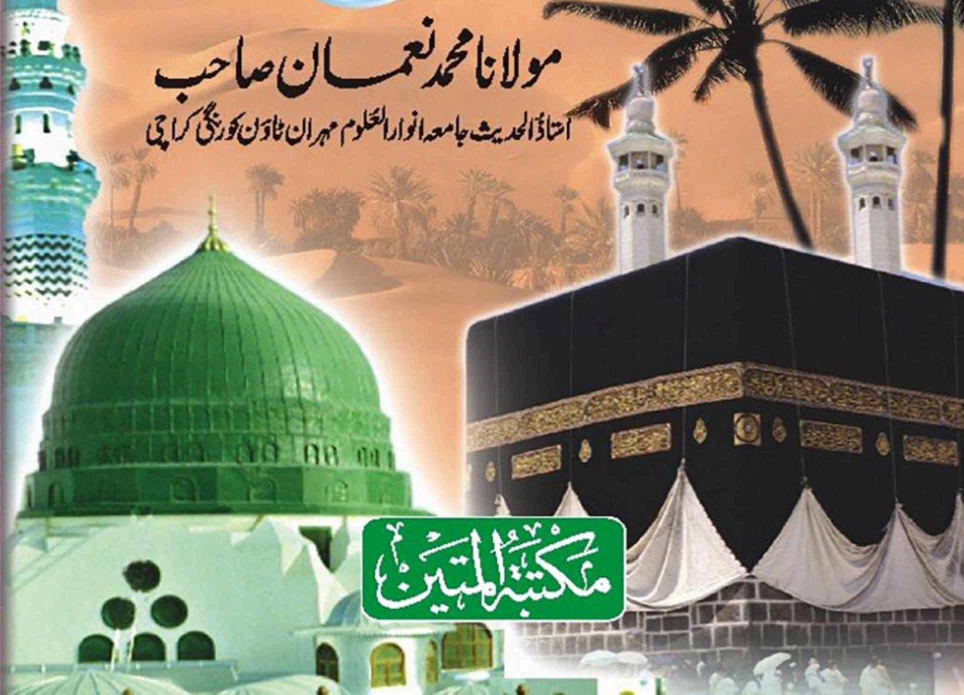

مکتبۃ المتین

خلیفہ سوم کی باتیں

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب
استاذ حدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

ناشر
مکتبۃ المتین - کراچی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نامِ کتاب	خلیفہ سوم کی باتیں
مؤلف	مولانا محمد نعمان صاحب زید مجدہ
ضخامت	304 صفحات
تعداد	500
طبع اول	صفر المظفر ۱۴۴۴ھ/ستمبر 2022ء
ناشر	مکتبۃ المتین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی
اوقاتِ رابطہ	ظہر تا مغرب(0332 255 76 75)

اسٹاکسٹ

مکتبۃ المتین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی (احاطہ جامعہ دار العلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا۔کراچی)

021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب (جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)

0334-8414660,0313-1991422

فہر ت

صفحہ نمبر	مضامین
	احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب
۱۵	۱......حضرت عثمان سے فرشتے حیاء کرتے ہیں
۱۵	۲......لسانِ ت سے . ت کی بشارت
۱۵	۳......لسانِ ت سے شہادت کی خو ی
۱۶	۴......آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا
۱۶	۵......حضرت عثمان فتنے کے دور میں حق پ ہوں گے
۱۷	۶......جو بئر رومہ کا کنواں ے اُس کے لیے . ت ہے
۱۷	۷......لسانِ ت سے ہوں کی معافی کی دعا
۱۸	۸......غزوہ تبوک کے موقع پ لشکر کی تیاری پ . ت کی بشارت
۱۸	۹......اجازت دو اور . ت کی خو ی سناؤ
۱۹	۱۰......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کی طرف سے بیعت کر
۲۰	۱۱......حضرت عثمان . سے زیدہ حیاء دار ہیں
۲۰	ام المؤمنین حضرت عائشہ کی نگاہ میں آپ کا مقام
۲۰	م و اور خا ان

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ولادت . سعادت	۲۱
قبولِ اسلام	۲۱
حلیہ مبارک	۲۲
لباس اور وضع قطع	۲۳
تحد یث . لنعمت کے طور پ عمدہ غذا اور لباس استعمال کر.	۲۴
غذا	۲۵
اہلیہ کے لئے عمدہ لباس ٖ ی .	۲۶
عبادت وتلاوت	۲۶
حضرت عثمان کا کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کر.	۲۷
ا ی رکعت میں مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت کر.	۲۸
حضرت عثمان کی تواضع اور . دا ث ت	۲۹
اسلام کی خاطر تکالیف . دا ث ت کر.	۳۰
اسلام کی خاطر . سے پہلے اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کر.	۳۱
قبر کے خوف سے داڑھی کا آ سے ت ہو جا.	۳۲
لسانِ ت سے . ٖ ی کی . ث رت	۳۳
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امتیازی خصوصیات	۳۵
حضرت عثمان کی سخاوت اور لسانِ ت سے . ث رت	۳۶
. ر کے شرکاء کے . ا . ا . اور غنیمت	۳۶

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کو اپنا ساتھی قرار دینا	۳۷
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان پ اعتماد	۳۷
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کو بہتر فرما.	۳۸
حضرت عثمان صائم الدہر تھے	۳۸
حضرت عبداللہ بن عباس کا حضرت عثمان کے اوصاف واعمال کا ... کرہ کر.	۳۹
فرشتے جن سے حیا کرتے ہیں	۴۰
صلح حدیبیہ کے موقع پ حضور کا قاصد بن کر مکہ جا.	۴۱
. ے وسوسوں سے ت کے لیے فکر مند ہو.	۴۲
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں کا نکاح میں آ.	۴۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور عملی طور پ دین سکھا.	۴۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کے لیے دعا کر.	۴۶
حد. ث بیان کرنے میں خوب احتیاط کر.	۴۸
مسنون اعمال کا خوب اہتمام کریں	۴۸
اتباعِ . . میں وضو کے بعد مسکرا.	۴۹
خلافِ . . عمل پ . راضگی	۵۰
ہر موقع پ اتباعِ . . کا اہتمام	۵۰
صا . ِعیال کے بچوں کے لئے وظیفہ مقرر کر.	۵۱
فہم وفرا . . اور ا. ائے حد میں احتیاط	۵۱

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعتِ خلافت	۵۳
منصبِ خلافت پ فائ ہونے کے بعد پہلی تقر ی	۵۴
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آ ی تقر ی	۵۵
حضرت عثمان خلافت کے . سے ز ی دہ اہل تھے	۵۶
. دشاہ حبشہ کے سامنے جھکنے سے انکار	۵۷
حسن وجمال اور حیرت انگیز سخاوت	۵۷
بئر رومہ کا کنواں ی کر مسلمانوں کے لیے وقف کر	۵۸
حیرت انگیز سخاوت پ لسانِ ت سے . ﺜ رت	۵۹
مسجد ی کے لیے زمین ی کر وقف کر	۶۰
غزوہ تبوک کے موقع پ ای ہزار سوار ی ں فراہم کر	۶۱
ای ہزار او ں پ لدا ہوا ساز وسامان صدقہ کر دی	۶۱
زمیں صفوں کی در کا اہتمام کروا	۶۳
امیر المؤمنین ہوکر زمین پ سو	۶۴
اختلافِ رائے میں ای دوسرے کا احترام کر اور . ت کو طول نہ دینا	۶۵
حضرت عثمان کی فرا ت پ حضرت صدیق اکبر کا خوشی میں ہ لگا	۶۶
اختلافِ رائے اور عدل وا ف	۶۷
. ی سے بھی پ دے کا اہتمام	۶۷
معا ت طے ہو جانے کے . وجود بیچنے والے کو اختیار دینا	۶۸

بعد والوں کے لیے آسانی کی ای صورت	۶۹
خیانت پ داماد کو معزول کرن	۶۹
شہروں کے جغرافیہ، حالات اور آب و ہوا سے واقف ہون	۷۰
ت وین قرآن کی عظیم سعادت	۷۱
رعای کے ساتھ حُسنِ سلوک	۷۳
رعای کے حقوق کی ادائیگی اور ان ازِ تفہیم	۷۴
حکومتی عہدے اہل لوگوں کے سپرد کیے جا	۷۵
خلیفہ وقت ہونے کے . وجود رعای سے مشورہ کرن	۷۷
اہلِ . یت کی تعظیم اور نئے قانون کا ا. اء	۷۷
خلیفہ وقت ہونے کے . وجود دعوت میں شر ت کرن	۷۸
. ائی نہ دیکھنے پ اللہ کا شکر ادا کرن اور غلام آزاد کرن	۸۰
غلام کے سامنے اپنے آپ کو . لے کے لیے پیش کرن	۸۰
پچاس ہزار درہم کا قرضہ معاف کر دینا	۸۱
مسائل کی معرفت میں اہلِ علم کی طرف مراجعت کا حکم	۸۲
مسجد ی کی کشادگی کے لیے مشورہ اور انتظامات	۸۳
اہلِ رائے کے مشورے کو قبول کرن	۸۵
فہم وفرا ت اور چھوٹوں کی قدر دانی	۸۶
سمندری جہاد پ جانے والوں کو نصیحت	۸۷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وعدے کی پ سداری میں جان دے دی لیکن عہد شکنی نہ کی	۸۸
جائ. سفارش کر.	۸۹
جادوَ وں اور شر پسندوں کے خلاف سخت اقدامات	۹۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت	۹۰
غزوہ تبوک کے موقع پ ساماانِ جہاد کی فراہمی	۹۲
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تکلیف پہنچانے والے کاا م	۹۳
حضرت علی کی نگاہ میں حضرت عثمان کا مقام ومرتبہ	۹۳
انگوٹھی کے گم ہونے پ بے چین وغمگین ہو.	۹۴
ساتھیوں کا اکرام اور مزاج شناسی	۹۶
شرعی احکامات اور حدود کا خیال رکھنا	۹۷
جس .ت کا علم نہ ہو دوسروں سے پوچھنا	۹۷
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دورا. یشی اور فقاہت	۹۸
. کام کی روک تھام کر.	۹۸
موقع محل اور حالات کی منا .ت سے احکامات بتلا.	۹۹
خلیفہ وقت ہو کر قیدیوں کو تبلیغ کر.	۱۰۰
غلطی پ اپنی .ت سے رجوع کر. اور استغفار کر.	۱۰۱
پہلا مقدمہ اور حیران کن فیصلہ	۱۰۳
معزولی اور مکان کا بہترین .لہ کر.	۱۰۴

خادموں کی ۔ مت کر۔	۱۰۵
منصب اور عہدوں کی تقسیم میں استعداد وصلا ۔ یت کو معیار بنا۔	۱۰۶
اے عثمان! خلافت کی قمیص نہ ا۔ ت ر۔	۱۰۷
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عثمان کو خلافت نہ چھوڑنے کی وصیت	۱۰۷
اختلاف کے وقت حضرت عثمان حق پ ہوں گے	۱۰۷
حضرت عثمان کو مظلوماً شہید کہا جائے گا	۱۰۸
حضرت عثمان کی ۔ غیوں کو دل سوز تقر یریں	۱۰۸
ا رصحابہ کا ۔ غیوں سے لڑنے کی اجازت طلب کر۔	۱۱۰
مسلمان کا خون صرف تین ۔ توں کی وجہ سے حلال ہے	۱۱۱
حضرت عثمان کی شہادت کے بعد امت میں ا۔ ۔ش روا ختلاف	۱۱۲
ا یقتل ساری ا کا قتل ہے	۱۱۴
جانی دشمنوں کے معاملے کو اللہ کے سپرد کر۔	۱۱۴
اللہ کے واسطے میری وجہ سے کسی کا خون نہ بہاؤ	۱۱۵
مسلمانوں کی جما ۔ت کے ساتھ وابستہ ہونے کی ۔ت کید	۱۱۶
حضرت علی کی حضرت عثمان سے عقیدت ومحبت اور اطاعتِ امیر	۱۱۷
جان دے دی لیکن حضور کے پ۔ ڑوس کو نہ چھوڑا	۱۱۸
صبر وتحمل اور صحابہ کرام کی اطاعتِ امیر	۱۲۰
جا روں کو قسم دے کر ۔ ۔ سے روکنا	۱۲۲

[Website: DifaAhleSunnat.com]

خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور پانی پلانا	۱۲۳
خواب میں حضور کی زیارت اور پیشنگوئی	۱۲۴
حالتِ حصار میں بھی فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے امیر مقرر کرنا	۱۲۵
حضرت عثمان کی ذہانت وفراست	۱۲۶
حرمِ مکہ کی حرمت اور وہاں کے باشندوں کا خیال	۱۲۷
شہر مدینہ سے محبت اور وہاں کے باشندوں کی جان و مال کا تحفظ	۱۲۸
قتل کی دھمکیاں دینے والوں کو معاف کر دینا	۱۲۹
حضرت عثمان کا صبر وتحمل	۱۲۹
فتنے کے دور میں حضرت عثمان حق پر ہوں گے	۱۳۰
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وصیت	۱۳۰
حضرت عثمان کی اہلیہ پر ہاتھ اٹھانے والے کا عبرتناک انجام	۱۳۱
قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے مقامِ شہادت پر فائز ہوئے	
روزے کی افطاری حضور اور شیخین کے ساتھ	
رقّت آمیز واقعہ شہادت	
حضرت عثمان کی شہادت پر صحابہ کرام کی کیفیت اور تاثرات	۱۳۶
حضرت عثمان کی جان کی قدر و قیمت	۱۳۷
حضرت عثمان سے بغض رکھنے والے کو اللہ ذلیل کرے	۱۳۸
حضرت علی کا دمِ عثمان سے براءت کرنا اور قاتلوں پر لعنت کرنا	۱۳۸

حضرت عثمان کی . ائی بیان کرن ان کے قتل پ معاون ت کے مثل ہے	١٣٩
حضرت عائشہ کی نگاہ میں حضرت عثمان کا مقام ومرتبہ اور کتابتِ وحی	١٣٩
حضرت عبداللہ بن عمر کا حضرت عثمان کا دفاع کرن	١٤٠
ازواج اور اولاد	١٤٢

☆☆☆

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عرضِ مؤلف

راقم نے بچوں کے لیے خلفائے راشدین کی سیرت سے واقفیت کے لیے پہلی کتاب لکھی تھی ''خلیفہ اول کی ۔ تیں'' جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت وسوانح پ مشتمل تھی، دوسری کتاب ''خلیفہ دوم کی ۔ تیں'' جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت وسوانح پ مشتمل تھی، یہ اسی سلسلہ کی تیسری کتاب ہے ''خلیفہ سوم کی ۔ تیں'' جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت، آپ کے زہد وتقوی، اخلاص وللّٰہیت، علم وعمل، خشیت وخوفِ الٰہی، فہم وفرا ۔ ، جود وسخا، حیاء و پ کدامنی، حلم و۔ د۔ ری، ۔ متِ خلق، عدل وا ف اور ان کی مظلومانہ شہادت سے متعلق واقعات کا ۔ حوالہ ۔ کرہ ہے۔ ہر واقعہ کو حتی الامکان اصل مراجع سے لکھا ہے، ہر واقعہ کا جو مر ۔ ی مضمون تھا اس کی عربی عبارت بھی کی ۔ کہ بچوں کے ساتھ ساتھ اہلِ علم بھی اس سے مستفید ہوں۔ واقعات کے بعد ''پیارے بچو'' کا عنوان لگا کر اس واقعہ سے معلوم ہونے والے اسباق و ئج بھی ذکر کیے، ۔ کہ بچے اس سے مکمل مستفید ہوں اور وہ صفت وخصلت اپنی ز ۔ گی میں بھی لے کر آ ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عملی ز ۔ گی اور آپ کے اوصاف وکمالات کے واقعات بہت کم ملتے ہیں، عموماً مؤرخین اور سیرت نگاروں نے آپ کے دورِ خلافت کے آ ۔ ی پ نچ چھ سالوں کے واقعات، ۔ غیوں اور بلوائیوں کا ذکر اور واقعہ شہادت کا تفصیلی ذکر کیا ہے، لیکن آپ کی سیرت، زہد وتقوی کے واقعات بہت کم ذکر کیے ہیں، اس لیے واقعات کی تلاش میں کافی وقت لگا۔

الحمد للہ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شخصیت سے متعلق تقریباً تمام اہم واقعات اس میں یکجا ہو گئے ہیں۔ کتاب کا اسلوب ایسا رکھا ہے کہ یہ بچوں کے ساتھ ساتھ ۔ ڑوں کے

لیے بھی مفید ہو، اہلِ علم کے ذوق کوملحوظِ خاطر ر ہوئے اہم عربی عبارات اورحوالہ جات بھی کیئے کہ خواص بھی اس سے استفادہ کریں۔ میں نے اس کتاب میں زیادہ استفادہ درج ذیل کتب سے کیا ہے:

۱...... علامہ ابن سعد رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۰ھ)

۲...... علامہ ابن . یطبری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ)

۳...... علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ)

۴...... علامہ ابن اثیر . ری رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۰ھ)

۵...... علامہ ابوالعباس احمد بن عبداللہ طبری رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۴ھ)

۶...... علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ)

۷...... علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ)

۸...... علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ)

۹...... علامہ محمد یوسف بن محمد الیاس رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۴ھ) اور اس کا اردو جمہ ''حیاۃ الصحابۃ'' حضرت مولا محمد احسان الحق صا .

۱۰......سیر الصحابہ: حضرت مولا شاہ معین الدین احمد وی رحمہ اللہ

۱۱......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سو قصّے: حضرت مولا م یوسف صا .

بہت سے واقعات اردو سیرت نگاروں نے ذکر کیئے ہیں، لیکن ہ مجھے اصل مراجع میں نہیں ملے، یا اُن پ کافی کلام تھا، تو ایسے واقعات میں نے ذکر نہیں کیئے۔

اس سلسلے کا چوتھا اور آ ی کام ''خلیفہ چہارم کی . تیں'' ہیں، قار کرام سے دعاؤں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کی درخواست ہے کہ اللہ رب العزت محض اپنے فضل وکرم سے اس کام کو بھی پایہ تکمیل تک پہنچائے۔اور رب العالمین اس کاوش کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور راقم کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔آمین

محمد نعمان

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

۱۸رشوال ۱۴۴۳ھ/ 20رمئی 2022ء

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کئے، اختصار کے ساتھ چند ای احادیثِ مبارکہ ذکر کی جارہی ہیں:

۱......حضرت عثمان سے فرشتے حیاء کرتے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمای:

1

ت جمہ: میں ایسے آدمی سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

۲......لسانِ ت سے . ٘ ت کی ب ٘ رت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کرام کو . ٘ ت کی ب ٘ رت دی، جنہیں ہ مبشرہ کہا جات ہے، اُن میں ای حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای:

2

ت جمہ: عثمان جنتی ہیں۔

۳......لسانِ ت سے شہادت کی خو ی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پ تھے، اچان وہ ہلنے لگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمای:

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

1

ترجمہ: احد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۴......آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا

غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی سے انہیں پلٹتے تھے، اس موقع پر آپ نے فرمایا:

2

ترجمہ: عثمان کو کچھ نقصان نہیں ہوگا آج کے بعد جو عمل کرے، یہ جملہ آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔

۵......حضرت عثمان فتنے کے دور میں حق پر ہوں گے

حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا، اسی اثناء میں ایک شخص کپڑا اڑھائے ہوئے گزرا، آپ نے فرمایا:

ترجمہ: یہ شخص اس وقت ہدایت پر ہوگا۔

میں یہ سن کر اُس شخص کی طرف گیا، دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا: یہ شخص؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں یہی۔ 3

1

2

3

٦......جوبئر رومہ کا کنواں ٘ یے اُس کے لیے . ٘ ٙ ہے

. . مسلمان مدینہ ہجرت کر گئے تو وہاں انہیں پ نی کے سلسلے میں . ڑی پ یشانی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پ ارشاد فرما ی:

1

ٙ جمہ: جو بئر رومہ کا کنواں کھودے (یعنی ٘ ی کر وقف کرے) اُس کے لیے . ٘ ٙ ہے۔ (تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ذاتی مال سے ٘ ی کر وقف کیا۔)

سنن ئی میں سندِ صحیح کے ساتھ یہ الفاظ ہیں:

2

ٙ جمہ: جو بئر رومہ کا کنواں ٘ یے اللہ اُس کے َ ٘ ہ معاف کرے۔

۷......لسانِ ت سے َ ٘ ہوں کی معافی کی دعا

مسجد ی کی جگہ تنگ تھی، زیوں کے لیے دشواری تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما ی:

3

ٙ جمہ: جو شخص لوگوں کو مر. (یعنی او ٹ ی بکری ں . ٘ ھنے کی جگہ ی کھجوروں کے

1

2

3

[Website: DifaAhleSunnat.com]

خشک کرنے کی جگہ) ۔ یے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا، چنانچہ میں نے وہ مر ۔ یا اور ۔ مت ی میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں نے بنوفلاں کا مر ۔ یا لیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہماری مسجد میں شامل کر دو اور اس کا ا۔ آپ کے لیے ہوگا۔

۸......غزوہ تبوک کے موقع پ لشکر کی تیاری پ ۔ ۔۔ کی بشا رت

غزوہ تبوک کے موقع پ مسلمانوں کی تعداد اور جنگی آلات نہایہ محدود تھے، دشمنوں کی تعداد کثرت کے ساتھ تھی اور وہ ہر قسم کے اسلحے سے لیس تھے، تو اُس پ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1

ترجمہ: جو شخص جیش ت (یعنی غزوہ تبوک کے لشکر کے لیے سامان کی فراہمی کرے) اُس کے لیے ۔ ۔۔ ہے، اور میں نے اُس کے لیے (او ں، گھوڑوں، ی مال اور اسلحے) کی فراہمی کی۔

۹......اجازت دو اور ۔ ۔۔ کی خو ی سناؤ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای ۔غ میں تشریف فرما تھے، میں دروازے پ چوکیداری کے لیے تھا، آپ نے فرمایا میں ۔ ۔ ۔۔ اجازت نہ دوں کسی کو آنے نہ دو، پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے، اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: اجازت دو اور ۔ ۔۔ کی خو ی بھی سناؤ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: اجازت دو اور ۔ ۔۔ کی خو ی سناؤ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1

1

..جمہ: اجازت دو اور .. کی خو ی سناؤ، ای امتحان کے ساتھ جو انہیں پہنچے گا۔

شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پ سخت آزمائش آئی تھی، حدی میں اُسی کی طرف اشارہ ہے کہ آزمائش آئے گی۔

۱۰......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کی طرف سے بیعت کر..

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صلح حدیبیہ کے موقع پ قاصد بنا کر مکہ بھیجا، تو بعد میں یہ خبر پھیل گئی کہ حضرت عثمان کو شہید کر دی ی ہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پ صحابہ کرام سے جہاد اور موت پ بیعت لی کہ عثمان کا . لہ لیں گے، اس موقع پ . . صحابہ کرام بیعت کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ی:

2

..جمہ: یقیناً عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام کے سلسلے میں گئے ہیں، پھر آپ نے اپنے ای ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پ رکھ کر ان کی طرف سے بیعت کی، حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دستِ مبارک سے حضرت عثمان کی طرف سے بیعت کر.. لوگوں کا اپنے ہاتھوں سے اپنی طرف سے بیعت کرنے سے بہت بہتر تھا۔

(امام .. مذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:)

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۱۱......حضرت عثمان ۔ سے ز ی دہ حیاء دار ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما ی :

1

ت جمہ: میری امت میں ۔ سے ز ی دہ حیاء میں سچا عثمان ہے۔

یہ میں نے اختصار کے ساتھ ی رہ مستند احادی ث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل سے متعلق ذکر کی ہیں، اِن میں کوئی روای ت غیر مستند نہیں ہے، تمام وہ احادی ث ہیں جو محدثین کے ہاں معروف ومقبول ہیں۔ا تفصیل کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل سے متعلق روای ت د ہوں تو امام احمد بن ۔ رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) کی " "اور امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) کی " "کا مطالعہ کریں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ کی نگاہ میں آپ کا مقام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

2

ت جمہ: حضرت عثمان ۔ سے ز ی دہ پ کدامن اور ۔ سے ز ی دہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

م و اور خا ان

عثمان م، ابوعبداللہ اور ابوعمرو کنیت، ذوالنورین لقب، والد کا م عفان اور والدہ کا

1

2

ن م اروی ..ت کر ن تھا، قریش کی شاخ بنوامیہ سے تعلق ر ت تھے، مجد وشرف اور عزت و وجاہت کے اعتبار سے بنو ہاشم کے بعد انہیں کا مرتبہ تھا، جنگِ فجار میں جو شخص سپہ سالار اعظم کی حیثیت ر ت تھا وہ اسی خا ن ان کا ای ن مور سردار حرب بن امیہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سلسلہ والد اور والدہ دونوں کی طرف سے پ نچویں پشت میں عبد مناف پ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ سے مل جا ت ہے، پھر اس پ مزی یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ن نی ام حکیم بیضاء بنتِ عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ کی بہن تھیں، تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی لگیں۔ آپ کو ذوالنورین (دونوروں والا) کہا جا ت ہے، اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صا ادی یکے بعد د ے آپ کے نکاح میں آ ۔ 1

ولادت ب سعادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہجرتِ مدینہ سے ۴۷ ب س قبل بق ۵۷۷ء میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن اور جوانی کے حالات پ دہ خفا میں ہیں، البتہ اتنا معلوم ہے کہ آپ مکہ کے ان چند اور ی ں لوگوں میں تھے جو لکھنا پ ڑھنا جا تھے۔

قبولِ اسلام

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں نیکی اور حق پ ستی کا ن بہ تھا، کوئی بھی نیک کام ہوت فوراً کرتے۔ . ب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ت سے نوازا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فوراً اسلام قبول کرلیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پ ایمان لائے، انہوں نے خود بیان کیا کہ مردوں میں سے میں نے چوتھے نمبر پ اسلام قبول کیا۔

1 سیر الصحابہ: ج ۱ ص ۱۵۴/

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ان کے اسلام لانے کا . . یہ بنا کہ ای روز حسبِ معمول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پ س آئے اور اسلام کے متعلق گفتگو شروع کی، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گفتگو سے اتنے متا ث ہوئے کہ . رگاہِ ت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرنے پ آمادہ ہو گئے، ابھی دونوں جانے کا خیال ہی کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے آئے اور حضرت عثمان کو دیکھ کر فرما ی:

1

ت جمہ: عثمان! ٠ ا کی . ٠ ت قبول کرو، میں تمہاری طرف اور تمام مخلوق کی (طرف مبعوث ہوں) اور میں اللہ کا رسول ہوں، حضرت عثمان فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! . . میں نے یہ کلمات سنے تو اپنے او پ قابو نہ رکھ سکا اور اسلام لے آ ی اور میں نے گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور اس کا کوئی شری نہیں، پھر تھوڑا ہی وقت َ ٠ را تھا کہ میرا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صا ادی حضرت رقیہ سے ہوا، پھر یہ مشہور ہو َ ی کہ بہترین جوڑا حضرت عثمان اور رقیہ کا ہے۔

پیارے بچو! ہمیں بھی نیکی کے کام کرنے میں د ی نہیں کرنی چاہیے، کوئی بھی نیکی کرنے کا موقع ملے تو فوراً کر دینا چاہیے، ا َ کسی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو فوراً اس کی مدد کرنی چاہیے، ہمیں پتہ چل جائے کہ ہم جو کام کر رہے ہیں وہ غلط ہے تو فوراً اس غلط کام کو چھوڑ دینا چاہیے اور اچھے کام کی طرف سبقت کرنی چاہیے۔

1

حلیہ مبارک

آپ کا رنگ سفید تھا جس میں کچھ زردی کی آمیزش تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا چاندی اور سونا دونوں ملا دیے گئے ہے، خوبصورت اور خوش قامت تھے، دونوں ہاتھوں کی کلائیاں خوش منظر تھیں، بال سیدھے تھے یعنی گھنگریالے نہیں تھے۔ جب عمامہ زیب سر کرتے تھے تو بڑے حسین و جمیل نظر آتے تھے، ناک ابھری ہوئی، جسم کا نچلا دھڑ بھاری، پنڈلیوں اور دونوں بازوؤں پر بال کثرت سے تھے، سینہ چوڑا تھا، کندھوں کی ہڈیاں بڑی بڑی، چہرہ روشن، دانت ہموار اور خوبصورت جن کو سونے کے تار سے بندھا گیا تھا، داڑھی بڑی گنجان، زلف دراز، اخیر عمر میں زرد خضاب کرنے لگے تھے، جسم کی کھال نرم اور باریک تھی۔ 1

لباس اور وضع قطع

بڑے پیمانے پر تجارت کی وجہ سے شروع سے ہی دولت مند تھے، اس لیے ’’

’’ کے حکم کے مطابق اللہ کی نعمتوں سے استفادہ آپ کی طبیعت کا شیوہ تھا، چنانچہ لباس بھی عمدہ قسم کا استعمال کرتے تھے، اس زمانہ میں یمنی چادریں بہت قیمتی سمجھی جاتی تھیں، آپ انہیں اوڑھتے تھے، عموماً یہ چادریں زرد رنگ کی ہوتی تھیں، اور ان کی قیمت سو درہم کے لگ بھگ ہوتی تھی، اور اپنے لباس میں بھی سنت کا خیال رکھتے تھے، چنانچہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آدھی پنڈلی تک تہبند باندھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تہبند ایسی ہوا کرتی تھی۔

آپ ایسے لباس سے پرہیز کرتے تھے جس سے مزاج میں غرور اور تکبر اور خود بینی کا مادہ پیدا ہو، آپ کا لباس صاف ستھرا اور سادہ ہوتا تھا، آپ نے عمدہ لباس بھی استعمال کیا

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہے لیکن اس میں تکلفات کا دخل نہیں تھا، خلافت کے ایام میں ای مرتبہ جمعہ کے دن خطبہ کے لیے تشریف لائے تو آپ نے جو اِزار پہنی ہوئی تھی اس کی قیمت چار سے پ نچ درہم تھی۔خلافت ملنے کے بعد آپ کی طرزِ ز گی نہ بدلی۔ 1

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لباس سے معلوم ہوت ہے کہ اَ اللہ تعالی نے ہمیں مال ودو ت سے نوازا ہے تو ہمیں اس کا اظہار کر چاہیے، اچھا اور قیمتی لباس پہننا چاہیے ت کہ نعمتوں کا اظہار ہو، اللہ تعالی کے شکر کی بجا آوری ہو، ہمیں کنجوسی نہیں کرنی چاہیے بلکہ اپنی استطا ت کے مطابق عمدہ، صاف ستھرا اور قیمتی لباس پہننا چاہیے، ہم ایسا لباس نہ پہنیں جو شریعت کی میں در ت نہ ہو، مثلاً پ ت اور تنگ لباس، خلافِ ت لباس اور ایسا لباس جس پ کسی جا ار کی تصو یہ ہو، کیو حدی ث شریف میں ہے کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصو یہ ہو۔

تحدی ث بالنعمت کے طور پ عمدہ غذا اور لباس استعمال کر

عمرو بن امیہ الضمر ی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ای مرتبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کے کھانے میں شری تھا۔ یہ (عرب میں ای خاص قسم کا سالن ہوت تھا جسے یہ کہتے تھے۔) سامنے آی تو حضرت عثمان نے پوچھا کیسا ہے؟ میں نے کہا بہت لذی اور نفیس ہے، میں نے آج ت ایسا یہ نہیں کھای، اس پ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بولے اللہ تعالی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پ رحم فرمائے، تم نے یہ کبھی ان کے ساتھ بھی کھای ہے؟ میں نے جواب دی: جی ہاں میں نے کھای ہے، لیکن وہ یہ ایسا تھا کہ نہ تو اس میں گوش ت تھا اور نہ گھی نہ دودھ۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمای: تم سچ کہتے ہو،

1

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جہد و مشقت کی ایسی ز. گی بسر کی ہے کہ اس کی پیروی کر. مشکل ہے۔ وہ لذی. و نفیس غذاؤں سے اجتناب کرتے تھے:

1

ت جمہ: میں اللہ کی قسم! مسلمانوں کے مال سے ای پیسہ نہیں یت ، جو کچھ کھات ہوں اپنی کمائی سے کھات ہوں۔ تم کو معلوم ہے کہ میں قریش میں . سے زی دہ مال دار تھا اور میرا تجارتی کارو.ر . سے .ڑا تھا۔ میں ہمیشہ . م غذاؤں کا عادی رہا ہوں، اور اب تو میری عمر زی دہ ہوگئی ہے اس لئے مجھ کو . م غذاؤں کی اور بھی ضرورت ہے، میں نہیں سمجھتا کہ کسی شخص کو اس معاملہ میں مجھ پ نکتہ چینی کا حق ہے۔

پیارے بچو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق پ ڑھا کہ کیسے ز. گی بسر کی، ہمیں بھی د کی عیش و ت میں نہیں پ ڑ. چاہیے، لذی. اور مرغن غذاؤں سے اجتناب کر. چاہیے، اور اَ اللہ کا دی ہوا ہے تو اُسے تحدی ث . لنعمت کے طور پ استعمال کر. چاہیے۔ اس پ اللہ تعالی کا شکر ادا کر. چاہیے، اس میں دکھلاوا، . م و نمود اور ری کاری سے بچنا چاہیے، اللہ کی نعمتوں کا اظہار ہو لیکن اخلاص و سادگی کے ساتھ۔ عمدہ لباس اور غذا کا استعمال اسلام میں نہیں ہے، البتہ اس میں فضول . چی اور ری کاری نہ ہو۔

غذا

آپ رضی اللہ عنہ غذا بھی عمدہ اور پُر تکلف استعمال کرتے تھے، آپ پہلے فرماں رواں

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تھے جن کے لیے آ ٹ چھنا جا ت تھا۔ دسترخوان پ عموماً اعزہ واحباب کا مجمع رہتا تھا۔

پیارے بچو! ہمیں بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح عمدہ اور اچھا کھا کھا چاہیے، ایسی چیزوں سے اجتناب کر چاہیے جو صحت کے لیے مضر ہو، ٗ شوارمے، مرغن غذا اور اسی طرح بیکری کی چیزیں کھانے سے صحت پ . اا ٹ پڑ ت ہے، اس لیے ان سے اجتناب کر چاہیے، . زار کے کھانوں میں بھی حفظان صحت کے اصولوں کا عام طور پ خیال نہیں کیا جا ت اس لیے پ ہیز کر چاہیے، اور کھاتے وقت یہ ہو کہ اے اللہ! میں آپ کی عبادت پ قوت حاصل کرنے کے لیے کھا کھا رہا ہوں، ت کے مطابق کھا تو اس پ بھی ثواب ملے گا۔

اہلیہ کے لئے عمدہ لباس ی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو صاحبِ وسعت تھے وہ عام طور پ اپنی بیویوں کو عمدہ اور خوبصورت لباس پہناتے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اس کا اہتمام کرتے تھے، چنانچہ ا ی مرتبہ آپ نے ا ی ریشمی چادر دوسو درہم میں ی اور فرما ی: یہ ئلہ کے لئے ہے، وہ اسے اوڑھیں گی تو میں خوش ہوں گا۔ 1

پیارے بچو! اپنی استطا ت کے مطابق اپنے گھر والوں پ چ کر چاہیے اور احاد ی ث میں گھر والوں پ چ کرنے کو صدقہ کہا ی ہے، کنجوسی اور بخل نہیں کر چاہیے، انتہائی . ی . ت ہے کہ مال ودو ت بھی ہو اور بندہ اچھے اور عمدہ کپڑے نہ پہنے، یہ ا ی طرح سے اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمت کی . شکری ہے۔ اچھا کھا اور اچھا لباس پہننا نہیں ہے، البتہ اس میں ر ی کاری اور م ونمود نہ ہو، اور فضول چی نہ ہو۔

عبادت وتلاوت

عبادت قربِ الٰہی اور ا . ت الی اللہ کا . سے . ڑا ذریعہ ہے، اس لیے آپ اپنی

1

گو، گوں مصروفیتوں کے . وجود عبادت کثرت سے کرتے اور فرائض وواجبات کے علاوہ مستحبات ونوافل کا بھی اہتمام کرتے تھے، ز بے حد خشوع وخضوع سے پڑھتے تھے، اس میں اس درجہ محو ۔ ہوتی تھی کہ دو پیش کی کوئی خبر نہیں رہتی تھی، اس کے ساتھ ساتھ خشیت الی اللہ بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، عبادت تلاوت سے سیر نہیں ہوتے تھے، عبادت کا ایسا شغف تھا کہ ا ا رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کر تے تھے۔ 1

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جنتی ہو د میں پتہ چل ۔، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ۔ کی خو ی دی تھی ان کا حال دیکھئے کس طرح اللہ تعالی سے ڈرتے ہیں اور عبادات کا اہتمام کرتے ہیں، اور قرآنِ کریم کے ساتھ کیسی محبت ہے کہ ا رکعت میں پورا قرآنِ کریم تلاوت کرلیا، ہمیں بھی چاہیے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح پختہ حافظ بن کر نوافل میں کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کریں۔ ہمیں بھی اخلاص کے ساتھ عبادت وتلاوت کرنی چاہیے۔

حضرت عثمان کا کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کر

حضرت حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرما :

2

ترجمہ: اَ ہمارے دل پ ک ہوتے تو ہم اپنے رب کے کلام سے کبھی سیر نہ ہوتے۔ اور

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میری زن گی میں کوئی دن ایسا آئے جس میں میں دیکھ کر قرآن نہ پڑھوں۔

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دیکھ کر اتنا زیدہ قرآن پڑھا کرتے تھے کہ ان کے انتقال سے پہلے ہی ان کے قرآن کے اوراق شہید ہو گئے تھے (کثرتِ استعمال کی وجہ سے۔)

پیارے بچو! قرآن کریم اللہ تعالی کی آ ی مقدس کتاب ہے، اس کے پڑھنے اور تلاوت کرنے سے اللہ تعالی خوش ہوتے ہیں، ہمیں ر ر قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیے، قرآنِ کریم کے ای ای حرف کے پڑھنے پ دس دس نیکیاں ملتی ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن شریف کو حفظ کریں اور اپنی زن گی میں قرآنِ کریم کی تلاوت کا معمول بنا ، ہماری صبح کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے ہو۔

پیارے بچو! اپنی صبح کا آغاز سورہ یسین کی تلاوت سے کریں، مغرب کے بعد سورہ واقعہ اور سوتے وقت سورہ ملک کو پڑھنے کا معمول بنا ، جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کی ڑی فضیلت ہے، اس لیے ہمیں اہتمام سے تلاوت کرنی چاہیے۔ ہر دن کم از کم ای سپارہ تلاوت کریں۔ کہ مہینے میں ای قرآنِ کریم مکمل ہو جائے۔

ای رکعت میں مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت کر

عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے کرتے ہیں کہ ای مرتبہ میں نے (غالباً حج کے موقع پ) مقام ا اہیم کے پیچھے کھڑے ہو کر ز پڑھنی شروع کر دی اور وہ اتنی دراز کر دی کہ یہ خیال ہوا اب اس میں مجھ سے کون سبقت لے جائے گا۔ اتنے میں اچا ای شخص آی اس نے میرے کندھے پ ہاتھ رکھا، تو میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے:

1

1

ت جمہ: پس انہوں نے سورہ فاتحہ سے قرآن شروع کیا اور یہاں ت کہ قرآن مکمل کرد ، رکوع کیا اور سجدہ کیا (یعنی زمکمل کی اور چلے گئے۔)

پیارے بچو! قرآن کریم سے اتنی محبت تھی کہ ہر وقت ڑھا کرتے تھے، شہادت کے وقت بھی تلاوت قرآن میں مشغول تھے۔ ذوقِ عبادت دیکھیں کہ ای رکعت میں پورا قرآن ڑھ لیا، سبحان اللہ! آج اَ امام صا . زمیں ذراسی قرأت طویل کردیں تو ہمیں زبوجھ لگتی ہے، یہ اس وجہ سے ہے کہ ہمارے ا رشوقِ عبادت، ذوق اور حلاوتِ ایمانی کی کمی ہے۔

ہمیں بھی قرآن کریم سے محبت کرنی چاہیے، تلاوت کا معمول بنا چاہیے اور زکی لمبی لمبی رکعتیں ڑھنی چاہیے، جس میں طویل قرأت ہو، نوافل میں زی دہ سے زی دہ قرأت ہو، اِس سے قرآن بھی پختہ رہتا ہے اور مشقت کی وجہ سے ا. بھی زی دہ ہوت ہے، اور حلاوتِ ایمانی بھی نصیب ہوتی ہے۔

حضرت عثمان کی تواضع اور . دا ث ت

تواضع اور سادگی کا یہ حال تھا کہ گھر میں بیسیوں لو ی اور غلام موجود تھے لیکن اپنا کام آپ ہی کر ت تھے اور کسی کو تکلیف نہ دیتے، رات کو تہجد کے لیے اٹھتے اور کوئی بیدار نہ ہوت تو خود ہی وضو کا سامان کر ت اور کسی کو جگا کر اس کی نیند اب نہ فرماتے۔ اَ کوئی تلخ کلامی کرت تو آپ می سے جواب دیتے۔ ای دفعہ جمعہ کے روز . پ خطبہ دے رہے تھے کہ ای طرف سے آواز آئی، عثمان توبہ کرو اور اپنی اصلاح کرو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی وقت قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھالیا اور کہا:

1

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ت جمہ: اے اللہ! میں پہلا توبہ کرنے والا ہوں، جس نے تیری . رگاہ میں رجوع کیا۔

پیارے بچو! دیکھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کتنی . می ہے کہ جمعہ کے دن بھرے مجمع میں ای شخص اٹھ کر کہتا ہے کہ آپ توبہ کرو، تو آپ فوراً قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں، کیا آج کے دور میں یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ کوئی . دشاہ وقت کو اس طرح کہے، اَ کوئی کہے تو پھر اس کی کیا سزا ہوتی ہے؟ لیکن آپ نے اُسے کچھ نہ کہا۔ امیر المؤمنین ہو کر اس قدر صبر و تحمل اور . د . ری کی ایسی مثال نہیں ملتی۔

اسلام کی خاطر تکالیف . دا ش ت کر .

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ . . مسلمان ہوئے تو ان کے چچا حکم بن ابو العاص بن امیہ نے ان کو پکڑ کر رسی سے مضبوطی سے . ھ دی، اور کہا:

1

ت جمہ: کیا تو اپنے آ . ء وا . اد کے مذہب سے اعراض کرت ہے اور ای نئے دین کو قبول کرت ہے، اللہ کی قسم! میں تجھے کبھی بھی نہیں کھولوں گا یہاں ت کہ تو جس دین پ ہے اُسے چھوڑ دے، تو حضرت عثمان نے فرمای: اللہ کی قسم! میں اِس دین کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا اور نہ میں اِس سے کبھی الگ ہوں گا۔ . ان کے (چچا) حکم نے اِن کے دین پ اس پختگی (اور استقامت) کو دیکھا تو چھوڑ دی۔

پیارے بچو! آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی استقامت کو دیکھا کہ . . ان کے سگے چچا نے ان سے دین چھوڑنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے تکلیف کو تو سہہ لیا اسلام

1

پ ڈٹے رہے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے دین سے متعلق کسی کی . توں میں نہ آ ، چاہے خا ان وقوم والے ہمارے کتنے ہی مخالف ہو جا ، ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح دین اسلام کی ا ا . ت پ ۔ ۔ قدم رہنا چاہیے، اَ ہمارا کوئی دو ۔ ہمیں کوئی . ا کام کرنے کو کہے تو ہمیں اس کی . ت نہیں ما چاہیے، جیسا کہ اَ کوئی دو ۔ ز پ ڑھنے سے روکے تو ہمیں دو ۔ کی دوستی کو تو چھوڑ دینا چاہیے ز نہیں چھوڑنی چاہیے۔

اسلام کی خاطر . سے پہلے اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کر

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ میں سے) . سے پہلے اللہ کے لیے جس نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کی وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے حضرت نضر بن انس اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے، اور ان کے ساتھ ان کی بیوی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صا ادی ہیں، وہ بھی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س ان دونوں کی خیر خبر آنے میں د ہو گئی، پھر قریش کی ا عورت آئی اور اس نے کہا:

1

ت جمہ: اے محمد! میں نے تمہارے داماد کو دیکھا تھا اور ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھیں، آپ نے فرمایا: تم نے ان دونوں کس حال میں دیکھا؟ اس عورت نے کہا میں نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ا کمزور سے گدھے پ سوار کر رکھا تھا اور خود اس کے پیچھے

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

سے ہا رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ رہے۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ حضور کی صا ادی ان کے نکاح میں تھیں، اورانہوں نے اسلام کی خاطر سے پہلے اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کی۔

قبر کے خوف سے داڑھی کا آ سے ہوجا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ . .

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی قبر پ کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ داڑھی آ سے ہوجاتی، ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ . اور دوزخ کا کرہ کرتے ہیں اور اتنا نہیں روتے جتنا کسی قبر پ ٹھہر کر روتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

1

ترجمہ: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قبر آ ت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، جو اس سے سہو سے چھوٹ ی اس کے لیے بعد کی منزلیں . آسان ہیں، اور جو اس (کے عذاب) میں پھنس ی اس کے لیے بعد کی منزلیں اور بھی زیدہ سخت ہیں۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو . کی بشارت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی، اس کے وجود ان کو قبر کا اس قدر خوف اور غم ، ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ قبر کو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے، ایسے اعمال کرنے چاہئیں جن سے قبر راحتوں کا سامان ہو، اور کبھی کبھی

1

قبرستان چکر لگا. چاہیے، .. کہ آ. ت کی . درہے اور اپنی قبر کی تیاری کرے اور سوچے . . یہ . لوگ د سے چلے گئے تو ا. دن ہم نے بھی جا. ہے، اور ا کیلے یہ سفر کر. ہے، لہذا اپنے آپ کو . ہوں سے بچا کر نیکیوں میں ز. گی . اریں .. کہ یہ اعمال ہمارے ساتھ قبر میں بھی جا اور اللہ ہماری قبر کو . .. کا . غ بنا دے۔

لسانِ ت سے . .. کی . رت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روا. .. کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر میں وضو کر کے . ہر نکلے اور جی میں کہا کہ میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی . مت میں لگا رہوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ہمراہ رہوں گا، وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے مسجد میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے . رے میں پوچھا، لوگوں نے بتلا. کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جگہ تشریف لے گئے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نِ قدم مبارک پ یہاں .. کہ بئر اریس پ جا پہنچا اور دروازہ پ بیٹھ . اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں کا تھا، یہاں .. کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حا. .. سے فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س . ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بئر اریس پ تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے چبو. ے کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو کھول کر کنویں میں . د . تھا، میں نے سلام کیا اس کے بعد میں لوٹ آ. اور دروازہ پ بیٹھ . اور اپنے جی میں کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا در . ن بنوں گا، پھر حضرت ابوبکر آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹا. میں نے پوچھا کون؟ انہوں نے کہا ابوبکر! میں نے کہا ٹھہریئے، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س . اور میں نے عرض کیا: . رسول اللہ! ابوبکر اجازت مانگتے ہیں، فرما.: ان کو اجازت دو اور . .. کی . رت دے دو، میں نے آگے . ھ کر ابوبکر سے کہا ا. ر آ جایئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو . ..

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کی خو ی دیتے ہیں، چنانچہ حضرت ابوبکر ا ر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف چبوترے پر بیٹھ گئے اور انہوں نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنویں میں ڈال دیئے اور اپنی پنڈلیاں کھول لیں، پھر میں لوٹ گیا اور اپنی جگہ بیٹھ گیا، میں نے اپنے بھائی کو گھر میں وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا وہ میرے ساتھ آنے والا تھا میں نے اپنے جی میں کہا کاش اللہ فلاں شخص (یعنی میرے بھائی) کے ساتھ بھلائی کرے اور اسے بھی یہاں لے آئے، ایک شخص نے دروازہ ہلایا میں نے کہا: کون؟ اس نے کہا: عمر، میں نے کہا ٹھہریئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کر کے عرض کیا عمر بن خطاب آئے ہیں اجازت مانگتے ہیں، فرمایا: ان کو اجازت دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دے دو، میں نے حضرت عمر کے پاس جا کر کہا اندر آجایئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چبوترہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور انہوں نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنویں میں ڈال دیئے، اس کے بعد میں لوٹا اور اپنی جگہ جا بیٹھا، پھر میں نے کہا کاش اللہ تعالیٰ فلاں شخص (یعنی میرے بھائی) کے ساتھ بھلائی کرتا اور اسے بھی یہاں لے آتا، چنانچہ ایک شخص آیا دروازہ پر دستک دینے لگا میں نے پوچھا کون؟ اس نے کہا عثمان بن عفان! میں نے کہا ٹھہریئے اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر جا کر اطلاع دی، فرمایا:''

''ان کو اندر آنے کی اجازت دو نیز انہیں جنت کی بشارت دو ایک مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی، میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا اندر آجایئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی، پھر وہ اندر آئے اور انہوں نے چبوترہ کو بھرا ہوا دیکھا تو اس کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے (حدیث کے راوی شریک) فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب

کہتے تھے میں نے اس کی تاویل ان کی قبروں سے لی ہے۔(یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دا طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور ان کی قبر بھی آپ کے دا طرف بنی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے طرف بیٹھے تھے اِن کی قبر آپ کے طرف بنی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے تھے، ان کی قبر روضہ رسول کے سامنے قبرستان البقیع میں بنی۔) 1

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امتیازی خصوصیات

عبید اللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ا مرتبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مت میں حاضر ہوا تو انہوں نے خطبہ پڑھا اور پھر فرمایا:

2

ترجمہ: اما بعد، اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر ایمان لایا، پھر مجھے دو ہجرتیں کرنے کا شرف حاصل ہوا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطا

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وفرمانبرداری پ بیعت بھی کی ہے، اور اللہ کی قسم! میں نے ز ، گی بھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ، فرمانی نہیں کی اور نہ کبھی آپ سے فری . کیا۔

حضرت عثمان کی سخاوت اور لسانِ ت سے . ث رت

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی . مت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیش ہ کے متعلق لوگوں کو ت غیب دے رہے تھے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، ی رسول اللہ! میں سواو ۔ مع ساز وسامان اللہ کے راستے میں اپنے ذمہ ی ت ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ت غیب دلائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اُٹھے اور عرض کیا ی رسول اللہ! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں دوسواو ۔ مع ساز وسامان اور غلہ کے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ت غیب دلائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا ی رسول اللہ! میرے ذمہ تین سواو ۔ مع ساز وسامان کے اللہ کے راہ میں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم . پ سے ا ت ے اور فرمای:

1

ت جمہ: اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی آئندہ کرے گا اس پ کوئی جواب طلبی نہیں ہوگی۔

. ر کے شرکاء کے . ا . ا . اور غنیمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ . َ . ر میں حاضر نہ ہوئے تھے (اس کی وجہ یہ تھی کہ) آپ کے عقد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صا ادی تھی اور وہ اس وقت بیمار تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمای:

1

1

ترجمہ: (اے عثمان) بے شک تیرے لیے ہر اس آدمی کے . ا . ا . اور اس کے . ا .
(مال غنیمت کا) حصہ ہے جو . َ . ر میں شر یہ ہوا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کو اپنا ساتھی قرار دینا

حضرت ابوسہلہ سے روا یت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا:

2

ترجمہ: میں چاہتا ہوں کہ میرے پ س میرے بعض ساتھی ہوتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا کیا میں ابوبکر کو بلاؤں؟ آپ نے سکوت اختیار فرمایا، میں سمجھ گئی کہ آپ نے اِن کا ارادہ نہیں کیا، میں نے عرض کیا عمر کو بلاؤں؟ آپ نے سکوت اختیار فرمایا، میں سمجھ گئی کہ آپ نے اِن کا ارادہ نہیں کیا، میں نے کہا کیا علی کو بلاؤں؟ آپ نے سکوت اختیار فرمایا، میں سمجھ گئی کہ آپ نے اِن کا ارادہ نہیں کیا، میں نے کہا کیا عثمان بن عفان کو بلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، تو میں نے ان کو بلایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان پہ اعتماد

حضرت ا یس بن ابی سلمہ اپنے والد سے روا یت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ کر حضرت عثمان کی طرف سے بیعتِ رضوان کی۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت عثمان تو فائدے میں ہیں سکون سے طواف کر رہے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1

ترجمہ: اگر وہ کئی سال بھی وہاں رہیں اس وقت تک طواف نہیں کریں گے جب تک میں طواف نہ کرلوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کو بہتر فرمانا

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ کو حضرت عثمان پر نکاح کے لیے پیش کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

2

ترجمہ: کیا میں عثمان کو حفصہ سے بہتر اور حفصہ کے لیے عثمان سے بہتر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے خود نکاح فرمایا اور حضرت عثمان کا نکاح اپنی بیٹی رقیہ سے فرمادیا۔

حضرت عثمان صائم الدہر تھے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خادمہ بیان کرتی ہیں:

1

2

1

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزے رکھا کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس کا حضرت عثمان کے اوصاف واعمال کا تذکرہ کرنا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

2

ترجمہ: اللہ ان پر رحم کرے، اللہ کی قسم! وہ مدد کرنے والوں میں سب سے زیادہ عزت والے، نیک لوگوں میں سب سے افضل، ہمیشہ قرآن کی تلاوت کرنے والے، سحری کے وقت جاگنے والے، اللہ کے ذکر کے وقت زیادہ آنسو بہانے والے، دن رات میں ہمیشہ اپنے کام کی باتوں میں فکرمند، ہر عزت والے کام کی طرف بڑھنے والے، ہر نجات دینے والی چیز کی طرف دوڑنے والے، ہر مہلک سے فرار اختیار کرنے والے، غزوہ تبوک کی تیاری کرانے والے، بئر رومہ کنویں کو خرید کر وقف کرنے والے اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں کے شوہر تھے، جو اُن کو بُرا کہتا ہے اللہ قیامت کے دن تک اس پر ندامت لگا دے۔

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فرشتے جن سے حیا کرتے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، آپ کی پنڈلیوں سے کپڑا اہٹا ہوا تھا، یعنی بے تکلف بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اجازت لے کرا• رآئے، آپ اسی طرح بیٹھے رہے، پھر . . حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اجازت لے کرا• رآئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک ہوکر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے . ا. کئے، . . یہ حضرات چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تشریف لائے آپ اپنی ہیئت پ رہے، حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) آئے تو بھی اسی طرح بیٹھے رہے، لیکن . . حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) آئے تو آپ ٹھیک ہوکر بیٹھے اور اپنے کپڑے در ت کئے، (تو اس کی کیا وجہ ہے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما :

1

ت جمہ: میں ایسے شخص سے کیوں حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

پیارے بچو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کتنے حیادار تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اِن سے حیا کرتے تھے، اور اللہ رب العزت کے معصوم فرشتے بھی ان سے حیا کرتے تھے، ہمیں بھی اپنی ز• گی حیا اور پ ک دامنی میں َ• ارنی چاہیے، بے پ دگی، بے حیائی اور فحاشی سے اپنے آپ کو بچا• چاہیے، حیادارا ن اللہ اور اس کے رسول اور معصوم فرشتوں کو پسند ہے۔ ہمیشہ پورا اور کھلا لباس پہنیں، جس سے پورا جسم ڈھک جائے، لباس کا مقصد بھی یہ ہے کہ جو جسم کو چھپائے اور خوبصورتی کا ذریعہ ہو۔

1

صلح حدیبیہ کے موقع پ حضور کا قاصد بن کر مکہ جا٠

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر قریش کی طرف بھیجا اور ان سے فرمای کہ انہیں یہ بتا دو کہ (کسی سے) لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں، ہم تو صرف عمرہ کرنے آئے ہیں، اور ان کو اسلام کی طرف دعوت دینا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بھی حکم دی کہ مکہ میں جو مؤمن مرد اور عورتیں ہیں ان کے پ س جا کر ان کو فتح کی خو ی سنا دیں اور ان کو بتا دیں کہ اللہ تعالی عنقری مکہ میں اپنے دین کو ایسا غا کر دیں گے کہ پھر کسی کو اپنا ایمان چھپانے کی ضرورت نہیں رہے گی، یہ خو ی دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے کمزور مسلمانوں کو (ایمان پ) جما٠ چاہتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے (مکہ کے راستے میں) مقامِ بَلْدَح میں ان کا قریش کی ای جما ت پ ٠ رہوا، قریش نے پوچھا کہاں (جا رہے ہو؟) انہوں نے کہا:

1

ت جمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پ س بھیجا ہے ت کہ میں تمہیں اللہ تعالی کی طرف اور اسلام کی طرف دعوت دوں اور تمہیں بتا دوں کہ ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے ہیں، ہم تو صرف عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای تھا

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

انہوں نے ویسے ان کو دعوت دی، انہوں نے کہا: ہم نے آپ کی بات سن لی ہے آپ جس مقصد کے لیے آئے ہیں اُسے پورا کریں، ابان بن سعید بن عاص نے کھڑے ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور ان کو اپنی پناہ میں لے لیا اور اپنے گھوڑے کی زین کسی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے گھوڑے پر آگے بٹھا کر مکہ لے گئے۔

پیارے بچو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام صحابہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا انتخاب کر کے انہیں قاصد بنا کر مکہ بھجوانا ان کے لیے بڑے اعزاز کی بات تھی، اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی افواہ پھیلائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سے زائد صحابہ سے بیعت لی کہ ہم عثمان کا بدلہ لیں گے، اور آپ نے اپنے دستِ مبارک کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دے کر اُن کی طرف سے بھی بیعت کی، اس بیعت کا تذکرہ اللہ رب العزت نے قرآنِ کریم سورہ فتح میں کیا ہے، تو جن کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ سے موت پر بیعت لی وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

برے وسوسوں سے نجات کے لیے فکرمند ہونا

حضرت محمد بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے حضرت عثمان کی شکایت کی، (یہ دونوں حضرات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا آپ نے اپنے بھائی کے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان نے کہا اللہ کی قسم! میں نے (ان کے سلام کو) سنا ہی نہیں، میں تو کسی گہری سوچ میں تھا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کیا سوچ رہے تھے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں شیطان کے خلاف سوچ رہا تھا کہ وہ ایسے

. ے خیالات میرے دل میں ڈال رہا تھا کہ زمین پ جو کچھ ہے وہ سارا بھی مجھے مل جائے تو بھی ان . ے خیالات کو ز. ن پ نہیں لاسکتا، . . شیطان نے میرے دل میں یہ . ے خیالات ڈالنے شروع کیے تو میں نے دل میں کہا: اے کاش! میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ یت کہ ان شیطانی خیالات سے ت کیسے ملے گی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمای:

1

ت جمہ: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکای ۔ کی تھی اور میں نے حضور سے پوچھا تھا کہ شیطان جو . ے خیالات ہمارے دلوں میں ڈالتا ہے ان سے ہمیں ت کیسے ملے گی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای: ان سے ت تمہیں اس طرح ملے گی کہ تم وہ کلمہ کہہ لیا کرو جو میں نے موت کے وقت اپنے چچا کو پیش کیا تھا لیکن انہوں نے وہ کلمہ نہیں پ ڑھا تھا۔

پیارے بچو! کبھی کبھار ہمیں بھی شیطانی خیالات اور وساوس آتے رہتے ہیں، شیطان ہمیں َ ، ہ کے کام کرنے پ ابھارت ہے اور نیکی کے کام کرنے سے کرت ہے، تو اسی صورت میں ہمیں نسخہ کیمیا ملَ ی ۔ جوں ہی کوئی شیطانی خیال کھٹکے تو ہمیں اللہ تعالی کی طرف رجوع کرن چاہیے، اور ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا ورد کرن چاہیے۔ اسی طرح وضو کری چاہیے، تعوذ، معوذتین، ی آی ت الکرسی پ ڑھ لینی چاہیے اور اپنے آپ کو کسی دوسرے کام میں مشغول کر دینا چاہیے، غیر اختیاری وساوس پ کوئی َ فت نہیں ہوتی، البتہ قصداً وسوسوں کو لان پھر اسی میں مشغول ہوجان در ت نہیں ہے۔

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں کا نکاح میں آ نا

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی اس حال میں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مغموم بیٹھے تھے، تو آپ نے فرمایا: اے عثمان! کیا حال ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کسی پر ایسا صدمہ گزرا ہے جو مجھ پر گزرا ہے؟ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئیں جس بناء پر رشتہ سسرالی ہمیشہ کیلئے میرے اور آپ کے درمیان سے ختم ہو گیا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1

ترجمہ: اے عثمان! تم یہ کیا کہتے ہو جبرائیل نے مجھ کو اللہ تعالی کا یہ پیام پہنچایا ہے کہ میں رقیہ کی بہن کلثوم کا نکاح اسی مہر اور اسی طرح تمہارے ساتھ کر دوں، (چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت کلثوم رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح کر دیا۔)

پھر... مرزا اور ی حضرت کلثوم کا بھی انتقال ہو گیا تو آپ کی خواہش تھی کہ اگر میری اور لڑکی بھی ہوتی تو میں وہ بھی عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔

پیارے بچو! تمام صحابہ کرام میں صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح یکے بعد دیگرے آپ سے ہوا، صحابہ کرام میں یہ شرف کسی اور کو حاصل نہیں، اس لیے آپ کا لقب

1

''ذوالنورین'' (دونوروں والا) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور عملی طور پر دین سکھانا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حارث کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں مؤذن آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک برتن میں پانی منگوایا۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس میں ایک مد (تقریباً چودہ چھٹانک) پانی آتا ہوگا، اس سے وضو کیا، پھر فرمایا کہ جیسا میں نے اب وضو کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ایسا ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: جو میرے اس وضو جیسا وضو کرے گا پھر کھڑے ہو کر ظہر کی نماز پڑھے گا تو اس کے ظہر اور عصر کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پھر وہ عصر کی نماز پڑھے گا تو اس کے عصر اور ظہر کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پھر وہ مغرب پڑھے گا تو مغرب اور عصر کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پھر وہ ساری رات بستر پر کروٹیں بدلتے گزار دے گا۔ پھر وہ عشاء پڑھے گا تو مغرب اور عشاء کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پھر وہ اٹھ کر وضو کر کے فجر کی نماز پڑھے گا تو اس کے فجر اور عشاء کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہی وہ نیکیاں ہیں جو گناہوں کو

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دور کر دیتی ہیں۔

مجلس کے ساتھیوں نے پوچھا: اے عثمان! یہ تو حسنات ہو گئیں تو ۔ قیات صالحات کیا ہوں گی؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ۔ قیات صالحات یہ کلمات ہیں:

1

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس قصے سے معلوم ہو۔ ہے کہ ہمیں ہر حال میں ۔ وضو رہنا چاہیے، ۔ وضوا ن سے اللہ تعالی محبت کرتے ہیں، اَ وضو ٹوٹ جائے تو فوراً دو۔ رہ وضو کر۔ ۔ چاہیے، جو بندہ وضو کی حا ۔ میں رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں، ۔ وضوا ن شیطانی خیالات اور وساوس سے محفوظ رہتا ہے، وضو بھی ۔ ۔ کے مطابق کریں، وضو کے تمام ارکان کی رعا ۔ ر ۔ ہوئے وضو کر۔ چاہیے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور کی کتنی اتباع کرتے تھے، بعینہ ۔ ۔ والا وضو کر کے دوسروں کو عملی طور ۔ سکھا ۔، صرف ز ۔ نی بیان ۔ اکتفاء نہیں کیا، عملی طور ۔ سکھانے سے ا ن عموماً بھولتا نہیں ہے، اور وہ ۔ رت بھی سنائی جو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، تو کوشش کرنی چاہیے کہ مکمل ۔ ۔ کے مطابق وضو کریں ۔ کہ ہمارے ۔ ہ بھی جھڑ جا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کے لیے دعا کر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ا ۔ غزوہ میں تھے۔ لوگوں کو (سخت بھوک کی) مشقت اٹھانی ۔ ڑی (جس کی وجہ سے) میں نے مسلمانوں کے چہروں ۔ غم اور ۔ یشانی کے آ ۔ ر اور منافقوں کے چہروں ۔ خوشی کے آ ۔ ر دیکھے۔

1

. . حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ .ت دیکھی تو آپ نے فرما ی: اللہ کی قسم! سورج غروب ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالی آپ لوگوں کیلئے رزق بھیج دیں گے۔ . . حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو انہیں یقین ہو َ ی کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی .ت ضرور پوری ہوگی۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چودہ اونٹنیاں کھانے کے سامان سے لدی ہوئی ◌ٗ ی یں اور ان میں سے نو اونٹنیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ◌ٗ مت میں بھیج دیں۔ . . حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اونٹنیاں دیکھیں تو فرما ی کیا ہے؟ عرض کیا َ ی یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ میں بھیجی ہیں۔ اس پ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنے ز ی دہ خوش ہوئے کہ خوشی کے آ ◌ٗ ر آپ کے چہرے پ محسوس ہونے لگے اور منافقوں کے چہروں پ غم اور پ یشانی کے آ ◌ٗ ر ظاہر ہونے لگے:

1

ت جمہ: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اتنے او پ اٹھائے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی آ نے لگی اور حضرت عثمان کیلئے ایسی ز. و ت دعا کی کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد کسی کیلئے ایسی دعا کرتے ہوئے سنا، اے اللہ! عثمان کو (یہ اور یہ) فرما، اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا اور ایسا) معاملہ فرما۔

پیارے بچو! دیکھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کتنی سخاوت ہے کہ نو اونٹنیاں سامان سے لدی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ◌ٗ مت میں بھیج دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کی سخاوت سے اتنے خوش ہوئے کہ آپ نے ہاتھ اٹھا کر خوب اُن کے لیے دعا کیں، لسانِ ت سے جن کے لیے دعا اور . ۰ ی کی . ث رتیں ہوں اُسے ''عثمان بن عفان'' کہتے ہیں۔

حد ی ث بیان کرنے میں خوب احتیاط کر ۰

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حد ی ث بیان نہ کرنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں (آپ کی حدیثوں کا) ز ی دہ حافظ نہیں ہوں:

1

ت جمہ: بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اس . ت کی گوای دیتا ہوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو میرے . رے میں ایسی . ت کہے جو میں نے نہیں کہی ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔

پیارے بچو! حد ی ث بیان کر ۰ بہت . ڑا عمل ہے، اس لیے اس کے لیے احتیاط بھی بہت ز ی دہ کرنی چاہیے، خوب تحقیق کرنے کے بعد کسی واقعے، قصے ی . ت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنی چاہیے، . ت کسی مستند عالم سے اس . ت کی تحقیق نہ ہوجائے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اُس وقت ت اُس . ت کی نسبت آپ کی طرف نہیں کرنی چاہیے۔

مسنون اعمال کا خوب اہتمام کریں

ای مرتبہ حج کے موقع پ آپ مزدلفہ میں تشریف فرما تھے، فجر کی ز کے وقت روشنی

1

کافی پھیل گئی، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمای :اَ امیر المؤمنین اس وقت منٰی کے لیے روانہ ہوجا تو یہ عین ۔۔ کے مطابق ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ ۔۔ ہی اس سر ۔۔ سے چل پڑے کہ راوی کا بیان ہے:

1

۔۔ جمہ: مجھے معلوم نہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول پہلے تھا ی حضرت عثمان رضی اللہ کی فوراًروانگی۔ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے یہاں ۔۔ کہ یوم میں جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

پیارے بچو! سبحان اللہ، ۔۔ رسول پ عمل پیرا ہونے کا ا ازہ دیکھئے کیسے تیز جا رہے ہیں ۔۔ کہ ۔۔ پ عمل ہوجائے، ہمیں بھی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پ مر مٹنا چاہیے، پتہ چلے کہ فلاں کام ۔۔ ہے تو فوراً اس پ عمل کر چاہیے۔

اتباعِ ۔۔ میں وضو کے بعد مسکرا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ای دفعہ وضو کرتے ہوئے مسکرائے، لوگوں نے اس بے موقع تبسم کی وجہ پوچھی، فرمای میں نے ای دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرکے ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔ 2

پیارے بچو! آپ نے دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سنتوں پ کس طرح عمل کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات پ عمل کررہے ہیں، اتنی چھوٹی سی ت کو بھی ی درکھا کہ وضو کے بعد جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے تھے اور پھر اس پ عمل بھی کیا، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اللہ کے نبی کی سنتوں کو ی درکھیں اور آپ کی جن سنتوں کا علم ہوجائے اُسے اپنے معمولات میں لا ۔

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

خلافِ سنت عمل پر ناراضگی

حج کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ایک صحابی طواف کررہے تھے، طواف میں انہوں نے رکن یمانی کا بوسہ لیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا نہیں کیا، تو انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کا استلام کرانا چاہا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کیا کرتے ہو؟ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا استلام کرتے تم نے دیکھا ہے؟ کہا نہیں، فرمایا:

ترجمہ: پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی مناسب نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا: پھر اسی کے مطابق عمل کرو۔ 1

پیارے بچو! ہر کام میں سنتوں کا اہتمام کرنا چاہیے، زندگی کے ہر شعبے، خوشی، غمی، چین، دکھ سکھ، پریشانی تمام حالات میں سنتوں پر عمل کرنا چاہیے، خصوصاً غم اور خوشی کے مواقع میں اکثر سنتوں کے خلاف عمل کیا جاتا ہے، اس لیے مسنون اعمال کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، کسی بھی موقع پر سنت کے خلاف کام نہیں کرنا چاہیے۔ اور کوئی خلافِ سنت کام کرے تو اُسے اس طرح نرمی اور محبت سے سمجھائیں جس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اِس شخص کو سمجھایا۔

ہر موقع پر اتباعِ سنت کا اہتمام

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک دروازہ پر بیٹھ کر آگ پر پکا ہوا کھانا منگوایا اور اس میں سے تھوڑا کھایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے، پھر فرمایا: میں نے

1

وہی کھانا منگوا کر کھایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا، اور میں اُسی جگہ بیٹھا جہاں حضور بیٹھے، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔ 1

پیارے بچو! سبحان اللہ کیسے فدا ہو رہے ہیں پیارے نبی کی پیاری سنتوں پر، ایک ایک سنت پر عمل کے لیے بے تاب ہیں، ہمیں بھی احیائے سنت کے لیے بھرپور سعی کرنی چاہیے، سنتوں کو یاد کر کے ان پر عمل پیرا ہو جانا چاہیے۔

صاحبِ عیال کے بچوں کے لئے وظیفہ مقرر کرنا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ ان کے دادا کا گزر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کے اہل و عیال بچے کتنے ہیں؟ انہوں نے کہا: اتنے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

2

ترجمہ: ہم نے تمہارے لیے اور تمہارے اہل و عیال کیلئے فی کس سو درہم کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

پیارے بچو! ہمارے ارد گرد کتنے گھر ہیں جہاں غربت کے مارے چولہا نہیں جلتا، ہمیں ایسے نادار اور غریبوں کا احساس ہونا چاہیے، اہتمام کے ساتھ ان کی مدد کرنی چاہیے، ایسا نہ ہو کہ ہم خود تو پیٹ بھر کر سو جائیں اور ہمارے پڑوسی بھوکے رہیں۔

فہم و فراست اور اجرائے حد میں احتیاط

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام محجن کا بیان ہے کہ ایک عورت پھٹے پرانے کپڑوں میں آئی اور بولی: مجھ سے زنا کا ارتکاب ہو گیا ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر مجھ

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

سے فرمایا: مجن !اس عورت کو نکال دو، میں نے تعمیل کی، لیکن یہ عورت واپس آ گئی اور پھر اسی
بات کا اعادہ کیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے . سابق فرمایا: مجن !اسے نکال دو۔ میں
نے تعمیل کی لیکن عورت پھر لوٹ آئی اور اس بات کا تکرار کیا۔

اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس، مجن میں اس عورت کی زبوں حالی
دیکھتا ہوں، (اور یہ فقر و فاقہ اور ستی ایسی . ی بلا ہے) جو ان کو . ائی پ آمادہ کرتی
ہے۔ اس لیے تم اس عورت کو لے جاؤ، پیٹ بھر کے کھا ۔ کھلاؤ اور اسے کپڑے پہناؤ۔ اس
کے بعد ای گدھے پ کھجور، آ ٹ اور کشمش لاد کر کوئی قافلہ جا ۔ ہو تو عورت کو گدھے کے ساتھ
اس قافلے کے ہمراہ کر دو۔ مجن کا بیان ہے:

1

۔ جمہ: میں نے اثنائے راہ میں عورت سے پوچھا کیا تم اب بھی اقرار کرو گی؟ بولی: نہیں،
میں تو امیر المؤمنین کے سامنے اقرار اپنی تکلیف کی وجہ سے کر رہی تھی جو مجھے پہنچی ہے۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ رب العزت نے . ڑی فہم و فرا ۔ اور
عقل و دا ۔ ئی کی تھی، وہ عورت ستی، فقر و فاقہ، غر . ۔ اور اہل و عیال کی بھوک و افلاس
کی وجہ سے پ یشان تھی، فقر و فاقہ ا ن کو بسا اوقات کفر ۔ لے جا ۔ ہے، حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ اس کی حالتِ زار دیکھ کر سمجھ گئے، بعد میں خود عورت نے بھی اقرار کیا کہ میں نے
حالات کی سنگینی کی وجہ سے کہا تھا، ایسے حالات میں ا ن اپنی ز ۔ گی سے تنگ ہو کر ایسے
اقدامات کر دیتا تھا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ا . ائے حدود میں احتیاط کرنی چاہیے، . .
۔ معاملے کی مکمل تحقیق نہ ہو جائے اُس وقت ۔ حدود کا ذ نہ کیا جائے، حدود تو معمولی

1

شبہ کی وجہ سے بھی اٹھ جاتی ہے۔ اللہ رب العزت اپنے نیک بندوں کو ایسی فہم وفرا ۔۔
کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ معا ت کی تہہ ۔ پہنچ جاتے ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعتِ خلافت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرض الوفات میں لوگوں کے اصرار پ خلافت کے لیے چھ آدمیوں کا ٠م پیش کیا کہ ان میں سے کسی ا کو منتخب کرلیا جائے۔ حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین اور ۔ کید فرمائی کہ تین دن کے ا٠ رخلیفہ کے انتخاب کا فیصلہ ہو جا٠ چاہیے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تجہیز و تکفین کے بعد انتخاب کا مسئلہ پیش ہوا اور دو دن ۔ اس پ بحث ہوتی رہی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہوا، آ٠ تیسرے دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: وصیت کے مطابق خلافت چھ آدمیوں میں دا ٔ ہے لیکن اس کو تین شخصوں میں محدود کر دینا چاہیے اور جو اپنے خیال میں جس کو مستحق سمجھتا ہو اس کا ٠م لے۔ لہذا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ٠م لیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیش کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنے حق سے ۔ زآ ۔ ہوں۔ اس لیے اب یہ معاملہ صرف دو آدمیوں میں منحصر ہے اور ان دونوں میں سے جو کتاب اللہ اور ٠ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ٠ ۔ شیخین کی پ بندی کا عہد کرے گا اس کے ہاتھ پ بیعت کی جائے گی۔ اس کے بعد علیحدہ علیحدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ دونوں اس کا فیصلہ میرے ہاتھ میں دے دیں۔ اس پ ان دنوں کی رضامندی ٠ کے بعد حضرت عبدالرحمٰن نے ا مختصر مؤ ٔ تقر کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پ بیعت کی، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت کے لیے ہاتھ ۔ڑھایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیعت کر٠ تھا کہ تمام حاضرین بیعت کے لیے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ٹوٹ پڑے، غرض ۴ رمحرم ۲۴ رہجری پیر کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اتفاق عام کے ساتھ مسند نشین خلافت ہوئے اور د ئے اسلام کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ 1

منصبِ خلافت پ فا ٔ ہونے کے بعد پہلی تقر ی

. . اہلِ شوریٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پ بیعت ہو گئے، تو اس وقت وہ بہت غمگین تھے، ان کی طبیعت پ بہت بوجھ تھا، وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے : پ تشریف لائے اور لوگوں میں بیان فرما ی، پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پ درود بھیجا، اس کے بعد فرما ی:

ت جمہ: ایسے گھر میں ہو جہاں سے تمہیں کوچ کر جا ہے اور تمہاری عمر تھوڑی . قی رہ گئی ہے، لہذا تم جو خیر کے کام کر ت ہو موت سے پہلے کر لو، صبح اور شام تمہیں موت آنے ہی والی ہے، غور سے سنو! د سراسر دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ت جمہ: سو تم کو د وی ز گی دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ وہ دھوکہ . ز (شیطان) تمہیں اللہ سے (دھوکہ میں ڈالے)۔

اور جو لوگ جا چکے ہیں ان سے عبرت حاصل کرو اور خوب محنت کرو اور غفلت سے کام نہ لو، کیو موت کا فرشتہ تم سے کبھی غافل نہیں ہوگا، کہاں ہیں د کے وہ دلدادہ جنہوں نے

1 سیر الصحابہ: ج ا ص ۱۶۲/

د میں کھیتی .ڑی کی اور اسے خوب آ .د کیا اور لمبی مدت ۔ اس سے فائ ہ اٹھا ی ؟ کیا د نے انہیں نہیں د ی ؟ چو اللہ نے د کو پھینکا ہوا ہے، لہذا تم بھی اسے دو اور آ ت کو طلب کرو، کیو اللہ تعالی نے د کی اور آ ت کی جو کہ د سے بہتر ہے دونوں کی مثال اس آ ی ۔ میں بیان کی:

1

۔ جمہ: اور آپ ان لوگوں سے د وی ز گی کی حا ۔ بیان فرمایئے کہ وہ ایسی جگہ ہے جیسے آسمان سے ہم نے پ نی . سا ی ہو، پھر اس کے ذریعہ سے زمین کی ۔ ت خوب گنجان ہو گئی ہو، پھر ہر چیز پ پوری قدرت ر ۔ ہیں، مال اور اولاد حیاتِ د کی ا ی رونق ہے اور جو اعمالِ صالحہ .قی رہنے والے ہیں، وہ آپ کے رب کے د ی ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آ ی تقر ی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجمع کے ا ر جو آ ی بیان فرما ی اس میں درج ذیل کلمات ارشاد فرمائے:

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

1

۔ جمہ: اور اللہ تعالی نے تمہیں د اس لیے دی ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے آ ۔ ت حاصل کرو، اس لیے نہیں دی کہ تم اسی کے ہو جاؤ، د فنا ہونے والی ہے اور آ ۔ ت ہمیشہ ۔قی رہنے والی ہے، نہ تو فانی د کی وجہ سے ا۔ انے لگو اور نہ اس کی وجہ سے آ ۔ ت سے غافل ہو جاؤ، فانی د پ ہمیشہ ۔قی رہنے والی آ ۔ ت کو ۔ جیح دو، کیو د ختم ہو جائے گی اور ہم ۔ نے لوٹ کر اللہ کے پ س جا ۔ ہے، اور اللہ تعالی سے ڈرو، کیو اللہ تعالی سے ڈر ۔ ہی اس کے عذاب سے ڈھال اور اس کی ۔ رگاہ میں پہنچنے کا وسیلہ ہے، اور احتیاط سے چلو کہ کہیں اللہ تعالی تمہاری حالات نہ ۔ ل دے، اور اپنی جما ۔ سے چمٹے رہو اور مختلف وہوں میں تقسیم نہ ہو جاؤ۔ اور تم پ اللہ تعالی کا ا م ہے اس کو ی د کرو۔ ۔ کہ تم دشمن تھے پس اللہ تعالی نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی، تو سو تم ۔ اتعالی کے ا م سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔

حضرت عثمان خلافت کے ۔ سے زی دہ اہل تھے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بنائے جانے کے وقت فرمای :

2

1

2

ترجمہ: ہم نے تیر کے سے افضل حصے سے کوتاہی نہیں کی، یعنی سے افضل کو خلیفہ بنایا۔

بادشاہ حبشہ کے سامنے جھکنے سے انکار

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس ایک دفعہ حضرت عثمان کا ذکر ہوا، کسی نے کہا کہ لوگ ان کو برا بھلا کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ان کے لیے ہلاکت ہو، وہ ایسے آدمی کو برا کہتے ہیں جو نجاشی بادشاہ کے پاس آیا تو ان کے علاوہ باقی فتنے میں پڑ گئے۔ کسی نے پوچھا وہ فتنہ کیا تھا؟ فرمایا کہ لوگ اس کے پاس داخل ہوتے تو سر کے اشارے سے جھکتے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کیا۔ نجاشی نے کہا:

1

ترجمہ: اپنے ساتھیوں کی طرح جھکنے سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتا۔

حسن و جمال اور حیرت انگیز سخاوت

ابن سعید بن یربوع مخزومی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا ایک شیخ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) حسن الوجہ سوئے ہوئے تھے، ان کے سر کے نیچے ایک تھی یا کا ٹکڑا تھا، میں کھڑا کھڑا رہ گیا، ان کی طرف دیکھتا تھا اور ان کے حسن و جمال سے متعجب و حیران تھا، انہوں نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا اے لڑکے! تم کون ہو؟ میں نے انہیں اپنے متعلق بتلایا، ان کے قریب ایک لڑکا سویا ہوا تھا، آپ نے اسے بلایا اس نے جواب نہ دیا، آپ

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

نے مجھے فرمای: اسے بلاؤ، تو میں نے اسے بلای، تو آپ نے اسے کوئی حکم دی اور مجھے فرمای بیٹھ جاؤ، وہ لڑکا ی اور ای حلہ میں ای ہزار درہم لے کر واپس آی، مجھے وہ حلہ (جوڑا) پہنا دی اور ہزار درہم اس (جوڑے کی . .. میں) ڈال دیئے۔

میں اپنے . پ کے پ س آی اور انہیں اس واقعہ کی خبر دی، انہوں نے کہا تیرے ساتھ یہ (حسن سلوک اور جود و کرم) کس نے کیا؟ میں نے کہا میں نہیں جا ، میں تو اتنا جا ہوں کہ وہ مسجد میں سو رہا تھا، اور میں نے اس سے زی دہ صا . حسن و جمال کبھی نہیں دیکھا، میرے والد نے کہا وہ امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ 1

پیارے بچو! وقت کے امیر المؤمنین کا حال دیکھا کہ کتنی قنا ۔ اختیار کئے ہوئے ہیں، مال و دو ۔ کی فراوانی ہے پھر بھی سر کے نیچے تکیے کے بجائے ا رکھ کر آرام فرما رہے ہیں، اور ساتھ ہی دیکھئے کہ ہزار درہم اور جوڑا دوسرے کو دے دی، اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ خود جیسی تیسی ز. گی ۔ ار لیں اپنے بھائیوں کی را ۔ و آرام کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس واقعہ سے آپ کی سخاوت کا ا. ازہ ہو ۔ ہے کہ ای اجنبی شخص کو ای ہزار درہم دے دیئے، آپ کی ایسی سخاوت کے بیسیوں واقعات کی وجہ سے آپ کا لقب ''غنی'' تھا۔

بئر رومہ کا کنواں . ی کر مسلمانوں کے لیے وقف کر.

حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں . . مہا . ین مدینہ آئے تو ان کو یہاں کا پ نی موافق نہ آی، بنو غفار کے ای آدمی کا کنواں تھا جس کا . م ''رومہ'' تھا، وہ اس کنویں کے پ نی کی ای مشک ای مد میں بیچتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں والے سے فرمای: تم میرے ہاتھ یہ کنواں . دو تمہیں اس کے . لے میں . ۔ میں ای چشمہ ملے گا۔

1

اس نے کہا: یہ رسول للہ! میرے اور میرے اہل وعیال کیلئے اس کے علاوہ اور کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے، اس لیے میں نہیں دے سکتا۔

یہ .ت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے وہ کنواں پچیس ہزار درہم میں ۔ یہ لیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ مت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

1

ترجمہ: یہ رسول اللہ! جیسے آپ نے اس سے . ۔ کے چشمے کا وعدفرمایہ تو کیا اگر میں اس کنویں کو ۔ یہ لوں تو مجھے بھی . ۔ میں وہ چشمہ ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایہ: ہاں .لکل ملے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے وہ کنواں ۔ یہ کر مسلمانوں کیلئے صدقہ کر دیہ ہے۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے . . دیکھا کہ مہا . ین مسلمانوں کے لیے پ یشانی ہے، تو کنواں مہنگے داموں ۔ یہ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صدقہ کر دیہ، اللہ کے نبی سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے . ۔ میں چشمے کا وعدہ فرمایہ، ہمیں بھی اپنے مسلمان بھائیوں کی ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے، جہاں کہیں بھی مسلمانوں کو ہماری یہ ہمارے مال کی ضرورت ہو تو ہمیں .ڑھ پ ڑھ کر ان کے ساتھ تعاون کرنہ چاہیے۔

حیرت انگیز سخاوت پ لسانِ ت سے .ش رت

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایہ اور جیش ہ (غزوہ تبوک میں جانے والے لشکر) پ ۔ چ کرنے کی ترغیب دی، تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا: کجاوے اور پ لان سمیت سواونٹ میرے

1

ذمہ ہیں یعنی میں دوں گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سے ایک سیڑھی نیچے تشریف لائے اور پھر خرچ کرنے کی ترغیب دی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر کہا کجاوے اور پالان سمیت سواونٹ میرے ذمہ ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں:

1

ترجمہ: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (حضرت عثمان کے اتنا زیادہ خرچ کرنے پر بہت خوش ہیں اور خوشی کی وجہ سے) ہاتھ کو ایسے ہلا رہے ہیں جیسے تعجب وحیرانی میں انسان ہلایا کرتا ہے۔ اس موقعہ پر عبدالصمد راوی نے سمجھانے کے لیے اپنا ہاتھ باہر نکال کر ہلا کر دکھایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں اگر اتنا زیادہ خرچ کرنے کے بعد عثمان کوئی بھی ( ) عمل نہ کرے تو ان کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

پیارے بچو! ہمیں بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے، غریبوں، یتیموں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہیے، جہاں کہیں بھی ہوں اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ اخلاص کے ساتھ خرچ کرنا چاہیے، خرچ کرتے وقت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو، نام ونمود، شہرت مطلوب نہ ہو۔ اللہ کے راستے میں دل کھول کر خرچ کریں، دیکھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہر مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان پر سواونٹ بمع ساز وسامان کے اعلان کرتے رہے، اُس تنگی اور مشکل وقت میں آپ کی اس حیرت انگیز سخاوت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد عثمان کوئی عمل نہ بھی کرے تو بھی اُس کا کوئی نقصان نہیں۔

مسجد نبوی کے لیے زمین خرید کر وقف کرنا

مسجد نبوی جب ضرورت کیلئے ناکافی اور مختصر ہوگئی، تو مسجد کے قریب ہی ایک ٹکڑا زمین

1

تھا جس میں اس کا مالک کھجوروں کا ذخیرہ رکھتا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ہوا کہ اس حصہ کو خرید کر اسے مسجد میں شامل کیا جائے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا تو پیش قدمی کر کے اُسے خرید لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، آپ نے خوش ہو کر فرمایا:

1

ترجمہ: تم اس کو ہماری مسجد میں شامل کر دو، اور اس کا ثواب تم کو ملے گا۔

پیارے بچو! مسجد اللہ کا گھر ہے، مساجد بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے، اگر مسجد میں کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں خود اس کی فکر کرنی چاہیے اور اپنے بڑوں کو بھی احساس دلانا چاہیے، اسی طرح جب مسجد میں جائیں تو اس کی صفائی ستھرائی کا بھی خیال رکھنا چاہیے، جھاڑو لگا دینا چاہیے اور جہاں جو منا سب ہو صفائی کر لینی چاہیے۔

غزوہ تبوک کے موقع پر ایک ہزار سواریاں فراہم کرنا

حضرت قتادہ فرماتے ہیں:

2

ترجمہ: حضرت عثمان نے غزوہ تبوک کے موقع پر ستر کم ہزار کو اونٹ پر اور باقی تیس کو گھوڑے پر سوار کر کے ہزار کا عدد پورا کیا۔

ایک ہزار اونٹوں پر لدا ہوا ساز و سامان صدقہ کر دیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

زمانہ خلافت میں قحط پڑا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مخاطبین سے فرمایا: تم لوگ شام نہ کرنے پاؤ گے کہ اللہ تعالی تمہاری تنگی دور کر دیں گے، تو صبح ہی ای قاصد نے خبر دی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ای ہزار اونٹ گیہوں اور کھانا لایا ہے، صبح کو غلہ کے ت . حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور دروازے پر دستک دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ای چادر اوڑھے ہوئے نکلے جس کے دونوں کنارے مونڈھوں پر پڑے ہوئے تھے، ت . وں سے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ ت . وں نے کہا ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ ای ہزار اونٹ، گیہوں اور کھانا آپ کا آیا ہے، آپ اسے ہمارے ہاتھ فروخت کر دیں ت کہ فقرائے مدینہ کی تنگی رفع ہو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو اندر بلایا، . . وہ لوگ اندر گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں غلہ کا بڑا ڈھیر رکھا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ میرے ملک شام سے آئے غلہ پر کس قدر نفع دو گے؟ ان لوگوں نے کہا دس کے . رہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اور زیادہ دو، ان لوگوں نے کہا دس کے چودہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور زیادہ دو، تو ان لوگوں نے کہا دس کے پندرہ، حضرت عثمان نے فرمایا اور زیادہ، ان لوگوں نے کہا:

1

ت جمہ: ہم لوگ تجارِ مدینہ ہیں (. موجود ہیں) اس سے زیادہ کوئی آپ کو نہ دے گا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ کو ای درہم پر دس درہم نفع میں دو گے؟ انہوں نے کہا: نہیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے وہِ تجار! تم لوگ گواہ رہنا

کہ میں نے فقراء مدینہ کو تمام غلہ صدقہ میں دے دی ۔ (یعنی رب العالمین مجھے ای درہم کے . لے دس فرما گے۔)

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دس پ پندرہ مل رہے تھے . . انہوں نے دیکھا کہ لوگ پ یشانی میں ہیں، تنگی میں ہیں، تو اپنا نفع تو کیا قیمت ی بھی رہنے دی اور تمام غلہ صدقہ کر دی ۔ . . ہمارے پ س کوئی چیز ہو اور دوسروں کو اس کی ضرورت ہو تو ہمیں دوسروں کی ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے، ایسے لوگوں سے اللہ تعالی بہت خوش ہوتے ہیں۔ دیکھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رب العالمین کے م پ دے دی، جو ای کے . لے دس فرما ہے۔ یہ آج کا کوئی . ہو تو ذخیرہ ا وزی کر کے . . خوب قحط . ڑھ جا تو مہنگے داموں میں فرو ی کر ، لیکن یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے کہ ای دن میں ہزار او ں پ لدا ہوا سامان صدقہ کر دی ۔

زمیں صفوں کی در کا اہتمام کروا

حضرت مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ کے ساتھ تھا اور ان سے . ت کر رہا تھا کہ وہ میرے لیے کچھ وظیفہ مقرر کر دیں کہ اتنے میں ز کی اقامت ہوگئی، میں ان سے . ت کر رہا اور وہ اپنی جوتوں سے کنکر ی ں . ا. کرتے رہے (عربوں میں صفوں کی جگہ کنکر ی ں بچھاتے تھے):

1

جمہ: یہاں کہ وہ لوگ آ گئے جن کے ذمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صفیں سیدھی کر لگا ی ہوا تھا اور انہوں نے بتا ی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

نے مجھ سے فرما . : تم بھی صف میں سیدھے کھڑے ہو جاؤ، اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔

پیارے بچو! صفوں کو سیدھا کر ز کے اہتمام میں سے ہے، صفوں کو . لکل سیدھا رکھنا چاہیے، مل مل کر کھڑا ہو چاہیے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی صفوں کی در کا خوب اہتمام فرما . کرتے تھے اور فرما . کرتے کہ صفوں کو سیدھا رکھو اس سے اللہ تمہارے دلوں میں ا . دوسرے کی محبت ڈالے گا اور ا انخواستہ صفیں ٹیڑھی ہو تو اللہ تعالی تمہارے دلوں میں بھی کجی ڈال دے گا، اس لیے ہمیں چاہیے کہ مسجد میں اپنی صفوں کو خوب اہتمام سے در کریں۔

امیر المؤمنین ہو کر زمین پ سو

حضرت حسن رحمہ اللہ سے ان لوگوں کے . رے میں پوچھا . جو مسجد میں قیلولہ کرتے ہیں، تو انہوں نے کہا:

1

ترجمہ: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ کو دیکھا کہ وہ اپنے زمانہ خلافت میں ا . دن مسجد میں قیلولہ فرما رہے تھے اور . وہ سو کر اٹھے تو ان کے جسم پ کنکریوں کے ن تھے۔ (مسجد میں کنکر . ں بچھی ہوئی تھیں) اور لوگ (ان کی اس سادہ اور بے تکلف ز گی پ حیران ہو کر) کہہ رہے تھے یہ امیر المؤمنین ہیں؟ یہ امیر المؤمنین ہیں؟

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سادگی کی کتنی عجیب مثال ہے، امیر المؤمنین

1

ہونے کے باوجود مسجد کی کنکریوں پر لیٹے ہوئے ہیں، ہمیں بھی تکلفات سے پاک زندگی گزارنے کی عادت بنانی چاہیے، مشقتیں جھیلنے کی عادت اپنانی چاہیے، قیلولہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت ہے، ظہر کے وقت تھوڑی دیر کے لیے سوجانے کو قیلولہ کہتے ہیں، اس کے بے شمار فوائد ہیں، دماغ پُرسکون ہوجاتا ہے، انسان ہشاش بشاش اور تروتازہ ہوجاتا ہے، بقیہ آدھے دن کے کاموں کے لیے تازہ دم ہوجاتا ہے، اس لیے قیلولہ کرنے کی عادت بنانی چاہیے، قیلولہ کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ تہجد کے وقت اٹھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

اختلافِ رائے میں ایک دوسرے کا احترام کرنا اور بات کو طول نہ دینا

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا آپس میں کسی مسئلہ میں اتنا تکرار ہوجاتا تھا کہ دیکھنے والا یوں سمجھتا تھا:

1

ترجمہ: اب شاید یہ دونوں کبھی آپس میں اکٹھے نہیں ہوں گے لیکن وہ دونوں جب اس مجلس سے اٹھتے تو ایسے لگتا کہ کوئی بات ہوئی ہی نہیں تھی، بالکل ٹھیک ٹھاک ہوتے، (اور آپس میں خندہ پیشانی سے ملتے۔)

پیارے بچو! حضرات صحابہ کرام کا آپس میں اختلاف کوئی ذاتی غرض سے نہیں ہوتا تھا بلکہ دین کے کسی مسئلے میں ہوجاتا، اور دو بندوں کے درمیان اختلاف ہونا فطری بات ہے، لیکن دیکھیے ان کا حسن خلق کہ رات بھر کسی مسئلے کے بارے میں اختلاف ہوا اور صبح کو باہمی محبت ومودت، ہمارا بھی کسی سے اختلاف ہوجائے تو فوراً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت پر

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عمل کرنا چاہیے اور اپنے بھائی سے حسن اخلاق سے پیش آنا چاہیے۔ معاف کرنا اور اس میں خود آگے بڑھ کر پیش رفت کرنا اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے، جھگڑے اور اختلاف کو طول نہیں دینا چاہیے، بلکہ جتنا جلد ہو درگزر کر کے صلح کرنی چاہیے۔

حضرت عثمان کی فرا ۔۔ پر حضرت صدیق اکبر کا خوشی میں ہ لگانا

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وصیت اور عام مسلمانوں کی پسندیدگی سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسند آرائے خلافت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے استخلاف کا وصیت نامہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کے ہاتھ سے لکھا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ بات لحاظ رکھنے کے قابل ہے کہ وصیت نامہ کے دوران کتابت میں کسی خلیفہ کا نام لکھانے سے قبل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی عقل وفرا ۔۔ سے سمجھ کر اپنی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ کا نام لکھ دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو پوچھا کہ پڑھو کیا لکھا؟

1

ترجمہ: انہوں نے سنانا شروع کیا اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا تو حضرت ابو بکر بے اختیار اللہ اکبر پکار اٹھے۔

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس فہم وفرا ۔۔ کی بہت تعریف وتوصیف کی۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ رب العزت نے کتنی فرا ۔۔ دی تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کے مستحق حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، تو جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی تو انہوں نے اپنی فرا ۔۔ سے اُن کا نام لکھا، جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو یہ سن کر اتنے

1

خوش ہوئے کہ خوشی میں ہ تکبیر لگا ی، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فہم وفرا ت پ خوب ان کی تعریف کی۔

اختلافِ رائے اور عدل وا ف

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ غلط فہمی پیدا ہوگئی تھی، اس لیے انہوں نے کچھ دنوں کے لیے وظیفہ روک د یہ تھا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے . وفات پ ئی تو غا یت ا ف سے کام لے کر جس قدر وظیفہ بی ت المال کے ذمہ . قی تھا جس کی مقدار تخمیناً بیس پچیس ہزار تھی ان کے ور ثہ ء کے حوالے کر د ی (امام وقت کو سیاسی وجوہ کی بنا پ اس قسم کے اختیارات حاصل ہوتے، یہ اختلاف رائے تھا جو وقتی تھا، اور رعا ی کی مصلحت کے پیش تھا، ورنہ تو آپ ذاتی طور پ اِن کا بے حد احترام واکرام کرتے تھے۔) 1

. ی سے بھی پ دے کا اہتمام

بُنانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ا ی بیوی کی . ی تھی، اس کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غسل سے فرا ت کے بعد . میں ان کے کپڑے لے کر حاضر ہوئی تھی تو مجھ سے فرما ی:

2

ت جمہ: میرے جسم کی طرف مت دیکھنا، یہ تمہارے لیے جا ئز نہیں ہے۔

پیارے بچو! ہمیں بھی کی حفاظت کرنی چاہیے، کسی غیر محرم کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھنا چاہیے، اور نہ ہی اپنا . ن کسی کو دکھا نا جا ئز ہے، راستے پ چلتے ہوئے وں کو جھکانے

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کا حکم اسی لیے ہے کسی غیر محرم پ نہ پڑ جائے۔ آج کل ہر طرف بے حیائی اور عر ینی کا دور دورہ ہے اس لیے کی خوب حفاظت کی ضرورت ہے، مو ئل فون پ بھی ایسی چیزیں ہر َ ٘ نہ دیکھیں جن سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای ہے۔

معا ت طے ہو جانے کے . وجود بیچنے والے کو اختیار دینا

ای مرتبہ سید ٘ عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی شخص سے زمین ٘ ی اور طے ہوا کہ قیمت کچھ دن بعد دیں گے، ایسا ہوا کہ بہت دن َ ٘ ر گئے لیکن وہ شخص قیمت ی ٘ نہ آی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہت پ یشان ہوئے اور اسے ڈھو ٘ ٹ نے لگے، ای دن وہ شخص آپ کو مل َ ی، آپ نے اس سے پوچھا: کیا ہوا بھائی تم قیمت ی ٘ نہیں آئے؟ وہ شخص کہنے لگا: مجھے زمین بیچتے ہوئے دھوکا ہوا، لوگ مجھے . ابھلا کہنے لگے، اب چو ٘ ی وفرو ٘ ت ہو چکی تھی، مالک کو زمین واپس ی ٘ کا کوئی اختیار نہیں تھا، آپ کے اخلاق حسنہ دیکھئے کہ فرمای: تمہیں اختیار ہے اَ چاہو تو زمین واپس لے لو ی قیمت لے لو، اس کے بعد یہ حدی ٘ ث پڑھی:

1

ت جمہ: اللہ تعالی اس شخص کو . ٘ ت میں داخل کرے گا جو ٘ م خو ہو، خواہ ٘ ی ار ہو ی دکا ٘ ار، ادا کرنے والا ہو ی تقاضا کرنے والا۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واقعے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم اچھے اخلاق کو اپنا ، دوسروں کی خوشی کے لیے اپنا حق چھوڑ دیں، جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا کہ مالک کو اختیار دے دی حالا مالک کو اس کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا، ابتداء میں دیکھیں . . مالک قیمت ی ٘ نہیں آی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خود اسے ڈھو ٘ ٹ نے

1

لگے، ہمیں بھی چاہیے کہ پہلے تو کسی کی چیز نہ لیں اور اگر لیں تو پھر مالک تک پہنچا دیں، مالک نہ ملے تو اُسے تلاش کریں۔ اور پھر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہمیں یہ بات ملتی ہے کہ خرید و فروخت میں نرمی اختیار کریں، صلح صفائی سے کام کریں، اگر کوئی ہم سے فریدکرے تو اُسے پورا کریں، اور اپنے اندر نرمی لے کر آئیں، نرم مزاج اور صلح پسند انسان اللہ کا محبوب ہوتا ہے۔

بعدوالوں کے لیے آسانی کی ایک صورت

نماز جمعہ کے خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی جس سیڑھی پر بیٹھتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ از راہِ عنایت ادب واحترام اس سیڑھی سے نیچے والی سیڑھی پر ہی بیٹھنے لگے تھے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد آیا تو آپ ایک اور سیڑھی سے نیچے اتر آئے، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ خیال کر کے کہ یہ سلسلہ کہاں تک چلے گا، پھر اسی سیڑھی پر بیٹھنا شروع کر دیا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ 1

پیارے بچو! اس واقعے سے ایک تو سنت پر عمل کرنے کی رغبت ملتی ہے اور دوسرا اگر عثمان رضی اللہ عنہ نچلی سیڑھی پر بیٹھتے تو لامحالہ ان کے بعد آنے والے ان سے نیچے بیٹھتے، تو اُن کے لیے مشقت ہوتی، تو یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فراست تھی کہ انہوں نے بعد والوں پر احسان کرتے ہوئے وقت، مصلحت اور حالات کے تقاضے کے مطابق عمل کیا، جس میں بعد والوں کے لیے خلیفہ راشد کے عمل کی وجہ سے سہولت ہوگئی۔

خیانت پر داماد کو معزول کرنا

حارث بن الحکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا چچا زاد بھائی اور داماد تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو محتسب مقرر کیا تھا، اِن کا کام یہ تھا کہ بازار میں اشیائے خرید و فروخت

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کی قیمتوں اور دکان داروں کے سامان تولنے کے اوزار، پیمانوں اور سکوں کی نگرانی رکھیں ت کہ بیچنے والے اور ن یار کسی کو شکای ت کا موقع نہ ہو۔لیکن اس رشتہ داری اور قرا ب ت کے وجود ب ب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا کہ حارث بن الحکم اپنے فرائض منصبی ایمان داری سے نہیں کر رہا ہے اور اپنے عہدہ سے ن جائ فائ دہ اٹھا کر ب زار کی بعض اشیاء اپنے لئے مخصوص کر لی ہیں۔تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پ سخت ن راضگی کا اظہار فرما یا اور معزول کر دی ، اور اپنی رعای سے فرما ی :

1

ت جمہ: میں نے اس ب ت کا حکم نہیں دی ، بعض عمال کے ظلم و خیان ت کی وجہ سے تم خلیفہ وقت کو ب ا بھلا نہ کہو (ب ب کہ انہوں نے اُسے معزول بھی کر دی ہو۔)

پیارے بچو! یہ ہے حق پ ستی اور ا ف ، جہاں حق ب ت آئی وہاں رشتہ داری کی بھی پ وانہ کی بلکہ حق کی پیروی کی، اسی کی ت غیب قرآن پ ک میں دی گئی ہے، ہمیں بھی حق پ فیصلہ کرن چاہیے، چاہے وہ ہمارا کتنا ہی قر کیوں نہ ہو، خلافِ شرع کاموں میں رشتہ داری کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔

شہروں کے جغرافیہ، حالات اور آب و ہوا سے واقف ہون

چو فتوحاتِ فاروقی کا قدم ہندوستان کی سرحد ت پہنچ چکا تھا، اس بناء پ ب ب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عبداللہ بن عامر کو عراق کا گورن بنای ، تو عبداللہ بن عامر کو حکم بھیجا کہ وہ ہندوستان کی سرحد کی طرف کسی ایسے شخص کو روانہ کرے جو اس ملک کے حالات سے ب خبر ہو، اور ب ب وہ واپس آئے تو اسے ب رگاہِ خلافت بھیج دی جائے، اس حکم کے مطابق عبداللہ بن عامر نے حکیم بن جبلہ العبدی کو ہندوستان بھیجا اور ب ب وہ واپس

1

آ ئے تو انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ کر دی ۔ ۔ یہ یہاں پہنچے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہندوستان کے حالات دری فت کیے۔حکیم بن جبلہ العدوی نے کہا: امیر المؤمنین میں نے ہندوستان کے شہروں کو خوب کھنگالا اور ان کی معرفت حاصل کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمای : اچھا تو بیان کرو، انہوں نے کہا:

1

ت جمہ: اس ملک میں پ نی کم ہے، اس کے پھل نکمے ہیں، یہاں کے چور دلیر ہیں، اَ ہمارا لشکر تھوڑا ہوا تو ضائع ہو جائے گا اور ۔ ڑا ہوا تو بھوکا مر جائے گا (یہ اسباب کے درجہ میں وضا یتھی۔)

پیارے بچو! اس واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ ۔ کوئی کام کر ۔ ہو تو اس کام سے پہلے واقف شخص سے رہنمائی ضرور لینی چاہیے، ی کسی علاقے کی طرف سفر کر ۔ ہو تو وہاں کے حالات کی چھان بین ضرور کرنی چاہیے، خصوصاً جہاد جیسے عظیم فریضے کے لیے جا تو دشمن کے حالات، اس کی فوج اور اسلحے وغیرہ سے پہلے اپنے آپ کو ۔ خبر رکھنا چاہیے، اسی طرح دشمن کے علاقے کا جغرافیہ، وہاں کی آب و ہوا، حالات اور مکمل معلومات ضرور حاصل کر لینی چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ شدی نقصان کا سامنا کر ۔ پڑے۔

ت وین قرآن کی عظیم سعادت

حضرت ۔ بن یمان رضی اللہ عنہ آذر ۔ ئیجان اور آرمینیہ کی ۔ میں (جس میں شام اور عراق کی فوجیں ای ساتھ تھیں) شری تھے، وہاں انہوں نے اختلافِ قرأت کا ہولناک منظر دیکھا تو پ یشان ہو گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ۔ مت میں حاضر ہو کر

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عرض کیا: امیر المؤمنین ! ۰ اکیلئے امت کی خبر لیجئے قبل اس کے کہ قرآن مجید سے متعلق ان کے اختلافات ایسے ہی شدی ہوجا جیسا کہ یہود و ری کے ہمی اختلافات ہیں۔ ظاہر ہے اتنا اہم اور عظیم الشان کام امیر المؤمنین خود اپنی رائے سے ا م دینے کی جسارت نہیں کر تے تھے۔ اس لیے آپ نے صحابہ کی مجلس شوری طلب کی۔ جو کام آپ کر چاہتے تھے . . ار ب شوری نے متفقہ طور پ اس کی تصوی . اور کردی، تو قرآن مجید کا ای نسخہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرت ہوا تھا، اور اب ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پ س تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ نسخہ ام المؤمنین سے عاریتاً لیا اور ای مجلس مقرر فرمائی جو ارکان ذیل پ مشتمل تھی:

(۱) حضرت زی بن ث . ت (۲) حضرت عبداللہ بن زبیر (۳) حضرت سعید بن العاص (۴) حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم۔ مجلس کو یہ کام سپرد کیا گی کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مصحف کو ی د بنا کر قرآن مجید کا ای نہای ت مستند مجموعہ تیار کریں۔ اس مجلس میں صرف حضرت زی بن ث . ت ا ری تھے جبکہ . قی تینوں ارکان ۰ موران قریش تھے۔ اسی بنا پ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجلس کو ہدای ت کی:

1

ت جمہ: . . تم میں اور زی بن ث . ت میں قرآن کریم کے . رے میں کسی شے میں اختلاف ہوجائے تو قریش کی لغت کے مطابق اُسے لکھو، کیو قرآنِ کریم انہی کی لغت کے مطابق ۰ زل ہوا ہے۔

. . یہ مجموعہ تیار ہو گ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا مصحف واپس کردی گی ، اور یہ

1

مجموعہ جس کا ۔م ''مصحف عثمانی'' ہے اس کی متعدد نقلیں تیار کر کے انہیں مختلف شہروں میں بھیج دی ۔ یے کہ بس اس کو مستند ما۔ جائے اور اسی کے مطابق قرأت اور کتا۔ ۔ کی جائے۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تقوی اور ورع ہی تھا کہ اللہ تعالی نے یہ عظیم الشان ۔ مت ان سے لی، اور انہوں نے تمام لوگوں کو ا۔ لغتِ قریش ۔ جمع کیا، اس مصحف کی متعدد نقلیں بنوا کر تمام معروف شہروں میں بھیج دیں، یہ کام اللہ تعالی نے آپ سے لیا، آج پوری د۔ میں جتنے بھی مصحف ہیں یہ وہی ''مصحف عثمانی'' ہیں، قیامت ۔ قرآن کریم کی تلاوت ہوگی اس میں ان کا بھی ا۔ وثواب ہوگا۔

رعا۔ کے ساتھ حُسنِ سلوک

حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہلِ مدینہ کو جمع کر کے فرما۔ اے اہلِ مدینہ! لوگ فتنوں میں مبتلا ہو رہے ہیں، ۔ ا کی قسم! میں تمہارے مال وجا۔ ا کو تمہارے ۔س منتقل کر سکتا ہوں، بشرطیکہ یہ تمہاری رائے ہو، کیا تم اس ۔ت کو پسند کرو گے کہ جو اہلِ عراق کے ساتھ فتوحات میں شر۔ ہوا ہو وہ اپنے ساز وسامان کے ساتھ اپنے وطن میں مقیم ہو جائے، اس ۔ اہلِ مدینہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

1

۔جمہ: اے امیر المؤمنین! آپ ہمارے مال غنیمت کی اراضی کو کیسے منتقل کر ۔ ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرما۔ ہم ان اراضی کو کسی کے ہاتھ حجاز کی اراضی کے ہاتھوں فرو۔ ۔ کر دیں گے، اس ۔ وہ بہت خوش ہوئے کیو۔ اللہ تعالی نے ان کے لیے ایسا راستہ

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کھول دیے ہے جوان کے خیال وگمان میں نہیں تھا۔

پیارے بچو! آپ نے امیر المؤمنین اوران کے رعا یہ کے درمیان ہونے والی گفتگو ۔ڑھی، کیسا حسن سلوک تھا، آج اَ کسی کو د کا معمولی عہدہ مل جائے وہ سیدھے منہ ۔ت نہیں کرتے۔ بچو! آج آپ چھوٹے ہو کل آپ نے ۔ڑا ہوکر اپنے ۔ڑوں کی جگہ پُر کرنی ہے، عہدے سنبھالنے ہیں، تو عزم کیجیے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرز پ کام کریں گے۔

رعا یہ کے حقوق کی ادائیگی اورا ازِ تفہیم

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ۔ ۔ مدینہ تشریف لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ۔ مت میں حاضر ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ اہلِ شام تمہاری شکا یت کرتے ہیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میرے ۔ دی مسلمانوں کے مال کو اللہ کا مال کہنا منا ۔ نہیں ہے، اوردو ت مندوں کے لیے یہ ۔ت منا ۔ نہیں ہے کہ وہ مال ودو یت کو جمع کریں، چنانچہ یہ لوگ میری اس ۔ت سے اختلاف کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوذر:

1

ت جمہ: میرا یہ فرض ہے کہ میں اپنے فرائض کو ادا کروں اور رعا یہ کے ذمہ جو واجبات ہوں انہیں وصول کروں، اس لیے میں انہیں زاہد ۔ ۔ پ مجبور نہیں کرسکتا، البتہ میں انہیں محنت کرنے اور کفایت شعار ۔ ۔ کی تلقین کرسکتا ہوں۔

پیارے بچو! حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی ز گی نہایت زاہدانہ، د سے بے رغبتی اور استغنا والی تھی، جو مال آت فوراً اللہ کے راستے میں چ کر یت، مال ۔لکل جمع نہیں کرتے

1

تھے، ان کی خواہش تھی کہ تمام لوگ بھی اسی طرح زہد کی زندگی گزاریں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں بڑی محبت سے سمجھایا کہ آپ کو چونکہ حضور کی صحبت ملی، آپ کا توکل وایمان بہت اعلیٰ درجے کا ہے، عوام الناس کے لیے ایسی زاہدانہ زندگی گزارنا مشکل ہے، اس لیے میں کسی کو زاہد بننے پر مجبور نہیں کر سکتا، البتہ میں لوگوں کو قناعت اور کفایت شعاری کا درس دوں گا، انہیں سمجھاؤں گا، لیکن میں انہیں مجبور نہیں کر سکتا۔ دیکھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کتنی محبت وشفقت سے سمجھایا، تو انہیں بات سمجھ آگئی، اگر ان کی بات بھی حق بات، حق انداز اور حق طریقے سے کرے تو اللہ رب العزت ضرور بات میں تاثیر ڈال دیتے ہیں، ہماری بات حق نہیں ہوتی، ریاکاری ہوتی ہے، یا بات حق نہیں ہوتی، یہ طریقہ کار دوسرے کی تذلیل وتحقیر کا ہوتا ہے، اس لیے بات میں تاثیر نہیں رہتی۔

حکومتی عہدے اہل لوگوں کے سپرد کیے جائیں

حضرت عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اور لوگوں کے قاضی بن جاؤ، ان میں فیصلے کیا کرو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے اس سے معاف رکھیں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، میں تمہیں قسم دیتا ہوں، تم جا کر لوگوں کے قاضی ضرور بنو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ جلدی نہ کریں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ جس نے اللہ کی پناہ چاہی وہ بہت بڑی پناہ میں آگیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں قاضی بننے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم قاضی کیوں نہیں بنتے ہو؟ حالانکہ تمہارے والد تو قاضی تھے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

1

ترجمہ: جو قاضی بنا اور پھر نہ جاننے کی وجہ سے غلط فیصلہ کردیا تو وہ دوزخی ہے، اور قاضی عالم ہو اور حق وا ف کا فیصلہ کرے وہ بھی یہ چاہے گا کہ وہ اللہ کے ہاں جا کر . ا. سرا پ چھوٹ جائے (نہ ا م ملے اور نہ کوئی سزا) اب اس حدیث کے بعد بھی میں قاضی بن کی امید کر سکتا ہوں؟

اس بات پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے عذر کو قبول کر لیا اور ان سے فرمایا کہ تم کو تو معاف کر دیا لیکن تم کسی اور کو یہ بات نہ بتانا (ورنہ اگر سارے ہی انکار کرنے لگ گئے تو پھر مسلمانوں میں قاضی کون بنے گا؟ یہ اجتماعی ضرورت کیسے پوری ہو گی؟)

پیارے بچو! ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ . کوئی عذر پیش کرے تو اس کے عذر کو قبول کرنا چاہیے، اور حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ہمیں کوئی عہدہ سونپ دے تو مکمل طور پر اس کے حقوق کی رعایت رکھنی چاہیے، ایسا نہ ہو وہ عہدہ یا منصب قیامت کے دن ہمارے لیے عذاب کا ذریعہ بنے، عہدہ طلب نہیں کرنا چاہیے، لیکن بڑوں کی طرف سے سپرد کر دیا جائے تو اس میں اللہ کی مدد ہوتی ہے، حکومتی عہدوں پر اہل لوگوں کو لانا چاہیے کہ وہ عدل وا ف سے فیصلے کریں اور رعایا کو اُن کے حقوق ملیں، اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں عہدہ سپرد کرنا چاہ رہے تھے، لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اخلاص وللّٰہیت اور تقوی کے پیش اپنے آپ کو اس سے محفوظ رکھا۔

1

خلیفہ وقت ہونے کے . وجود رعا یہ سے مشورہ کر

. . مسجد ی تنگ ہوگئی تو لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کو کشادہ کرنے کی درخوا ت کی، آپ نے صحابہ کرام کو جمع کر کے مشورہ کیا، مروان بن حکم موجود تھا، اس نے کہا: امیر المؤمنین! آپ پ قر. ن، اس معاملہ میں مشورہ کی کیا ضرورت ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد میں اضافہ کا ارادہ کیا تو کسی سے اس کا ذکر بھی نہیں کیا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ سن کر . ہم ہو گئے، فرما :

1

ت جمہ: خاموش ہو جاؤ، حضرت عمر کا معاملہ یہ تھا کہ لوگ ان سے اس درجہ خوف کھاتے تھے کہ اَ وہ لوگوں سے کہتے کہ گوہ (ای جانور) کے بل میں گھس جاؤ تو لوگ اس میں گھس جاتے، لیکن میرا معاملہ یہ ہے کہ میں م خُو ہوں، اس لیے محتاط رہتا ہوں کہ وہ احتجاج نہ کریں۔

پیارے بچو! ہمیں بھی کوئی اہم کام پیش آئے تو ہمیں بھی اپنے . ڑوں سے مشورہ ضرور کر چاہیے، مشورہ کر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ت ہے اور قرآن کریم میں بھی اہم معا ت میں مشورہ کرنے کا حکم دی ہے، جو شخص مشورہ کرتا ہے وہ دم نہیں ہوتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ . وجود خلیفہ وقت ہونے کے آپ نے رعا یہ سے مشورہ کیا، آپ چاہتے تھے کہ مشورہ کی ت پ بھی عمل ہو، مملکت کی فضا بھی خوشگوار رہے اور رعا یہ کے دلوں میں خلیفہ وقت کی محبت بھی . ڑھے۔

اہلِ . یت کی تعظیم اور نئے قانون کا ا. اء

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عثمان نے جو بہت سے نئے قانون

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بنائے ان میں سے ای قانون یہ تھا کہ ای آدمی نے ای جھگڑے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حقارت آمیز معاملہ کیا، اس پ حضرت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی پٹائی کی، کسی نے اس پ اعتراض کیا تو آپ نے فرمای :

1

ت جمہ: کیا یہ ہوسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے چچا کی تعظیم فرما   اور میں ان کی تحقیر کی اجازت دے دوں؟ اس آدمی کی اس گستاخی کو جو اچھا سمجھ رہا ہے وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر رہا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس نئے قانون کو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے بہت پسند کیا (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے گستاخ کی پٹائی ہوگی۔)

پیارے بچو! ہمیں بھی عشق رسول کے ساتھ ساتھ عشق اہل بی وصحابہ بھی رکھنا چاہیے، ان سے محبت ہو اور عقیدت ایسی ہو کہ جیسا ہم نے پ ھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے گستاخ کو سزا دی اور اس کی پٹائی کی، جن لوگوں کو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ی اہل بی سے بغض ہو ان سے دور رہنا چاہیے اور ایسے لوگوں سے ہر لین دین اور تعلقات نہیں ر چاہیے۔ ازواج مطہرات، اہلِ بی اور صحابہ کرام کا ت کرہ عقیدت ومحبت سے کر چاہیے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نئے قانون کا ا اء کیا جو صحابہ کرام میں سے کسی کو بُرا بھلا کہے اُسے سرکاری طور پ سزا دی جائے ت کہ اِس فعل بَد کی روک تھام ہو۔

خلیفہ وقت ہونے کے وجود دعوت میں شر ی کر

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ امیر

1

المؤمنین تھے۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو شادی کے کھانے پر بلایا۔۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھانے کیلئے تشریف لائے تو فرمایا:

1

ترجمہ: میرا تو روزہ تھا لیکن میں نے چاہا کہ آپ کی دعوت قبول کرلوں اور آپ کیلئے برکت کی دعا کردوں (یعنی آنا ضروری ہے کھانا ضروری نہیں ہے۔)

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ روزہ نفلی روزہ تھا، ہمیں بھی چاہیے کہ گاہے بہ گاہے نفلی روزوں کا اہتمام کریں، کیونکہ روزے دار کو اللہ تعالی بہت پسند کرتے ہیں، اسلامی مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے، اسی طرح پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب عمل ہے، اگر موقع ملے تو ضرور رکھنا چاہیے اور اپنے گھر والوں کو بھی ترغیب دینی چاہیے، اور ہاں آپ ابھی بچے ہیں، بڑے ہوں گے تو آپ کی شادی ہوگی تو یاد رکھیے شادی بیاہ کے موقع پر اسلامی تعلیمات کو بالکل بھی نہیں بھولنا چاہیے، ولیمہ کھلانا سنت ہے اور ولیمہ کے لیے ضروری نہیں کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلائے بلکہ جتنی استطاعت ہو اتنا تیار کر کے دوستوں، عزیزوں وغیرہ کو کھلایا جائے، اس لیے فضول خرچی سے اور نام ونمود سے بچنا انتہائی ضروری ہے، اور کسی کے ہاں دعوت کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے ''(اے اللہ! تو اِن کو کھلا جنہوں نے ہمیں کھلایا اور انہیں پلا جنہوں نے ہمیں پلایا۔) اس سے معلوم ہوا کہ دعوت میں شرکت کرنی چاہیے، اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اسی طرح دوسروں کے لیے دعا کرنی چاہیے اس سے محبت اور تعلق میں اضافہ ہوتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلافت کی بے انتہا مصروفیات اور نفلی روزے کے باوجود دعوت میں شرکت کی، تو ہمیں بھی معمولی اعذار کی وجہ سے خصوصی دعوتوں کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

. ائی نہ دیکھنے پ اللہ کا شکر ادا کر ۔ اور غلام آزاد کر ۔

حضرت سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو کسی نے بتا . کہ کچھ لوگ . ائی میں مشغول ہیں، آپ ان کے پ س جا ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ تو . بکھر چکے ہیں:

1

" جمہ: البتہ . ائی کے ا ث ات موجود تھے، تو انہوں نے اس . ت پ اللہ کا شکر ادا کیا کہ انہوں نے ان لوگوں کو . ائی پ نہ پ یا اور ا . غلام آزاد کیا۔

پیارے بچو! . ائی کر ۔ تو بہت . ی . ت ہے، ہمیں تو . ائی کے مواقع اور . ائی کی جگہوں سے بھی دور رہنا چاہیے، جہاں . ائی ہوتی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں . ستی، ہمیں پتہ ہو کہ فلاں جگہ . ائی کے کام ہوتے ہیں، مثلاً فلم، سینما، کیفے وغیرہ، ان کے قر . بھی نہیں . ٹ ۔ چاہیے، . ی مجلسوں میں جانے سے بسا اوقات ا ن خود بھی اُس میں مبتلا ہو جا " ہے، اس لیے . ے دوستوں اور . ی مجالس سے پ ہیز کر ۔ چاہیے۔

غلام کے سامنے اپنے آپ کو . لے کے لیے پیش کر ۔

حضرت ابوالفرات رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ا . غلام تھا آپ نے اس سے فرما . : میں نے ا . دفعہ تمہارا کان مروڑا تھا، لہذا تم مجھ سے . لہ لے لو۔ چنانچہ اس نے آپ کا کان پکڑ لیا تو آپ نے اس سے فرما . :

2

1

2

ترجمہ: زور سے مروڑ، دنیا میں بدلہ دینا کتنا اچھا ہے، اب آخرت میں بدلہ نہیں دینا پڑے گا۔

پیارے بچو! عدل وانصاف کی مثال قائم کردی، اپنے غلام سے کہا جارہا ہے کہ آقا کا کان مروڑو، ذرا تصور تو کریں کیا یہ آج کل ممکن ہے؟ جی ہاں اگر فکر آخرت ہو تو یہ ممکن ہے، ہمیں کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہیے، اگر خدانخواستہ کسی پر ظلم ہوجائے تو اس سے معافی مانگنی چاہیے اور بدلہ چکا دینا چاہیے۔ دنیا میں ہی معافی تلافی کرلینی چاہیے ورنہ آخرت کی سزا بہت سخت ہے، خصوصاً حقوق العباد کا معاملہ تو اور بھی نازک ہے۔

پچاس ہزار درہم کا قرضہ معاف کردینا

ایک مرتبہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پچاس ہزار کی رقم کے مقروض تھے۔ ایک دن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد سے نکل رہے تھے تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں نے مال کا بندوبست کرلیا آپ اپنی رقم لے لیجئے، حضرت عثمان نے فرمایا:

1

ترجمہ: میں نے مال کا بندوبست کردیا ہے آپ اپنی رقم لے لیجئے، حضرت عثمان نے فرمایا: اے ابو محمد! یہ رقم میں نے تم کو دے دی اپنی ضرورت پر خرچ کرو۔

پیارے بچو! اگر کسی کو کوئی ضرورت ہو اور وہ ہم سے قرض مانگے اور ہمارے پاس اتنی گنجائش بھی ہو تو ہمیں ضرور اس کی مدد کرنی چاہیے، اور اگر وہ غریب ہو تو اس سے واپسی کا مطالبہ بھی نہیں کرنا چاہیے۔ دوسری بات یہ سمجھ آئی کہ اگر ہم نے کسی سے قرضہ لیا ہو اور

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہمارے پ س پیسے آ بھی جا تو فوراً قرض واپس کر دینا چاہیے، جیسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ادائیگی کے لیے رقم لے آئے، لیکن یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت تھی کہ انہوں نے تمام قرض معاف کر دی ، اور رقم بھی کوئی معمولی نہیں، بلکہ پچاس ہزار درہم تھی۔ کسی کا قرض اپنے ذمے لے کر ٹ ل مٹول کر ۔ دانی ہے، ی درکھیں اللہ کی راہ میں اپنی جان لٹا دینے والے شہید سے بھی قرض کے . رے میں پوچھا جائے گا، تو ہمیں تو اس کا بطریق اولیٰ اہتمام کر چاہیے کہ اَ کسی سے قرض لیں تو فوراً ادائیگی کا انتظام کریں۔

مسائل کی معرفت میں اہلِ علم کی طرف مراجعت کا حکم

حضرت سعید بن سفیان قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں میرے بھائی کا انتقال ہو ی اور اس نے وصیت کی سو دینار اللہ کے راستے میں ۔ چ کیے جا ۔ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ۔ مت میں حاضر ہوا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرے بھائی کا انتقال ہو ی اور اس نے وصیت کی کہ اللہ کے راستہ میں سو دینار ۔ چ کیے جا ۔ آپ ارشاد فرما کہ میں اس کی وصیت کس طرح پوری کروں؟

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرما ی کیا تم نے مجھ سے پہلے کسی اور سے یہ . ت پوچھی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، تو انہوں نے فرما ی: اَ تم مجھ سے پہلے کسی اور سے یہ . ت پوچھتے اور وہ یہ جواب نہ دیتا جو میں دینے لگا ہوں تو میں تمہاری َ دن اڑا دیتا (کہ تم نے اس جاہل سے کیوں پوچھا؟) اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کا علم دی تو ہم . اسلام لے آئے اور اللہ کا شکر ہے کہ ہم . مسلمان ہیں۔ پھر اللہ نے ہمیں ہجرت کا حکم دی تو ہم نے ہجرت کی، چنانچہ ہم اہلِ مدینہ مہا . ہیں:

1

ت جمہ: پھر اللہ نے ہمیں جہاد کا حکم دی تو (اس زمانے میں تم نے جہاد کیا) تم تو اہل شام مجاہد ہو، تم یہ سو دینار اپنے او پ اپنے گھر والوں پ اور آس پ س کے ضرورتمندوں پ ۔ چ کرلو، کیو اَ تم ای درہم لے کر گھر سے نکلو اور پھر اس کا گو ش ت ۔ ی واور پھر اسے تم بھی کھالو اور تمہارے گھر والے بھی کھالیں تو تمہارے لیے سات سو درہم کا ثواب لکھا جائے گا، (گھر والوں پ ۔ چ کرنے پ صدقہ کا ثواب ملتا ہے البتہ اسراف سے بچنا چاہیے۔)

پیارے بچو! دین کا مسئلہ پوچھنے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے، ہر ای سے مسئلہ نہیں پوچھنا چاہیے بلکہ مستند علماء سے مسئلہ پوچھنا چاہیے ت کہ آپ کی صحیح رہنمائی ہو سکے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غصہ دیکھ لیا کہ کیسے جلال میں آئے اور کہا تمہیں قتل کر دیتا کہ تم نے اس جاہل سے کیوں مسئلہ پوچھا ہے، جس طرح ہر کام اس فن کے ماہرین سے پوچھا اور سیکھا جات ہے، تو دین اسلام بھی مستند علماء سے سیکھنا چاہیے، دوسری . ت یہ کہ اپنے گھر والوں پ ۔ چ کر۔ چاہیے اس سے بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

مسجد ی کی کشادگی کے لیے مشورہ اور انتظامات

حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ . ۲۴ ہجری میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ خلیفہ بنے تو لوگوں نے ان سے مسجد . ڑھانے کی . ت کی اور شکای ت کی کہ جمعہ کے دن جگہ بہت تنگ ہو جاتی ہے حتی کہ انہیں مسجد سے . ہر میدان میں ز پڑھنی پڑتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس . رے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل الرائے صحابہ سے مشورہ کیا، تو . کا اس پ اتفاق تھا کہ پ انی مسجد کو اکر اس میں اضافہ کر

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

د ۔ جائے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ظہر کی ز پڑھائی، پھر ۔ پ
تشریف فرما ہو کر پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرما :

1

ت جمہ: اے لوگو! میں نے اس ۔ت کا ارادہ کرلیا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو ا کر اس میں اضافہ کر دوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ کیلئے مسجد بنائے گا اللہ اس کیلئے ۔ میں محل بنا گے۔ اور یہ کام مجھ سے پہلے ا بہت ۔ڑی شخصیت بھی کر چکی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کو ۔ڈھا بھی تھا اور اسے نئے سرے سے بنا بھی تھا۔ اور میں اس ۔رے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل الرائے صحابہ سے مشورہ کر چکا ہوں۔ ان ۔ کا اس پ اتفاق ہے کہ مسجد کو ا کر نئے سرے سے بنا جائے اور اس میں توسیع بھی کر دی جائے، تو لوگوں نے اس ۔ت کی خوب تحسین کی اور ان کیلئے دعا بھی کی۔

اگلے دن صبح کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کام کرنے والوں کو بلا اور انہیں کام میں لگا اور خود بھی اس کام میں لگے، حالا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور رات بھر ز پڑھا کرتے تھے، اور مسجد سے ۔ہر نہیں جا کرتے تھے۔ اور

1

آپ نے حکم دیا کہ بطن میں چھنا ہوا چونا تیار کیا جائے۔ حضرت عثمان نے ربیع الاول ۲۹ ہجری میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا جو محرم ۳۰ ہجری میں ختم ہوا۔ یوں دس ماہ میں کام پورا ہوا۔

پیارے بچو! کوئی بھی اہم کام پیش آئے تو ضرور اہل رائے (جو اس کام کے ماہر ہوں اُن) سے مشورہ کرنا چاہیے، جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا، اور دیکھئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بنفس نفیس خود کام کر رہے ہیں، ہمیں بھی مسجد کے کاموں میں ضرور حصہ لینا چاہیے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے، مسجد میں جس چیز کی ضرورت ہو وہ پہنچا دینی چاہیے۔

اہلِ رائے کے مشورے کو قبول کرنا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن ابی سرح سے وعدہ کیا کہ افریقہ کی فتح کے صلہ میں مال غنیمت کا پانچواں حصہ ان کو انعام دیا جائے گا۔ اس لیے (فتح کے بعد) حضرت عبداللہ بن ابی سرح نے اس وعدہ کے مطابق اپنا حصہ لے لیا، لیکن عام مسلمانوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس فیاضی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے عبداللہ بن ابی سرح سے اس رقم کو واپس کرا دیا اور فرمایا کہ میں نے بے شک وعدہ کیا تھا لیکن مسلمان اس کو تسلیم نہیں کرتے (اس لیے مجبوری ہے۔) 1

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن کی بہادری پر انہیں مال غنیمت سے انعام دینے کا اعلان کیا، لیکن جب اہلِ رائے اور صاحبِ مشورہ لوگوں کی رائے سامنے آئی جو اُس وقت کی مصلحت کے مطابق تھی تو آپ نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ اور اُن کی رائے کو قبول کیا، تو ہمیں بھی چاہیے کہ اگر کوئی فیصلہ کرتے ہوئے یا بات کرتے ہوئے غلطی

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہوجائے اور بعد میں دوسرے لوگ آگاہ کریں تو فوراً اپنی . ت سے رجوع کری ٘ چاہیے، یہ نہ سوچنا چاہیے کہ لوگ کیا کہیں گے۔ اپنی غلطی سے رجوع کرنے میں عزت . ڑھتی ہے گھٹتی نہیں ہے۔

فہم وفرا ۔۔ اور چھوٹوں کی قدردانی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ . . کوئی منظر یکوئی خاص چیز دیکھتے تو اس سے حکیمانہ نکتہ پیدا فرماتے اور لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتے تھے، ای مرتبہ آپ ٘ مسجد پ مسلمانوں کو افر (بلادِ مغرب) کی فتح کی خبر سنانے کے لیے بیٹھے، تو چو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خود اس معرکہ میں شری تھے اور حضرت عبداللہ بن سعد ابن ابی سرح نے آپ کو ہی یہ خوش خبری سنانے کے لیے مدینہ بھیجا تھا، اور وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے، اس لیے امیر المؤمنین نے ان سے فرما یتم کھڑے ہو اور یہ فتح کا واقعہ سناؤ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تعمیل حکم کی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے صا ادے اور اپنے ٠٠ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صورت وشکل میں بہت مشابہ تھے، اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نگاہ ان پ ڑی تو مجمع سے خطاب کر کے فرما ی:

1

ترجمہ: لوگو! تم ان عورتوں سے نکاح کیا کرو جو اپنے والدوں اور بھائیوں پ ہوا کریں، میں حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد میں سے کسی بچہ کو عبداللہ بن زبیر سے زی دہ ان کے ساتھ مشابہ نہیں پ ۔

1

پیارے بچو! دیکھیں فتح کی خبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خود بھی سنا ... تھے، لیکن جو خود ... میں موجود تھے اُن کے ذریعے لوگوں کو یہ خبر بتلائی، اس لیے کہ جو خود موجود تھے وہ ز...دہ تفصیل اور وضا... کے ساتھ ... کا پورا منظر بیان کرسکتا ہے، نیز یہ چھوٹوں ... شفقت اور قدردانی بھی ہے، پھر مجمع عام میں اُن کی تعریف کر کے حوصلہ افزائی بھی کی۔ اور ای... نکتہ بھی بتلا... کہ جو عورتیں عموماً اپنے والدین اور بھائیوں کے مشابہ ہوتی ہیں تو اُن سے پیدا ہونے والی اولاد بھی اُن کے مشابہ ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ...ٹے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔

سمندری جہاد ... جانے والوں کو نصیحت

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ کو خط لکھا کہ سمندر (بحر روم) میں ای... ...یرہ ہے جس کا ...م "رودس" ہے، اس کو فتح کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجلس شوری سے رائے طلب کی تو ان حضرات نے فرما...: امیر المؤمنین! ...یرہ قبرص کی فتح نے مسلمانوں کے حوصلے اونچے کر دیئے ہیں۔ اور ان کو بحری ... کرنے میں کوئی ...مل نہیں۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ آپ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اجازت ... فرمادیں۔ اس ... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا:

1

...جمہ: جس چیز کی تم نے اجازت مانگی تھی میں تم کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ اب تم اللہ سے ڈرو، دور اند...یشی کو ہاتھ سے مت جانے دو، اور ا...ر تمہیں سمندر کا ڈر ذرا سا بھی ہو تو ہر...ز اس ... سوار مت ہو...، کیو... اس کی ہولنا... بہت ہے۔

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں بحری ۔ َ کی اجازت دی لیکن نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تقوی اختیار کرو، دورا ٰ یشی اختیار کرو، تمام حالات واسباب سے واقفیت اختیار کرو، اورا َ سمندر کی موجوں اور طغیانی کا خوف ہو تو سفر نہ کریں، یعنی ۔ ۔ ت شرح صدر، حالات سے واقفیت اور جنگی ساز وسامان کی مکمل تیاری نہ ہو تو ارادہ نہ کریں۔

وعدے کی پ سداری میں جان دے دی لیکن عہد شکنی نہ کی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو بلاؤ، میں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا آپ کے چچازاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو، آپ نے فرمایا: ہاں، ۔ ۔ وہ آ گئے، تو آپ نے مجھ سے فرمایا ایـ طرف کو ہٹ جاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کان میں ۔ ت کرنی شروع کر دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رَ ۔ ل رہا تھا:

1

ت جمہ: ۔ ۔ یوم الدار آ یـ (جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا َ یـ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں محصور ہو گئے، تو ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ (۔ غیوں سے) ۔ َ نہیں کریں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ حضور صلی

1

اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ای عہد لیا تھا، میں اس عہد پ پکا رہا ہوں گا اور جما رہوں گا۔

پیارے بچو! وعدے کی پ سداری ای مسلمان کے لیے انتہائی ضروری ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چاہتے تو غیوں سے بھی کر تے تھے، اور غلبہ پ بھی مشکل نہ تھا، کیو آپ امیرِ وقت تھے، انہوں نے اپنے عہد کو پورا کیا، اور لڑائی نہیں کی، اَ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایسے حالات میں بھی وعدے کی پ سداری کرتے ہیں تو ہمیں تو بطریقِ اولیٰ وعدے کی پ سداری کرنی چاہیے۔

جائ سفارش کر

ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب عہدِ جاہلیت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شری تھے، آپ خلیفہ مقرر ہوئے تو عباس بن ربیع نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا:

1

جمہ: آپ ابن عامر کو تحری فرما کہ وہ مجھے بطورِ قرض کے ای لاکھ رقم دے دے، چنانچہ آپ نے اسے تحری کر دی اور ابن عامر نے انہیں ای لاکھ کی رقم دی ی، نیز حضرت عثمان نے انہیں اپنا گھر بطورِ ہدیہ کے دے دی اور آج ان کا گھر عباس بن ربیع کا گھر کہلا ہے۔

پیارے بچو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای'' '' 2

جمہ: تم سفارش کرو اور ا پ ؤ۔

اَ کسی جگہ آپ کی سفارش چلتی ہو اور سفارش کرنے سے کسی کا حق بھی نہیں مارا جا

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اور وہاں َ ۰ ہ کا بھی کوئی پہلو نہ تو ہمیں سفارش کر لینی چاہیے۔

جادوَ وں اور شر پسندوں کے خلاف سخت اقدامات

ابن ذی الحبکہ ی نج جادو کا کام کیا کرتے تھا، ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کے اس کام کے ۔رے میں اطلاع ہوئی تو آپ نے ولید بن عقبہ کو لکھا کہ اس ۔رے میں ابن ذی الحبکہ سے پوچھا جائے، اَ وہ اقرار کرے تو اسے سخت سزا دی جائے، چنانچہ ولید بن عقبہ نے انہیں بلوا ی اور اس سے پوچھا، تو اس نے کہا ہاں یہ عجیب وغری ۔ شعبدہ ۔زی کا کام ہے اور اقرار کیا تو ولید بن عقبہ نے انہیں سزا دینے کا حکم دی اور عوام کو بھی اس کے ۔رے میں آ گاہ کیا:

1

ترجمہ: اور ان کے سامنے حضرت عثمان کے خط کو پڑھ کر سنای َ ی کہ یہ معاملہ نہای ت سنجیدہ اور سنگین ہے اس لیے تم لوگ بھی سنجیدگی اختیار کرو اور ہنسی مذاق اور دل لگی سے بچو، لوگوں کو اس ۔ت سے تعجب ہوا کہ حضرت عثمان ت اس کی اطلاع کیسے پہنچی؟

پیارے بچو! آج ہر طرف لوگ پ یشان ہیں، ہر دوسرا بندہ کہتا ہے کہ جادو ہوَ ی ، جنات کے اث ات ہیں، تو ہمیں ان تمام آث رِ سحریہ سے حفاظت ی نسخے سے ملے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیمات پ عمل کر ۰ ہوگا، صبح وشام آ ۰ ی دو سورتوں کا ورد کر ۰ انتہائی ضروری ہے۔ اسی طرح آی ت الکرسی اور منزل پڑھنے کا اہتمام کر ۰ چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت

۔ ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے موقع پ مکہ تشریف لے گئے تو وں

1

کے سامنے . یـ ـ اللہ شریف تھا، جس کی طواف کی حسرت میں . مسلمان آئے تھے، قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیں گے، البتہ تم چاہو تو عمرہ کرلو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب د . یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے آقا تو عمرہ نہ کریں اور میں کرلوں، ادھر حدیبیہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا . رسول اللہ! عثمان کس قدر خوش قسمت ہیں کہ . سے پہلے حرم کعبہ کا طواف کررہے ہوں گے، ارشادِ ی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا: نہیں . . میں طواف نہ کرلوں عثمان بھی نہیں کریں گے۔ (یہ ارشاد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پ کامل اعتماد کی . ہی کر . ہے۔)

. . حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واپس لوٹے، تو مسلمانوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے . ـ اللہ کا طواف کرلیا؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرما . :

1

ـ جمہ: تم لوگوں نے میرے متعلق . الگمان کیا، اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اَ میں ا . سال ـ وہاں ٹھہر ـ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں مقیم ہوتے، میں اُس وقت ـ طواف نہ کر . . ـ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لے آتے، قریش مکہ نے مجھے طواف کرنے کی دعوت دی لیکن میں نے انکار کرد . ، (گو . . . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں ہیں تو میں آپ کے بغیر تنہا یہ عبادت نہیں کر . ۔)

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا غلبہ دیکھئے کہ عمرہ جیسی عظیم عبادت بھی اس وقت نہیں کر رہے . آپ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ ہوں، وجود یہ کہ قریش مکہ نے آپ کو اجازت دے دی پھر بھی آپ نے انکار کر دی، اور فرمایا کہ اَ میں مکہ میں ای سال ٹھہرتے بھی حضور کے بغیر طواف نہ کرتے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حضور سے سچی عقیدت ومحبت تھی اور جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آپ پ مکمل اعتماد تھا، ہی تو اتنے حساس معاملے میں صرف آپ ہی کو قاصد بنای۔ ہمیں بھی چاہیے کوئی ہمیں اچھا کہے ی. ا ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہر َ نہیں چھوڑنی چاہیے۔

غزوہ تبوک کے موقع پ سامانِ جہاد کی فراہمی

سن ۹ر ہجری میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ قیصر روم عرب پ حملہ آور ہون چاہتا ہے، اس کا ارک ضروری تھا لیکن یہ زمانہ نہای ت اور تنگی کا تھا، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تشویش ہوئی، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جنگی سامان کے لیے زر ومال سے اعان کی غیب دلائی، اکثر لوگوں نے ڑی ڑی رقمیں پیش کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ای متمول تھے، اس زمانہ میں ان کا تجارتی قافلہ ملک شام سے نفع کثیر کے ساتھ واپس آی تھا، اس لیے انہوں نے ای تہائی فوج کے جملہ ا اجات تنہا اپنے ذمہ لے لیے۔

غزوہ تبوک کی مہم میں تیس ہزار پیادہ اور دس ہزار سوار شامل تھے، اس بنا پ گوی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار سے زی دہ فوج کے لیے سامان مہیا کیا اور اس اہتمام کے ساتھ اس کے لیے ای تسمہ ان کے روپے سے ی اَ ی تھا، اس کے علاوہ ای ہزار اون ٹ، ستر گھوڑے اور سامان رسد کے لیے ای ہزار دینار پیش کیے۔ 1

1

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تکلیف پہنچانے والے کا ا م

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ٘ پ بیان فرمارہے تھے کہ جہجاہ ٘ می شخص نے کھڑے ہوکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لاٹھی لی اوراس زور سے ان کے ٘ ٘ پ ماری کہ ٘ پھٹ ی اور لاٹھی بھی ٹوٹ گئی۔ ابھی سال بھی نہیں ٘ را تھا کہ اللہ تعالی نے جہجاہ کے ہاتھ کو کھا جانے والی (مہلک) بیماری لگا دی جس سے ان کا انتقال ہو ی۔ 1

پیارے بچو! صحابی رسول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تکلیف پہنچانے والے کا ا م آپ کے سامنے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی کے ب رے میں کوئی ایسی ب ت نہیں کرنی چاہیے جو ان کی شان کے خلاف ہو۔ صحابہ کرام کا ٘ کرہ ہمیشہ محبت کے ساتھ کر ٘ چاہیے، صحابہ کرام نے دین کے لیے ب ٘ی قرب ں دیں، آج جو دین اسلام ہم ت پہنچا ہے وہ صحابہ کرام کی ب و ت ہے، صحابہ کرام کا مقام و مرتبہ ا دیکھنا ہے تو قرآن و حدی ث کی روشنی میں دیکھیں۔

حضرت علی کی نگاہ میں حضرت عثمان کا مقام و مرتبہ

محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں فرماتے ہوئے سنا:

2

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جن کے لیے پہلے سے بھلائی طے ہوچکی ہے وہ اس جہنم سے دور رکھے جا گے، جن کے . رے میں . زل ہوئی ان میں حضرت عثمان بھی داخل ہیں۔

محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر آ ، تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرما : ابھی تمہارے پ س امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ آتے ہیں وہ تم کو بتا دیں گے، اِن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرما :

1

ترجمہ: حضرت عثمان ان لوگوں میں سے ہیں جن کے . رے میں اللہ تعالی نے فرما : وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے پھر وہ تقوی سے رہے، اور وہ ایمان لائے، پھر تقوی سے رہے اور نیکیاں کرتے رہے، بے شک اللہ تعالی نیکیاں کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حضرت مطرف بن شخیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرما :

2

ترجمہ: عثمان ہم میں . سے بہتر، . سے زیدہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

انگوٹھی کے گم ہونے پ بے چین و غمگین ہو

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہلِ مدینہ کے لیے پ نی پ نے کا ای کنواں کھدوا ، ای دفعہ آپ اس کنویں کے سرے پ بیٹھے ہوئے اس انگوٹھی (کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

1

2

خطوط پر مہر ثبت کرنے کے لیے بنائی تھی، ان کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بطورِ مہر استعمال کیا، آپ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں استعمال کیا، اور اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھی، آپ اس انگوٹھی) کو حرکت دے رہے تھے اور اسے اپنی انگلی میں گھمارہے تھے کہ انگوٹھی ان کی انگلی سے نکل کر کنویں میں گر گئی، لوگوں نے کنویں میں اس کو بہت تلاش کیا یہاں تک کہ اس کا سارا پانی نکلوا دیا پھر بھی اس کا سراغ نہ مل سکا۔ بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا:

1

ترجمہ: جو بھی شخص اس انگوٹھی کو لے کر آئے گا، اسے بھاری رقم دی جائے گی، آپ رضی اللہ عنہ کو اس انگوٹھی مبارک کے گم ہونے کا بہت رنج وغم ہوا، (اور اس کی تلاش میں سرگرداں رہے، بہت زیادہ تلاش کے بعد بھی آپ کو وہ انگوٹھی نہ ملی،) اور جب آپ ہر طرح سے مایوس ہو گئے، تو آپ نے اس جیسی چاندی کی انگوٹھی بنوانے کا حکم دیا، چنانچہ ہو بہو ویسی ہی انگوٹھی بنائی گئی، اور اس پر "محمد رسول اللہ" کندہ تھا، آپ نے اسے اپنی انگلی میں پہن لیا، جب آپ کو شہید کیا گیا تو وہ انگوٹھی بھی غائب ہو گئی، اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کون اس انگوٹھی کو لے گیا۔

پیارے بچو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت کرتے تھے کہ ان سے ملی ہوئی انگوٹھی کے گم ہونے پر کتنا غمگین ہوئے، چونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی تھی، حضور

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

خطوط لکھتے تھے تو اس انگوٹھی کے ذریعے اس پہ مہر لگاتے تھے، آپ کے بعد خلفائے راشدین کے پ س یہ انگوٹھی آئی، تو چو اس انگوٹھی کی نسبت حضور کی طرف تھی اس لیے اس کے گم ہونے پہ آپ کو بڑا صدمہ ہوا، یہ آپ کی حضور سے محبت کی علامت تھی، آج اَ چہ ہمارے پ س انگوٹھی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی مبارک تعلیمات ہمارے پ س ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پہ عمل کر کے ہم اپنی محبت کا اظہار کر تے ہیں۔

ساتھیوں کا اکرام اور مزاج شناسی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے . . مدینہ سے . ہر رہنے کا ارادہ کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرمادی ، لیکن . . ان کا اصرار بڑھا تو اجازت دے دی:

1

ت جمہ: اور جاتے ہوئے انہیں او ں کا ای ریوڑ بھی دی اور دو غلام بھی دیئے اور انہیں بھی کہا کہ تم مدینہ آ ی جای کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم . لکل اعرابی بن جاؤ، چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ ر ن ہ چلے گئے اور ای مسجد بنائی اور مدینہ تشریف لای کرتے تھے۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اپنے ساتھی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے محبت کا عالم دیکھئے کہ پہلے تو روک رہے ہیں . . وہ رکنے کے لیے تیار نہیں ہوئے تو ان کا کتنا اکرام کیا، اور سخاوت کی عجیب مثال قائم کردی، اَ ہمارے پ س بھی مال و دو ت ہو تو اپنے ساتھیوں پہ ن چ کر ن چاہیے۔ فرمای: مدینہ آتے رہو تو حضور کا حقِ محبت بھی ادا ہو اور لوگ بھی آپ سے دین سیکھتے رہیں۔ حضور کا ہر صحابی چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح راہِ ہدای ت

1

ہے، آپ کی ز۔ گی سے اخلاص وللّٰہیت، زہد وتقوی اور د   سے بے رغبتی اور استغناء کا درس سیکھنا چاہیے۔

شرعی احکامات اور حدود کا خیال رکھنا

حضرت عبداللہ بن عامر نے فتوحاتِ کثیرہ پ شکرانے کے طور پ عمرہ کی   کی اور ۔یشا پور سے احرام ۔ ھا اور مکہ معظّمہ کی طرف روانہ ہوئے، ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پ س آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (۔یشا پور) ۔ اسان سے احرام ۔ ھنے پ ان کو   مت کیا اور فرمای : کاش کہ تم اس میقات سے احرام ۔ ھتے جہاں سے مسلمان احرام ۔ ھا کرتے ہیں۔ 1

پیارے بچو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ شرعی حدود واحکامات کی ہر جگہ رعای   ر ۔ چاہیے، شریعت نے جہاں سے احرام ۔ ھنے کا حکم دی ہے اُسی میقات سے احرام ۔ ھنا چاہیے، دین میں اصل اتباع ہے، اپنی خواہشات پ چلنے کا ۔ م دین نہیں ہے، بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطا   کا ۔ م دین ہے۔

جس . ت کا علم نہ ہو دوسروں سے پوچھنا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جس مسئلہ میں شبہ ہو اور اس کے متعلق کوئی صحیح رائے قائم نہ کر   تو دوسرے صحابہ سے استفسار فرماتے اور عوام کو بھی ان کی طرف رجوع کرنے کی ہدای کرتے تھے، ای   دفعہ سفر حج کے دوران ای   شخص نے پ ۔ ہ کا گو   پیش کیا جو شکار کیا ی تھا، ۔ آپ کھانے کے لیے بیٹھے تو شبہ ہوا کہ حالتِ احرام میں اس کا کھا ۔ جا ۔ ہے ی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہمسفر تھے، ان سے پوچھا تو انہوں نے عدمِ جواز کا

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فتوی دی ،تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی وقت کھانے سے ہاتھ روک لیا۔ 1

پیارے بچو! ہمیں کسی مسئلے کسی بات کا پتہ نہ ہوتو جو شخص اس مسئلے بات کو جا ہواس سے پوچھ چاہیےاور در بات کی ہی ہوجائےتواس پ عمل کر چاہیے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دوران یشی اور فقاہت

ای دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لے گئے،اوراپنی چادرای شخص پ جو خانہ کعبہ میں کھڑا ہوا تھا ڈال دی،اتفاق سے اس پ ای کبو بیٹھ ،انہوں نے اس خیال سے کہ چادرکواپنی بیٹ سے گندہ نہ کردے اس کواڑادی ،کبو اڑکر دوسری جگہ جا بیٹھا،وہاں اس کوای سان نے کاٹ لیااوروہ اسی وقت مر ،حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہواتو انہوں نے کفارہ کا فتوی دی ،کیو وہ اس کبو کوای محفوظ مقام سے غیر محفوظ مقام میں پہنچانے کا ش ہوئے تھے۔ 2

کام کی روک تھام کر

عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف روای کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں د وی خوشحالی آئی اورلوگوں کے پ س دو کی فروانی ہوئی تو دو مندی انتہاء پہنچی:

3

1

2

3

ت جمہ: تو وہاں . سے پہلے جو . ائی رو ہوئی تو وہ کبو ت وں کو اُڑا ن اور مختلف چیزوں کی نہ . زی تھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی اس بے راہ روی کو روکنے کی خاطر اپنی خلافت کے آٹھویں سال قبیلہ لیث کے ای شخص کو مقرر کیا کہ وہ ان کبو ت وں کے پ کاٹے اور نہ . زی کے مرا ن کو ختم کرے۔

پیارے بچو! ہمیں بھی چاہیے کہ فضول اور لایعنی کام کرنے سے اجتناب کریں، ایسے کاموں سے بچیں جن کا د وآ ت میں کوئی فائ ہ نہیں، کبو ت وں کو اڑا ن، مرغوں کو لڑا ن، ریچھ اور کتے کی لڑائی کرا ن وغیرہ، اس طرح کے فضول اور لایعنی کاموں سے بچنا چاہیے، اس میں وقت بھی ضائع ہوت ہے اور سرمایہ بھی، یہ اللہ کی مخلوق جانوروں کو تکلیف پہنچا ن ہے جو کسی طرح جائ ز نہیں ہے۔

موقع محل اور حالات کی منا . ت سے احکامات بتلا ن

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ن پ یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ای حدی ث سنی تھی، لیکن اب ت آپ لوگوں سے چھپا رکھی تھی ت کہ (اس حدی ث میں اللہ کے راستے میں جانے کی ز . د ت فضیلت کو سن کر) آپ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے نہ جا ، لیکن اب میرا یہ خیال ہوا کہ وہ حدی ث آپ لوگوں کو سنا دوں ت کہ ہر آدمی اپنے لیے اسے اختیار کرے جو اسے منا . معلوم ہو (میرے پ س مدینہ میں رہنا ی اللہ کے راستہ میں ن ن ،) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما ی :

1

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ: ایک دن سرحد کی حفاظت کے لیے پہرہ دینا اور جگہوں کے ہزار دن سے بہتر ہے۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موقع محل، مملکت کے حالات اور دشمنوں کے منصوبوں سے مکمل طور پر واقف تھے، اسی لیے انہوں نے وقتی مصلحت سمجھ کر ابتداء میں یہ حدیث بیان نہیں کی، تاکہ لوگ اس فضیلت کے حصول میں مدینہ خالی کر کے سرحدوں پر نہ چلے جائیں، اور دشمن موقع پا کر مدینہ پر چڑھائی نہ کر دے، جب اسلام دور دور تک پھیل گیا اور فتوحات بڑھتی گئیں اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے تو اب کوئی خطرہ نہ رہا، تو انہوں نے کتمانِ علم سے بچنے کے لیے برسرِ منبر حدیث بیان کر دی۔ معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بڑے دور اندیش، حالات سے واقف، دشمنوں کی چالوں کو سمجھنے والے، حرم مدینہ کے احترام اور شریعت کے احکامات سے خوب واقف تھے۔

خلیفہ وقت ہو کر قیدیوں کو تبلیغ کرنا

مملکت کے خلیفہ کا سب سے اہم فرض دین کی خدمت اور اس کی اشاعت وتبلیغ ہے، اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس فرض کے انجام دینے کا ہر لحظہ خیال رہتا تھا، چنانچہ جہاد میں جو قیدی گرفتار ہو کر آتے تھے ان کے سامنے خود اسلام کے محاسن بیان کر کے ان کو دینِ متین کی طرف دعوت دیتے تھے، لہٰذا ایک دفعہ بہت سی رومی لونڈیاں گرفتار ہو کر آئیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود ان کے پاس جا کر تبلیغ اسلام کا فرض انجام دیا، چنانچہ دو عورتوں نے متاثر ہو کر کلمہ توحید کا اقرار کیا اور دل سے مسلمان ہو گئیں۔ 1

پیارے بچو! انبیائے کرام علیہم السلام تشریف لاتے اور اپنی اپنی امتوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلاتے، اچھی باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے بچنے کی تاکید کرتے،

1

. سے آ ٘ میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لوگوں کو ا ۔ اللہ کی عبادت کرنے کا حکم د ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آ ٘ ی نبی ہیں، آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا، اب دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری ہم پ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی مبارک تعلیمات کو ہرا ن پہنچا ، اپنے . ڑوں سے کوئی اچھی . ت ملے ہم اس پ عمل کریں اور اس کو دوسروں پہنچا ۔

غلطی پ اپنی . ت سے رجوع کر ٘ اور استغفار کر ٘

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پ س سے َ ٘ را، میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے مجھے آ بھر کر دیکھا بھی لیکن میرے سلام کا جواب نہ د ، میں امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی ٘ مت میں َ اور میں نے دو دفعہ یہ کہا اے امیر المؤمنین! کیا اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا ہوگئی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟

میں نے کہا اور تو کوئی . ت نہیں البتہ یہ . ت ہے کہ میں ابھی مسجد میں حضرت عثمان کے پ س سے َ ٘ را، میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے غور سے دیکھا بھی لیکن میرے سلام کا جواب نہ د ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدمی بھیج کر حضرت عثمان کو بلوا اور (. حضرت عثمان آ گئے تو) ان سے فرما : آپ نے اپنے بھائی (سعد رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب کیوں نہیں د ؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تو ایسا نہیں کیا، میں نے کہا آپ نے کیا ہے، اور . ت اتنی . ڑھی کہ انہوں نے اپنی . ت پ قسم کھالی اور میں نے اپنی . ت پ قسم کھالی، تھوڑی د کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دا َ ، تو انہوں نے فرما : ”

“ آپ میرے پ س سے ابھی َ ٘ رے تھے، اس وقت میں اس . ت کے . رے میں سوچ رہا تھا جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور وہ . ت ایسی ہے کہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

. . بھی مجھے . ی د آتی ہے تو میری نگاہ . پ اور میرے دل پ . ا . ی . پ دہ . پ ڑ جا . ت ہے (جس کی وجہ سے نہ کچھ آ . ت ہے اور نہ کچھ سمجھ آ . ت ہے۔)

میں نے کہا میں آپ کو وہ . ت بتاؤں، ا . ی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے ابتدائی حصہ کا . ت . ذکرہ فرما . ی (کہ دعا کے شروع میں اسے . پ ڑھنا چاہیے) اتنے میں ا . ی دیہاتی آ . ی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے . ت وں میں مشغول ہو گئے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے (اور چل . پ ڑے) میں بھی آپ کے پیچھے چل د . ی، مجھے خطرہ ہوا کہ میرے پہنچنے سے پہلے کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے ا . ن رنہ چلے جا اس لیے میں نے زمین . پ . پ ؤں زور سے مارے، اس . پ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرما . ی: یہ کون ہے (کیا) ابو اسحاق ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما . ی: کیا . ت ہے؟ میں نے عرض کیا اور تو کوئی . ت نہیں ہے بس یہ . ت ہے کہ آپ نے دعا کے ابتدائی حصہ کا . ت . ذکرہ کیا پھر دیہاتی آ . ی تھا اور آپ اس سے . ت وں میں مشغول ہو گئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما . ی:

1

. ت جمہ: ہاں وہ مچھلی والے (حضرت یونس) علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی ان کلمات کے ساتھ جو مسلمان بھی دعا کرے گا اللہ تعالی اس کی دعا ضرور قبول فرما گے۔

پیارے بچو! اس قصے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی احاد . ی ث مبارکہ میں غور وفکر

1

کرنی چاہیے، مجلس میں . . کوئی مہمان آجائے تو اس کی طرف متوجہ ہوجا چاہیے، پھراَ آپ کو اپنے کسی بڑے سے کام ہو تو اس کے . ا. میں اس کے ساتھ ساتھ نہیں چلنا چاہیے، اور نہ ہی اپنے بڑوں سے آگے چلنا چاہیے، یہ انتہائی منا . . ت ہے بلکہ آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے آ چاہیے، اسلام کتنا پیارا مذہب ہے کہ راستے میں چلنے کے آداب بھی بتائے، غرض زندگی کے ہر شعبے سے متعلق اسلام نے رہنمائی کی ہے، ہمیں اپنے اساتذہ سے اور اپنے بڑوں سے راستے پر چلنے کی سنتوں کو سیکھنا چاہیے، راستے پر دا طرف سے چلنا چاہیے، یں جھکا کر چلنا چاہیے، اَ کوئی تکلیف دہ چیز پڑی ہوئی آئے تو اُسے اٹھا کر ای طرف کرنا چاہیے کہ کسی کو پریشانی نہ ہو، اَ کوئی راستہ بھول جائے تو اسے راستہ دکھا چاہیے، کوئی ینا یا کوئی بزرگ شخص جو سڑک پر نہ کر سکے ان کو سڑک پر کرا دینا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا طر بھی سکھا دیا، اللہ تعالیٰ سے بالکل ایسے مانگیں جس طرح ہم اپنی ضرورت کی چیزیں اپنے والدین سے مانگتے ہیں، اس کے لیے ہمیں رونا پڑتا ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی آ بہانے چاہئیں، اور دعا کے ابتدائی حصے میں یہ دعا ضرور پڑھنی چاہیے کہ ہماری دعا قبول ہوں

اس دعا کو یاد کرنا چاہیے۔ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ . ا ن سے غلطی ہوجائے تو اپنی بات سے فوراً رجوع کرلے، اپنی بات پر ڈٹا نہ رہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی بات سے رجوع بھی کیا اور استغفار بھی کیا، غلطی سے رجوع کرنے میں عزت بڑھتی ہے، اور ا ن کی محبوبیت اور مقبولیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

پہلا مقدمہ اور حیران کن فیصلہ

. . حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ابولؤلؤ مجوسی نے شہید کردیا، تو حضرت عبید اللہ بن عمر بن خطاب نے غضبناک ہوکر ہرمزان کو جوایک نومسلم ایرانی تھا قتل کردیا، کیو یہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

شخص سازش میں شری تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے . عنانِ خلافت ہاتھ میں تھامی تو . سے پہلے یہی مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کے متعلق رائے طلب کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ بن عمر کو ہرمزان کے قصاص میں قتل کر دینے کا مشورہ دی ، بعض مہا . ین نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کل قتل (شہید) ہوئے اور آج ان کا لڑکا مارا جائے گا؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! ا آپ عبید اللہ کو معاف کر دیں تو امید ہے کہ ٔ ا آپ سے . ز پ س نہ کرے گا، غرض اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم عبید اللہ کے قتل کر دینے کے خلاف تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمای :

ت جمہ: (چو ہرمزان کا کوئی وارث نہیں ہے) اس لئے بحیثیت امیر المؤمنین میں اس کا ولی ہوں اور قتل کے بجائے دی پ راضی ہوں، اس کے بعد خود اپنے ذاتی مال سے دی کی رقم دے دی۔ 1

معزولی اور مکان کا بہترین . لہ کر

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے بحرین وعمان کے گور تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ان کو اس عہد پ . قی رکھا، لیکن ۲۹ ہجری میں انہیں معزول کر دی ، اس کے بعد وہ بصرہ میں قیام پ یہ ہو گئے۔ علاوہ ازیں عثمان بن ابی العاص کا مکان مدینہ میں مسجد ی سے متصل تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے . . مسجد ی میں توسیع کا ارادہ کیا تو عثمان بن ابی العاص کا مکان مسجد میں ضم کر دی ۔ اور اب معزولی اور مکان دونوں کی تلافی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کی کہ بصرہ میں ای ڑی جا اد وارَاضی جو مؤرخین کے ا ازے کے مطابق دس ہزار . . (ای . . . کم وبیش

1

ڈیڑھ سومربع کے. ا. ہوتا ہے،) عثمان بن ابی العاص کو ہبہ کردی اوران کے لیے ای
تحر لکھ دی، اس میں عثمان بن ابی العاص ثقفی کو خطاب کرکے تحر کیا یہ تھا:

یہ اراضی اور جا اد میں نے تم کو اس مکان کے عوض دی ہے جو مدینہ میں توسیع مسجد ی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میں نے تم سے لیا تھا اور جس کو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے تمہارے لئے یا تھا۔ اس جا اد اور اراضی کی جتنی قیمت تمہارے مکان کی قیمت سے زیدہ ہو اس کو میری طرف سے اپنی معزولی کا مکافات سمجھو۔ 1

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں معزول کسی مصلحت کے پیش کیا تھا، اوران کی زمین کا کچھ حصہ مسجد ی کے پڑوس میں ہونے کی وجہ سے شامل کیا تھا، لیکن پھر اس کا بہترین. لہ انہیں کیا، جس سے وہ نہایت خوش ہو گئے، ہدیہ دینے سے محبت بڑھتی ہے، آپ نے اپنے دور میں ہر ای کی رعای رکھی، چاہے وہ امورِ مملکت میں شری ہوں یرعایا میں سے ہوں۔

خادموں کی مت کر

محمد بن ہلال اپنی دادی سے راوی کرتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے محصور ہونے کے دنوں میں روزانہ مت عالی میں حاضر تھی۔ ای دن میں حاضر نہ ہو سکی تو امیر المؤمنین نے دریفت فرمای کسی نے کہا: اِن کے ہاں ش. میں بچہ (ہلال) پیدا ہوا ہے۔ امیر المؤمنین نے ہی پچاس درہم اور کپڑے کا ای جوڑا میرے پس ارسال فرمای، اور ساتھ ہی کہلا بھیجا:

2

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تـ جمہ: یہ آپ کے بچے کا وظیفہ اور کپڑے ہیں،. . ا یـ سال گـ ر جائے تو (وظیفہ دگـ کر کے) ہم آپ کو سو درہم دیں گے۔

پیارے بچو! ہمیں بھی اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کر چاہیے، اسلام نے اپنے ماتحتوں کے حقوق بتائے ہیں ان پـ عمل کر انتہائی ضروری ہے، ہمارے ماتحت اگـ کوئی غلطی کرلیں تو انہیں معاف کر دینا چاہیے۔ اور اگـ انہیں کوئی ضرورت ہو تو اُن سے تعاون کر چاہیے، اور اُن کے خوشی اور غم میں شر یـ ہو چاہیے۔

منصب اور عہدوں کی تقسیم میں استعداد و صلا یـ ت کو معیار بنا

حضرت ابو رضی اللہ عنہ قریش کے عالی سرداروں میں سے تھے، سابقین اوّلین کے زمرہ مقدسہ میں شامل ہیں، محمد بن ابی اس عظیم . پ کا . یـ ٹ تھا، ابھی نو عمر ہی تھا کہ سایہ پـ ری سے محروم ہوگـ یـ ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسے منہ بولا . یـ ٹ بنا کر اس کے کفیل اور مربی ہو گئے۔ . آپ مسند خلافت پـ متمکن ہوئے تو اسے کسی منصب اور عہدہ کی توقع تھی۔ لیکن یہ نوجوان جیسا کہ راویوں کا بیان ہے کہ دین پـ مکمل کاربند نہ تھا، ا یـ روز اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ اسے کسی منصب پـ متعین کیا جائے۔ حضرت عثمان نے انکار کر د یـ اور کہا کہ اگـ مجھے تم میں اہلیت آتی تو کہیں حاکم مقرر کر دیتا لیکن تم اس معیار پـ پورے نہیں اتـ تے، جس پـ یہ راض ہو کر گـ یـ ۔ 1

پیارے بچو! حضرت عثمان نے . دیکھا کہ ان کا منہ بولا . یـ ٹ کسی علاقے کا حاکم کا اہل نہیں تو اسے عہدہ دینے سے انکار کر د یـ ، ہمیں بھی چاہیے کہ اہل کو کوئی عہدہ نہ سونپیں۔ عہدوں اور منصبوں کی تقسیم میں رشتہ داری، . و اور قبیلوں کو نہیں دیکھا

1

جا ، بلکہ تقوی وخشیت اور استعداد وصلا یت کو معیار بنا یا جا ہے۔

اے عثمان ! خلافت کی قمیص نہ ا ر نہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما یا:

1

جمہ: اے عثمان! عنقر یب اللہ تم کو ا یک قمیص پہنائے گا، ا لوگ اس کو ا ر نہ چاہیں تو ان کے لیے مت ا ر نہ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عثمان کو خلافت نہ چھوڑنے کی وصیت

2

جمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ا یک خصوصی وصیت کی تھی اور میں اس پ صا بر رہوں گا۔

اختلاف کے وقت حضرت عثمان حق پ ہوں گے

حضرت ابوحبیبہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا جبکہ وہ اس میں محصور تھے، انہوں نے حضرت ابو ہر یرہ رضی اللہ عنہ کو سنا وہ حضرت عثمان سے بات کرنے کی اجازت ما رہے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد وثنا کے بعد ارشاد فرما یا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ میرے بعد اختلاف اور فتنہ دیکھو گے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

1

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: تم اپنے امیر اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ لازمی طور پر رہنا۔

حضرت عثمان کو مظلوماً شہید کہا جائے گا

2

ترجمہ: (یہ حضرت عثمان) اس فتنے میں مظلوم شہید ہوں گے۔

حضرت عثمان کی . غیوں کو دل سوز تقریریں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کرنے والے . غیوں کو متعدد دفعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سمجھانے کی کوشش کی، ان کے سامنے مؤثر تقریریں کیں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تقریر کی، ان لوگوں پر کسی چیز کا اثر نہ ہوا، لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چھت کے اوپر سے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم . . مدینہ آئے تو یہ مسجد تنگ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون اس زمین کو . یکر وقف کرے گا؟ اس کے صلہ میں اس کو اس سے بہتر جگہ . . میں ملے گی، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی، تو کیا اسی مسجد میں تم مجھے ز پڑھنے نہیں دیتے؟ تم کو . ا کی قسم دے کر کہتا ہوں بتاؤ کیا تم جا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم . . مدینہ تشریف لائے تو اس میں رومہ کے سوا میٹھے پنی کا کنواں نہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

1

2

نے فرما : کون اس کنویں کو ۔ یکر تمام مسلمانوں کے لیے وقف کرتا ہے؟ اوراس سے بہتر اس کو ۔ ۔ میں ملے گا تو میں نے ہی اس کی تعمیل کی ،تو کیا اسی کا پ نی پ ۔ سے تم مجھے محروم کررہے ہو؟ کیا تم جا ہو کہ ت (غزوہ تبوک کے موقع پ) لشکر کو میں نے ہی ساز وسامان سے آراستہ کیا تھا؟ . نے جواب د ، بخدا یہ . . تیں در ت ہیں، سنگدلوں پ اس کا اث بھی نہ ہوا، پھر مجمع کو خطاب کر کے فرما :

تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو ی د ہے کہ ا دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پ پ ڑھنے لگے تو پہاڑ ہلنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کو پ ؤں سے ٹھوکر مار کر فرما : اے احد! ٹھہر جا، تیری پیٹھ پ اس وقت ا نبی اور ا صدیق اور دو شہید ہیں، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

لوگوں نے کہا: ی د ہے، پھر فرما : تمہیں ۔ ا کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کہ حدیبیہ میں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سفیر بنا کر بھیجا تھا تو کیا اپنے ا د ت مبارک کو میرا ہاتھ قرار نہیں د تھا؟ اور میری طرف سے خود ہی بیعت نہیں کی تھی؟ . لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس . ت کی بھی تصدیق کی۔

آ ۔ کار . . غیوں کو یہ خیال آ کہ حج کا موسم چند روز میں ختم ہو جائے گا اور اس کے ختم ہوتے ہی لوگ مدینہ منورہ کا رخ کریں گے اور موقع نکل جائے گا، لہذا انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے مشورے شروع کر دیئے، جنہیں خود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں سے سنا اور مجمع کی طرف مخاطب ہو کر فرما :

لوگو! آ ۔ کس . م میں تم میرے خون کے پیاسے ہو؟ شریعت اسلامیہ میں کسی کے قتل کی طرف تین ہی صورتیں ہیں، ی تو اس نے . کاری کی ہو تو اس کو سنگسار کیا جائے، ی اس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا ہو تو وہ قصاص میں مارا جائے گا، ی وہ مر ت ہو ی تو وہ قتل کیا

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جائے گا، میں نے نہ تو جاہلیت میں اور نہ اسلام میں . کاری کی، نہ کسی کو قتل کیا اور نہ اسلام کے بعد مرتد ہوا، اب بھی گواہی دیتا ہوں کہ ' اا یہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

لیکن ان . بخت . غیوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ 1

ا رصحابہ کا . غیوں سے لڑنے کی اجازت طلب کر'

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گھر بہت . ڑا اور وسیع تھا، دروازہ اور گھر میں صحابہ کرام اور عام مسلمانوں کی خاصی . ڑی تعداد موجود تھی، جو تقریباً سات سو کے قریب تھی، ان کے سردار حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بہادر صا ادہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے، وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ' مت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے امیر المؤمنین! اس وقت گھر کے ا' ر ہماری خاصی تعداد ہے، اجازت ہو تو میں ان . غیوں سے لڑوں، فرمایا: اَ ا یہ شخص کا بھی ارادہ ہو تو میں اس کو ' اواسطہ دیتا ہوں کہ وہ میرے لیے اپنا خون نہ بہائے۔

گھر میں اس وقت بیس غلام تھے، ان کو بلا کر آزاد کر دیا، حضرت زید بن ث . ت رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا: امیر المؤمنین! ا ردروازہ پر کھڑے اجازت کے منتظر ہیں کہ وہ دو . رہ اپنے کار' مے دکھا ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَ لڑائی مقصود ہے تو اجازت نہ دوں گا، (اس وقت میرا . سے . ڑا مددگار وہ ہے جو میری مدافعت میں تلوار نہ اٹھائے۔) 2

1 سیر الصحابۃ: ج ا ص ۱۸۸، ۱۸۹/

2

مسلمان کا خون صرف تین باتوں کی وجہ سے حلال ہے

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں محصور تھے میں بھی آپ کے ساتھ گھر میں تھا۔ گھر میں ای جگہ ایسی تھی کہ۔ ۔ ہم اس میں داخل ہوتے تو وہاں سے ''بلاط'' مقام پر بیٹھے ہوئے لوگوں کی تمام باتیں سن یتے۔ ای دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی ضرورت سے اس میں گئے،۔ ۔ وہاں سے باہر آئے تو ان کا رن لا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمای: وہ لوگ تو اب مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں۔

ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالی ان سے آپ کی کفای فرما گے، پھر انہوں نے فرمای:

1

ترجمہ: یہ لوگ مجھے قتل کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ کیو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان کا خون بہانا صرف تین باتوں کی وجہ سے حلال ہوتا ہے، ی تو آدمی مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو جائے، ی شادی کے بعد زنا کرے، ی ناحق کسی ان کو قتل کر دے، (میں نے تینوں میں سے کوئی کام نہیں کیا ہے،) اللہ کی قسم! نہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کبھی زنا کیا ہے، اور نہ اسلام لانے کے بعد، اور ۔ سے اللہ نے مجھے دین

1

اسلام کی ہدایت دی ہے کبھی بھی میرے دل میں اس دین کو چھوڑ کر کسی اور دین کو اختیار کرنے کی تمنا پیدا نہیں ہوئی ہے۔ اور نہ حق کسی کو قتل کیا ہے، تو اب یہ لوگ مجھے کس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ باغی لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہ رہے ہیں، حالانکہ کسی انسان کا قتل تو صرف تین صورتوں میں جائز ہوتا ہے، یا تو کوئی اسلام لانے کے بعد کفر کرے، حالانکہ جب سے میں نے اسلام لایا ہے کفر کرنا تو دور کی بات کبھی دل میں یہ خیال بھی نہیں آیا کہ میں اسلام کو چھوڑ دوں، پھر بھلا یہ لوگ کیوں میرے قتل کے درپے ہیں۔ یا کسی مسلمان کا قتل تب درست ہوتا ہے کہ جب کوئی شادی شدہ ہو کر زنا کرے، اللہ کی قسم! میں نے اسلام تو اسلام، کبھی جاہلیت میں بھی زنا نہیں کیا۔ یا کسی مسلمان کا قتل تب درست ہوتا ہے جب وہ کسی کو ناحق قتل کرے، میں نے تو کبھی کسی کو قتل نہیں کیا، بھلا یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں، لیکن اُن فسادیوں اور باغیوں نے ایک نہ سنی اور آپ کو نہایت بے دردی سے شہید کردیا۔ اللہ رب العزت نے آپ کو عظیم الشان شہادت کی، روزے کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے حضور کے پڑوس میں اپنی جان دے دی، اور روضہ رسول کے سامنے جنت البقیع میں مدفون ہو گئے۔

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد امت میں انتشار واختلاف

حضرت ابولیلیٰ کندی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جن دنوں عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے میں بھی ان دنوں وہاں ہی تھا۔ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے در سے باہر جھانک کر (باغیوں سے) فرمایا:

1

ترجمہ: اے لوگوں! مجھے قتل نہ کرو، مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہوتو مجھ سے توبہ کرلو، اور اللہ کی قسم! اگر تم مجھے قتل کروگے تو پھر کبھی بھی تم اکٹھے نہ نماز پڑھ سکوگے، اور نہ دشمن سے جہاد کر سکوگے، اور تم لوگوں میں اس طرح اختلاف پیدا ہوجائے گا۔ پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں، پھر فرمایا: تمہارا حال بھی ایسا ہوجائے گا، پھر یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: اے میری قوم! میری ضد تمہارے لیے اس کا باعث نہ ہوجائے کہ تم پر بھی اسی طرح کی مصیبتیں آپڑیں جیسی قومِ نوح یا قومِ ہود یا قومِ صالح پر پڑی تھیں، اور قومِ لوط تو (ابھی) تم سے (بہت) دور (زمانہ میں) نہیں ہوئی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بھیج کر پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا آپ اپنا ہاتھ (ان باغیوں سے روک کر رکھیں۔ اس سے آپ کی دلیل زیادہ مضبوط ہوگی (قیامت کے دن۔)

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمان ہر طرف آپس میں دست وگریباں ہیں، آپ کی پیشنگوئی بالکل درست تھی، اُس کے بعد مسلمانوں میں اس قدر انتشار وافتراق اور آپس کی خانہ جنگیاں شروع ہوئیں جو اَب تک ختم نہ ہوئیں۔ پھر واقعی مسلمان اکٹھے ہوکر نماز نہ پڑھ سکے، ہر ایک نے اپنی عبادت گاہیں الگ بنادیں، اور اپنے باطل نظریات کی نشرواشاعت میں لگ گئے اور جس سے دین کی سربلندی اور حفاظت ہوئی ہے یعنی جہاد فی سبیل اللہ اُسے چھوڑ دیا۔ ہمیں باہمی لڑائیوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے،

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

امن واطمینان قائم رکھنا چاہیے، ہماری آپس کی لڑائی کا فائ ہ غیروں کو ہوت ہے، غیروں کی سازش ہوتی ہے کہ وہ ہمیں آپس میں لڑا ،لہذا خوب احتیاط کرنی چاہیےاورلڑائی جھگڑے، فتنے وفساد سے اپنے آپ کو بچا چاہیے۔

ای قتل ساری ا کا قتل ہے

حضرت ابو ہری ہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں . . حضرت عثمان رضی اللہ گھر میں محصور تھے میں ان کی مت میں ی ، اورعرض کیا اے امیر المؤمنین !اب تو آپ کے لیے ان .غیوں سے . کر . لکل حلال ہو چکا ہے،لہذا آپ ان سے . کریں اور(انہیں بھگا دیں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرما : کیا تمہیں اس .ت سے خوشی ہوتی ہے کہ تمام لوگوں کو قتل کر دو اور مجھے بھی؟ میں نے کہا نہیں، فرما :

1

ت جمہ: ا تم ای آدمی کو قتل کر دو گے تو گو ی کہ تم نے تمام لوگوں کو قتل کر دی ۔(جیسے کہ سورہ مائ ہ آی ت نمبر۳۲ میں اس کا ت کرہ ہے) یہ سن کر میں واپس آ ی اور . کا ارادہ چھوڑ دی ۔

جانی دشمنوں کے معاملے کو اللہ کے سپرد کر

حضرت عبداللہ بن ساعد فرماتے ہیں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مت میں آ کر عرض کیا: اے امیر المؤمنین !آپ . ت ہمارے ہاتھوں کو روکے رکھیں گے؟ ہمیں تو یہ .غی کھا گئے،کوئی ہم پ تیر ت ہے،کوئی ہمیں پتھر

1

مارت ہے، کسی نے تلوار سو   ہوئی ہے، لہذا آپ ہمیں ان سے لڑنے کا حکم دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرما :

1

ت جمہ: اللہ کی قسم! میرا تو ان سے لڑنے کا بلکل ارادہ نہیں، اَ میں ان سے .َ کروں تو میں یقیناً ان سے محفوظ ہو جاؤں گا، لیکن میں انہیں بھی اور انہیں میرے خلاف جمع کر کے لانے والوں کو بھی اللہ کے حوالے کرت ہوں، کیو ہم . کو اپنے رب کے پ س جمع ہو ہے، تمہیں ان سے .َ کرنے کا حکم میں کسی صورت میں نہیں دے سکتا۔

پیارے بچو! دیکھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چاہتے تو ان . غیوں کو درد ک سزا دے   ت، لیکن انہوں نے مدینہ رسول کی حرمت میں ان کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھا ، اور ان سے لڑنے کے لیے اجازت طلب کرنے والوں کو یہ کہہ کر مطمئن کر د کہ میں نے ان کا معاملہ اللہ رب العزت کو سپرد کر د ، اور ہم . نے لوٹ کر وہیں جا ہے،. . حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے معاملہ اللہ کے سپرد کیا تو اللہ تعالی نے قاتلینِ عثمان کو د میں عبرتنا ک سزا   دیں، اور اُن میں سے کوئی بھی بچ نہ سکا، اور آ ت کی سزا اور عذاب تو اِس کے علاوہ ہے۔

اللہ کے واسطے میری وجہ سے کسی کا خون نہ بہاؤ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مت میں عرض کیا: اے امیر المؤمنین ! آپ کے ساتھ اس گھر میں ایسی جما ت ہے جو (اپنی صفات کے اعتبار سے) اللہ کی مدد کی ہر طرح حق دار ہے، ان سے کم تعداد پ اللہ تعالی مدد فرما ی کرتے ہیں، آپ مجھے اجازت دے دیں ت کہ میں ان سے . َ کروں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

1

ت جمہ: میں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کوئی آدمی میری وجہ سے نہ کسی اور کا خون بہائے (اور نہ اپنا بہائے۔)

مسلمانوں کی جما ت کے ساتھ وابستہ ہونے کی ت کید

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا . غیوں نے محاصرہ کیا ہوا تھا، اتنے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور ای اور صا . ان کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پ س ان کے گھر گئے۔ دونوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حج کی اجازت مانگی، انہوں نے حج کی اجازت دے دی۔ ان دونوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اَ یہ . غی غا . آ گئے تو ہم کس کا ساتھ دیں؟

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

2

ت جمہ: مسلمانوں کی عام جما ت کا ہی ساتھ دینا، انہوں نے پوچھا اَ . غی ہی مسلمانوں

1

2

کی جما ت بنالیں تو پھر کس کا ساتھ دیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مسلمانوں کی عام جما ت کا ہی ساتھ دینا وہ جما ت جن کی بھی ہو۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی جما ت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وصیت کی، مسلمانوں کی عام جما ت مجموعی اعتبار سے کبھی گمراہی پ جمع نہیں ہوسکتی، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما :

1

ت جمہ: یقیناً میری امت گمراہی پ جمع نہیں ہوسکتی، اللہ تعالی کی مدد جما ت کے ساتھ ہوتی ہے، آپ نے یہ اس لیے ارشاد فرما ت کہ امت میں ا تش روافتراق نہ ہو، اور تکوینی طور پ بڑی جما ت حق کے ساتھ ہی وابستہ ہوگی۔

حضرت علی کی حضرت عثمان سے عقیدت ومحبت اور اطاعتِ امیر

حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں . حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ سخت ہو ی ، تو آپ نے لوگوں کی طرف جھا کر فرما : اے اللہ کے بندوں! راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضرت علی بن ابی طا . رضی اللہ عنہ گھر سے . ہر آرہے ہیں، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ . ھا ہوا ہے، اپنی تلوار گلے میں ڈالی ہوئی ہے، ان سے آگے حضراتِ مہا . ین وا رکی ای جما ت ہے، جن میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ان حضرات نے . غیوں پ حملہ کرکے انہیں بھگا دی اور پھر یہ . حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پ س ان کے گھر گئے، تو ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا السلام علیک ی امیر المؤمنین! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی بلندی اور مضبوطی اس وقت حاصل ہوئی . آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماننے والوں کو ساتھ لے کر نہ ماننے والوں کو مار

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

شروع کر دی ،اور کہا اللہ کی قسم! مجھے تو یہی آ رہا ہے کہ یہ لوگ آپ کو قتل کر دیں گے، لہذا آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ان سے .َ کریں۔اس پ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرما :

1

ترجمہ: جو آدمی اپنے او پ اللہ کا حق ما ہے اور اس .ت کا اقرار کرت ہے کہ میرا اس پ حق ہے، اس کو میں قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ میری وجہ سے کسی کا ای سینگی بھر بھی خون نہ بہائے اور نہ اپنا خون بہائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی .ت دو. رہ عرض کی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہی جواب دی۔

پیارے بچو! دیکھیں حضرت علی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کتنی عقیدت ومحبت ہے، . . حضرت علی رضی اللہ عنہ آتے ہیں تو ’’ ‘‘ کہہ کر سلام کرتے ہیں، اور آپ سے لڑنے کی اجازت ی کے لیے آپ کو دلیل بھی دے دیتے ہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آپ سے کیسا گہرا تعلق ہے کہ .َ کے ارادے سے . لکل تیار ہو کر آ ،صرف امیر المؤمنین کی اجازت درکار ہے، صرف خود ہی نہیں بلکہ اپنے .ڑے فرز حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آئے ہیں، لیکن . . حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مدینہ رسول کی حرمت کی وجہ سے اجازت نہ دی تو اطاعتِ امیر اس قدر تھی کہ فوراً لوٹ گئے، اور آپ کی حکم عدولی نہ کی۔

جان دے دی لیکن حضور کے پ ڑوس کو نہ چھوڑا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جن دنوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر

1

میں محصور تھے، میں ان کی ۔ مت میں َ ۔ اور میں نے ان سے کہا آپ تمام لوگوں کے امام ہیں، اور یہ مصیبت جو آپ ۔ آئی ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ میں آپ کے سامنے تین تجو ۔یں پیش کرتہ ہوں، ان میں سے آپ جو چاہیں اختیار فرمالیں، ۔ تو آپ گھر سے ۔ ہر آ کر ان ۔ غیوں سے ۔َ کریں کیو آپ کے ساتھ مسلمانوں کی بہت ۔ڑی تعداد اور بہت زیدہ قوت ہے، اور پھر آپ حق ۔ ہیں اور یہ ۔ قی لوگ ۔ طل ۔ ہیں۔ ۔ آپ اپنے اس گھر سے ۔ ہر نکلنے کیلئے پیچھے کی طرف ا۔ دروازہ کھول لیں، کیو اس دروازے ۔ تو یہ ۔ غی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اور اس نئے دروازے سے (چپکے سے) ۔ ہر نکل کر اپنی سواری ۔ بیٹھ کر مکہ چلے جا ، کیو یہ ۔ غی لوگ مکہ میں آپ کا خون بہا ۔ حلال نہیں سمجھیں گے۔ ۔ پھر آپ ملک شام چلے جا وہاں شام والے بھی ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ا۔ بھی تجو ۔ قبول نہ فرمائی اور فرما ۔:

1

ترجمہ: میں گھر سے ۔ ہر نکل کر ان ۔ غیوں سے ۔َ کروں یہ نہیں ہوسکتا، میں نہیں چاہتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں ۔ سے پہلے مسلمانوں کا خون بہانے

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

والا میں بنوں، باقی رہی تجویز کہ میں مکہ چلا جاؤں، وہاں یہ باغی میرا خون بہانا حلال نہیں سمجھیں گے، تو میں اِسے بھی اختیار نہیں کرسکتا، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش کا ایک آدمی مکہ میں بے دینی کے پھیلنے کا ذریعہ بنے گا، اس لیے اس پر ساری دنیا کا آدھا عذاب ہوگا، میں نہیں چاہتا کہ میں وہ آدمی بنوں۔ اور تیسری تجویز کہ میں ملک شام چلا جاؤں، وہاں شام والے بھی ہیں اور حضرت معاویہ بھی ہیں، تو میں اپنے دارِ ہجرت مدینہ منورہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چاہتے تو مسلمانوں کو اجازت دے دیتے تو وہ ان باغیوں کے لیے کافی ہوجاتے، وہ صحابہ جنہوں نے روم و فارس کے محلات کو فتح کیا اور مشرکین مکہ کے غرور کو خاک میں ملایا اُن کے لیے یہ چند مٹھی باغیوں سے لڑنا کچھ مشکل نہ تھا، لیکن امیر المؤمنین نے محض اپنی جان کے تحفظ کے لیے نام لیوا مسلمانوں کے قتلِ عام کی اجازت نہ دی، اور نہ آپ مکہ گئے کہ کہیں یہ بدبخت مکہ کی حرمت کو پامال نہ کردیں، اور نہ شام گئے، جہاں آپ کے چاہنے والوں کی ایک بڑی جماعت تھی، جہاں پہنچ کر آپ نہایت محفوظ ہوجاتے، لیکن قربان جاؤں آپ کی مدینہ رسول سے محبت، حضور کے پڑوس سے قرب و تعلق اور شہرِ رسول کی حرمت پر کہ آپ نے جان دے دی، لیکن جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس کو نہ چھوڑا، اور مدینہ کی حرمت کا ایسا پاس رکھا کہ انسان تو انسان جانور کے خون کا ایک خطرہ بھی بہنے نہ دیا۔ زندگی بھی حضور کے قرب و تعلق میں گزاری اور دنیا سے جانے کے بعد بھی قیامت تک روضہ رسول کے سامنے جنت البقیع میں آپ کے پڑوس میں ہیں۔

صبر و تحمل اور صحابہ کرام کی اطاعتِ امیر

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر سے) باہر نکلنے لگے تو ہمیں گھر کے دروازے پر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سامنے

سے آتے ہوئے ملے، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پ س جا رہے تھے، تو ہم ان کے ساتھ واپس ہوگئے کہ سنیں کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سلام کر کے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں، اس پ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمای: اے میرے بھتیجے! واپس چلے جاؤ اور اپنے گھر بیٹھ جاؤ، یہاں ت کہ اللہ تعالی جو چاہتے ہیں اُسے وجود میں لے آ ، چنانچہ حضرت حسن بھی اور ہم بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پ س سے ۔ ہر آ گئے، تو ہمیں سامنے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آتے ہوئے ملے، وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پ س جا رہے تھے تو ہم بھی ان کے ساتھ واپس ہوگئے کہ سنیں یہ کیا کہتے ہیں؟

چنانچہ انہوں نے جا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا اور ان کی ہر ۔ت ما رہا، پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا اور ان کی پوری فرمانبرداری کی، پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا اور ان کی ہر ۔ت ما رہا اور میں ان کے اپنے او پ دوہرا حق سمجھتا تھا، ای والد ہونے کی وجہ سے اور ای خلیفہ ہونے کی وجہ سے اور اب میں آپ کا پوری طرح فرمانبردار ہوں، آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں (میں ان شاء اللہ اسے پورا کروں گا۔) اس پ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمای:

1

ت جمہ: اے آلِ عمر! اللہ تعالی تمہیں دگنی ۔ ائے خیر فرمائے، مجھے کسی کے خون بہانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، مجھے کسی کے خون بہانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جا روں کو قسم دے کر ۔ سے روکنا

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں محصور تھا، ہمارے ای آدی کو ۔غیوں کی طرف سے تیر مارا ی۔ اس پ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! چو انہوں نے ہمارا ای آدمی قتل کر دیا ہے اس لیے اب ان سے ۔ کر ہمارے لیے جائ ہو ی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمای:

1

جمہ: اے ابو ہر یہ! میں تمہیں قسم دے کر ہوں کہ اپنی تلوار دو، وہ لوگ تو میری جان ی چاہتے ہیں، اس لیے میں اپنی جان دے کر دوسرے مسلمانوں کی جان بچا چاہتا ہوں۔ حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ کہتے ہیں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس فرمان پ) میں نے اپنی تلوار دی اور اب مجھے خبر نہیں کہ وہ کہاں ہے۔

پیارے بچو! کوفہ سے آئے ہوئے ۔غیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں محصور کر دی اور ظلم و ستم کی وہ مثال قائم کی جو نہای درد ک ہے، سید عثمان رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو حوصلے اور ہمت سے کام لیا وہ قابلِ دی وداد ہے، آپ نے تمام واقعات ڑھے، صحابہ رضی اللہ عنہم ۔ آپ کے ساتھ تھے اور اس کی ۔ر ۔ر ی دد ہانی کروار ہے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو امت کے اتحاد کا غم تھا، انہیں یہ تو منظور تھا کہ خود ٹ جا یہ گوارا نہ کیا کہ مسلمانوں میں قتل و غارت ی ہو، ہمیں بھی حتی الامکان حوصلے سے کام ی چاہیے، ۔ ۔ت میں کوئی ایسا فیصلہ ہر نہ کر چاہیے جس سے امت میں فساد پھیلے۔ اس

1

واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی جان سے زی دہ مسلمانوں کی جان کی فکر تھی اور مدینہ کی حرمت کا خیال تھا، پس انہوں نے نہای۔ مظلومی میں جان دے دی، لیکن رعای کی جان ومال اور مدینہ کی حرمت پ آنچ نہیں آنے دی۔

خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زی رت اور پ نی پلا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، میں سلام کرنے کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مت میں ا رَ ی ، تو آپ نے فرمای خوش آمد ہو میرے بھائی کو، میں نے آج رات اس کھڑکی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حا خواب میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای: اے عثمان! ان لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر رکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، پھر فرمای: انہوں نے تمہیں پیاسا رکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں:

1

ت جمہ: پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پ نی کا ای ڈول ٹ ی جس سے میں نے خوب سیر ہو کر پ نی پیا اور اب بھی میں اس کی ٹھنڈک اپنے ی اور کندھوں کے درمیان محسوس کر رہا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمای: اَ تم چا ہو (تو اللہ کی طرف سے) تمہاری مدد کی جائے اور اَ تم چا ہو تو ہمارے پ س افطار کرلو، میں نے ان دونوں ۔توں میں سے افطار کو اختیار کرلیا ہے، چنانچہ اسی دن آپ کو شہید کردی َ ی ، اللہ تعالی آپ پ رحم فرمائے۔

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

پیارے بچو! دیکھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کس قدر خوش قسمت اور بلند مرتبہ ا ن تھے کہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، اور آپ نے پانی کا بھرا ڈول بھی پلایا، تو حضور کے دستِ اقدس سے آپ نے پانی پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو . توں میں ایک کا اختیار دیا، یا تو اللہ رب العزت کی طرف سے تمہاری مدد و ت کی جائے، یا اتنے دن سے جو روزہ رکھا ہوا ہے تو افطاری ہمارے ساتھ کریں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسری . ت کو پسند فرمایا، اور اسی دن روزے کی حا میں اور تلاوت کرتے ہوئے آپ کی شہادت ہوگئی۔

خواب میں حضور کی زیارت اور پیشنگوئی

حضرت کثیر بن صلت رحمہ اللہ کہتے ہیں جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن وہ سوئے اور اٹھنے کے بعد فرمایا: ا لوگ یہ نہ کہیں کہ عثمان فتنہ پیدا کرنا چاہتا ہے تو میں آپ لوگوں کو ایک . ت بتاؤں۔ ہم نے کہا آپ ہمیں بتا دیں ہم وہ نہیں کہیں گے جس کا دوسرے لوگوں سے خطرہ ہے، انہوں نے فرمایا:

ترجمہ: میں نے ابھی خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اس جمعہ ہمارے پاس پہنچ جاؤ گے۔ (اور پھر اسی جمعہ کے دن آپ کی شہادت ہوگئی۔)

پیارے بچو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں آجانا کتنی خوش قسمتی کی . ت ہے، حضرت عثمان نے تعلیماتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو موت سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس آنے کی خو ی

دی، یہ . اتباعِ . ی ہی کی . و ت ہے۔اور آپ کی پیشنگوئی پوری ہوئی، اوراسی جمعہ کے دن آپ کی شہادت ہوگئی۔ تو تمام دنوں کے سردار جمعۃ المبارک کے دن آپ کی شہادت ہوئی۔

حا ت ِحصار میں بھی فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے . ئب مقرر کر .

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ . . سے خلیفہ ہوئے تھے بحیثیت امیر المؤمنین کے ہر سال حج کوتشریف لے جاتے۔اس موقع پ تمام عمال کو بھی بلاتے، ہر ا یہ سے اس کے صوبہ کے حالات در یفت کرتے۔عوام سے ان کے دکھ درد معلوم کرتے اور اس طرح مملکت اسلامیہ کے تمام احوال وحالات سے . خبر رہتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فرض شناسی کا یہ عالم تھا کہ اس مرتبہ حج کو نہیں جا ت تھے (حالتِ حصار میں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان سے فرمای: اس مرتبہ تم میری طرف سے حج کو چلے جاؤ، انہوں نے جواب دی:

1

ت جمہ: ان . غیوں سے جہاد کر . میرے . د ی حج کرنے سے زی دہ پسندی ہ اور محبوب ہے، لیکن حضرت عثمان نے (اصرار کیا اور) قسم دی تو آ . راضی ہوئے اور حج کو گئے۔

پیارے بچو! دیکھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن دنوں میں بھی . . آپ گھر میں محصور تھے، ت . شریعت کے احکامات کی بجا آوری میں کوئی ت خیر نہ کی، ہر سال خود حج پ جاتے تھے، لیکن اس سال مجبوری کی وجہ سے نہ جاسکے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عنہ کو اپنا ... مقرر کیا، انہوں نے اِن ... غیوں سے لڑنے کی اجازت بھی چاہی، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے کر جانے پ مجبور کیا۔ اپنی جان دے دی لیکن شریعت کے احکامات اور میں کوئی ... خیر اور لچک قبول نہ کی۔

حضرت عثمان کی ذہا ... وفرا ...

محاصرین نے ای دفعہ قبیلہ لیث کے ای آدمی کو ... ر بھیجا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم کون سے قبیلہ سے ہو؟ وہ بولا میں لیثی ہوں۔ آپ نے ان سے پوچھا تم میرے قاتل نہیں ہو ...، وہ بولا کیسے؟ آپ نے فرمای کیا تم ... چند افراد کے ساتھ آئے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں دعا نہیں دی تھی کہ تم اس قسم کے دنوں میں محفوظ رہو گے؟ وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمای اس لیے تم تباہ و ... نہیں ہو گے، اس پ وہ شخص واپس لوٹ ... ی اور جما ... (محاصرین) کو چھوڑ کر ... ی۔

اس کے بعد ان لوگوں نے قبیلہ قریش کا ای شخص بھیجا، ... وہ ... ر ... ی تو اس نے کہا اے عثمان! میں تمہارا قاتل ہوں۔ آپ نے فرمای: ہر ... نہیں۔ تم مجھے قتل نہ کرو، وہ بولا کیوں؟ آپ نے فرمای:

1

... جمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں فلاں دن تمہارے لیے استغفار کیا تھا، اس لیے تم حرام خون بہانے کے مرتکب نہیں ہو گے، اس پ وہ استغفار کرت ہوا لوٹ ... ی اور اس نے بھی اپنے ساتھیوں کو چھوڑ دی۔

1

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اللہ رب العزت نے نہایت فہم وفراست اور نورِ ایمانی عطا کیا تھا۔ انسان کی زندگی میں جس قدر خشیت وتقویٰ اور للّٰہیت ہوتی ہے، اللہ رب العزت اُس قدر فراست ایمانی عطا کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی فراست سے انہیں پہچان لیا۔ آپ کو احادیثِ رسول کی معرفت کس قدر تھی کہ ہر ایک کے متعلق حضور نے جس موقع پر جو کچھ فرمایا تھا آپ کو معلوم تھا۔ آپ کی یاد دہانی اور نصیحت ان لوگوں پر ایسا اثر ہوا کہ فوراً اپنے اس عمل پر استغفار کرتے ہوئے لوٹ گئے اور باغیوں کی جماعت سے بھی الگ ہو گئے۔

حرمِ مکہ کی حرمت اور وہاں کے باشندوں کا خیال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا میں نے خالد بن العاص بن ہشام کو معظّمہ کا حاکم بنایا ہے۔ چونکہ اہل مکہ کو ان باتوں کی اطلاع ہو گئی ہے اس لیے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ ان کی مخالفت کریں گے، اس لیے ممکن ہے کہ وہ خانہ کعبہ اور حرم میں ان سے جنگ کرے، اس طرح حرم کعبہ کے امن وامان میں اس موسم حج میں خلل واقع ہوگا، جبکہ مسلمان دور دراز کے علاقوں سے آئیں گے، اس لیے میری رائے ہے کہ میں حج کے تمام انتظامات تمہارے سپرد کر دوں۔ 1

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ کی حرمت اور وہاں کے امن وامان کا بڑا خیال تھا، آپ نہیں چاہتے تھے کہ وہ کسی بھی طرح بدامنی یا فتنہ فساد کا شکار ہو، اس لیے آپ کو جیسے اندیشہ لگا تو آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر مکہ بھیج دیا، اور انہیں نصیحت کی کہ حرمِ مکہ کی حرمت کا مکمل خیال رکھا جائے، وہاں کے باشندوں کو

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اور دور دراز سے آنے والے حجاج کرام کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس قدر دور اندیش تھے کہ تمام حالات واحوال سے آپ مطلع تھے، اور گورنروں اور عمال کے مزاج و مذاق سے خوب واقف تھے۔

شہر مدینہ سے محبت اور وہاں کے باشندوں کی جان و مال کا تحفظ

جب مدینہ منورہ کے حالات سخت تشویش ناک ہو گئے، تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ ملک شام تشریف لے چلیں، اور اگر یہ گوارا نہ ہو تو انہیں اجازت دیں کہ قصر خلافت کی حفاظت کے لیے فوج کا ایک دستہ بھیج دیں۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں صورتوں کو یہ کہہ کر نامنظور کر دیا تھا کہ میں نہ کسی قیمت پر رسول اللہ سلام کا قرب چھوڑ سکتا ہوں اور نہ یہ گوارا کر سکتا ہوں کہ مدینہ میں فوج اس درجہ کثیر آ جائے کہ اس کی وجہ سے شہر رسول کے رہنے والوں کو اشیائے خورد و نوش کی تنگی محسوس ہو۔ انہوں نے کہا یہ لوگ آپ پر غالب آ جائیں گے اور آپ کو تکالیف پہنچائیں گے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میرے لیے میرا اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔'' 1

پیارے بچو! مدینہ طیبہ کا احترام ہمارے لیے لازم ہے، وہ شہر جہاں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزاری، ہمیں بھی اس پاک شہر سے محبت کرنی چاہیے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی اس محبت کی عظیم مثال ہے۔ آپ نے اپنی جان قربان کر دی، لیکن مدینہ رسول کی حرمت پر آنچ نہ آنے دی، اور اپنی وجہ سے مدینہ کے رہائشیوں کو تکلیف میں ڈالنا گوارا نہ کیا، اور مدینہ سے عشق و محبت کی ایک مثال قائم کر دی۔

1

قتل کی دھمکیاں دینے والوں کو معاف کر دینا

بصرہ، کوفہ اور مصر تینوں مقامات سے معترضین کا ای ای وفد روانہ ہوا، اور مدینہ کے متصل پہنچ کر . مل گئے اور شہر کے . ہر ٹھہر گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو . اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے دو آدمیوں کو بھیجا کہ معلوم کریں کہ کسی غرض سے یہ وفود آ رہے ہیں۔ انہوں نے واپس جا کر اطلاع دی کہ ان کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی غلطیاں ظاہر کر کے اصرار کریں کہ خلافت سے د ی کش ہو جا ورنہ آپ کو قتل کر ڈالیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ سن کر ہنسنے لگے اور ان لوگوں کو بلا ی۔ مہا . ین وا رکو جمع کیا، پھر ان کی ساری شکایتیں سنیں۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا کہ ان کے . رے میں کیا کر چاہیے۔ بعض نے کہا کہ ان کو پکڑ کر قتل کر دیجئے۔ فرمایا کہ نہیں . . ت کسی سے کفر ظاہر نہ ہو ی حدِ شری وا . نہ ہو، اس وقت ت ان کو سزا دینا قرین ا ف نہیں۔ 1

حضرت عثمان کا صبر و تحمل

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صبر و تحمل کے پیکر تھے، مصا ئ . و آلام کو نہا ی ت صبر و سکون کے ساتھ . دا ش ت کرتے تھے۔ شہادت کے موقع پ چالیس دن ت جس . د . ری، ضبط اور تحمل کا اظہار آپ کی ذات سے ہوا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ سینکڑوں وفا شعار غلام اور ہزاروں معاون وا رسر فروشی کے لیے تیار تھے آپ نے خو ی ی کی اجازت نہ دی اور اپنے اخلاقِ کریمانہ کا آ ی منظر دکھا کر ہمیشہ کے لیے د سے رخصت ہو گئے۔ 2

1 حضرت عثمان خلیفہ مظلوم: ص ۱۳۹

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فتنے کے دور میں حضرت عثمان حق پ ہوں گے

ابو الاشعث الصنعانی سے روای ت ہے کہ ملک شام میں مختلف خطیب خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے، ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی تھے، پھر ای شخص کھڑے ہوئے جنہیں مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے تھے، انہوں نے فرمای:

1

ت جمہ: اَ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ای حدی ث نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوت ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قری ب ہون بیان فرمای، پھر ادھر سے ای شخص منہ پ کپڑا اڈالے َ را، فرمای: اس دن یہ ہدای ت پ ہوگا، میں نے اٹھ کر ان کو دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے۔ میں نے ان کا چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر کے عرض کی کہ یہی ہیں؟ فرمای: ہاں یہی ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت علاء بن فضل اپنے والد سے کرتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد لوگوں نے ان کے ۰ انے کی تلاشی لی تو اس میں صندوق جسے ت لا لگا ہوا تھا، . لوگوں نے اسے کھولا تو اس میں ای کاغذ جس میں وصیت لکھی ہوئی تھی:

1

2

ترجمہ: یہ عثمان کی وصیت ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، عثمان بن عفان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور اللہ تعالی اس دن لوگوں کو قبروں سے اٹھائے گے جس دن کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے، بے شک اللہ تعالی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، اسی شہادت پر عثمان زندہ رہا اسی پر مرے گا، اور اسی پر ان شاءاللہ (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تو اپنی وصیت میں مال و دولت کا تذکرہ ہی نہیں کیا بلکہ اسلامی عقائد کا لب لباب بیان کر دیا، ہمیں ان عقائد پر یقین رکھنا چاہیے اور مضبوطی سے انہیں اپنے پلے باندھ لینا چاہیے۔ یاد رکھیں انسان کی نجات انسان کے عقائد پر ہوتی ہے، اس لیے عقائد میں سلفِ صالحین کے دامن کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیے۔

حضرت عثمان کی اہلیہ پر ہاتھ اٹھانے والے کا عبرتناک انجام

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں ایک قافلے کے ساتھ شام میں تھا، میں نے ایک شخص کی آواز سنی جو "آگ آگ" کہہ کر چیخ رہا تھا۔ میں قریب گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر ٹخنوں سے کٹے ہوئے ہیں۔ اور دونوں آنکھوں سے اندھا منہ کے بل زمین پر پڑا گھسٹ رہا ہے اور "آگ آگ" چیخ رہا ہے، میں نے اس سے حال دریافت کیا

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تو اس نے کہا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر گھسے تھے۔ . میں ان کے قری . َ ی تو ان کی اہلیہ مجھے دور کرنے کے لیے چیخنے لگی، میں نے ان کے منہ پ طمانچہ مارا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا:

1

ت جمہ: تجھے کیا ہوَ ی؟ عورت پ حق ہاتھ اٹھا ت ہے، ا تیرے ہاتھ پ وَں کاٹے، تیری دونوں آنکھوں کو ا ھا کرے اور تجھے آگ میں ڈالے۔ مجھے بہت خوف معلوم ہوا اور میں نکل بھاگا، اب میری یہ حا ت ہے جو تم دیکھ رہے ہو، صرف آگ کی . دعا . قی رہ گئی ہے۔ میں نے کہا (. بخت) دور ہو جا ہلا ت ہو تمہارے لیے۔

پیارے بچو! مظلوم کی . دعا سے بچنا انتہائی ضروری ہے، کیو حدی ث مبارکہ میں ہے کہ مظلوم کی . دعا اور اللہ تعالی کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہو ت، مطلب یہ ہے کہ مظلوم کی . دعا جلد قبول ہوتی ہے، سید عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کی گستاخی کرنے والے کا ا م آپ نے دیکھا کہ کس حا ت میں پڑا ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو . دعا دی وہ تیر . ہدف ہوئی، اُس کے دونوں ہاتھ پ وَں بھی ٹ گئے، آنکھوں سے ا ھا بھی ہوَ ی، اب صرف جہنم میں داخل ہو . قی تھا، اس لیے صحابہ کرام کا ت کرہ ہمیشہ عقیدت سے کر چاہیے، اور ان کی لازوال قر . نیوں کو ی د کر چاہیے اور ان کے نقش قدم پ چلنا چاہیے۔

قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے مقامِ شہادت پ فا ئ ہوئے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت مسلم ابوسعید رحمہ اللہ ہے کہتے

1

ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد کیئے اور شلوار منگوا کر اسے پہنا اور . ھ
دی، حالا انہوں نے اس سے پہلے نہ جاہلیت میں شلوار پہنی تھی اور نہ اسلام میں، اور فرمایا:

1

ترجمہ: گزشتہ رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو خواب میں دیکھا، ان حضرات نے مجھ سے فرمایا صبر کرو، کیو تم کل رات ہمارے پ س آ کر افطار کرو گے، پھر قرآن شریف منگوایا اور کھول کر اپنے سامنے رکھ لیا، چنانچہ . . وہ شہید ہوئے تو قرآن کریم اس طرح ان کے سامنے تھا۔

پیارے بچو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ٹ میں قرآن کی محبت پ ڑی ہوئی تھی، اتنی مشکلات و پ یشانیوں کے . وجود بھی قرآن سے دوری نہیں اختیار کی، بلکہ اِن اذی ت اور تکلیف کے دنوں میں بھی تلاوت جاری رکھی، اور . . غیوں نے آ کر وار کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے او پ گئے، یوں قرآن نے عثمان کو اور عثمان نے قرآن کو ی ٔ سے لگا کر ی ری پکی کر لی۔

کتنی خوش قسمتی کی . ت ہے کہ قیامت کے دن لوگ عجیب عجیب حالتوں میں اٹھیں گے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے ہوئے اٹھیں گے، اور آپ کی شہادت کی گواہی اللہ کا قرآن دے گا، ز ٔ گی بھر قرآن سے تعلق اور محبت تھی تو شہادت بھی اسی عمل میں ہوئی۔

1

[Website: DifaAhleSunnat.com]

پیارے بچو! آج سے عزم کرلو کہ قرآن کریم سے مضبوط رشتہ بنا ہے، اور ہر وقت تلاوت کرنی ہے، جونہی ہمیں فارغ وقت ملے تو بجائے مو ئل فون اور گیموں کے قرآن پ ک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

روزے کی افطاری حضور اور شیخین کے ساتھ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان نے تھوڑی سی نیند لی، اٹھنے کے بعد فرما کہ یہ بلوائی لوگ مجھے قتل کردیں گے، آپ کی زوجہ نے کہا: ہر نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرما :

1

ترجمہ: میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو دیکھا ہے، وہ لوگ فرما رہے تھے کہ آج کی رات ہمارے ساتھ افطار کر ۔

رقّت آمیز واقعہ شہادت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی شہادت کا پورا یقین تھا اور آپ صبر واستقامت کے ساتھ ہر وقت اس کے منتظر تھے۔ اس لیے غیوں کی سر می دیکھ کر آپ نے شہادت کی تیاری شروع کردی۔ جمعہ کے دن سے روزہ رکھا۔ ا پ ئجامہ جسے آپ نے کبھی نہ پہنا تھا ز تن کیا۔

بیس غلام آزاد کئے اور کلام اللہ کو کھول کر اس کی تلاوت میں مصروف ہوگئے۔ اس

1

وقت تک قصر خلافت کے پھاٹک پر حضرت حسین، حضرت عبداللہ بن زبیر، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اور بہت سے صحابہ اور ان کے بیٹے باغیوں کو روکے ہوئے تھے۔ کچھ معمولی سا کشت و خون بھی ہوا۔ جب انہوں نے اندر داخل ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو انہوں نے پھاٹک میں آگ لگادی اور کچھ لوگ قصر خلافت کے متصل دوسرے مکانوں کے ذریعہ سے اوپر چڑھ کر اندر داخل ہوگئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تلاوت میں مصروف تھے۔

ایک شخص رومان نے لوہے کی بھاری لاٹھی دے ماری، عبدالرحمٰن بن غافقی نے بھی اپنے ہتھیار سے ضرب لگائی، پھر ایک شخص آگے بڑھا جو " " کہلاتا تھا، اس نے تلوار سے آپ پر وار کیا، خون کے چھینٹے قرآنِ کریم پر پڑے، ایک بدبخت نے نیزے کا وار کیا، آپ کی زبان سے نکلا " " ساتھ ہی خون تیزی سے بہنے لگا، آپ کی بیوی حضرت نائلہ نے آپ کو بچانے کی بہت کوشش کی، یہاں تک کہ آپ کے اوپر گر گئیں، لیکن ظالموں کو ذرہ بھر رحم نہ آیا، یہاں تک کہ سودان بن حمران ظالم تلوار کا وار کرنے کے لیے آگے بڑھا، تو حضرت نائلہ نے بچانے کے لیے تلوار کی دھار پکڑی تو ان کی انگلیاں کٹ گئیں۔ مصر کے ایک شخص نے تلوار کی نوک آپ کے سینے پر رکھ کر اپنا پورا وزن اس پر ڈال دیا، تلوار جسم سے آر پار ہوگئی، اور ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوگئی۔ ۱۸/ ذوالحجہ ۳۵ / ہجری غروب سے کچھ دیر پہلے کا وقت تھا، اور اس طرح آپ نے اپنے روزے کی افطاری جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روحانی طور پر کی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۸۲/ سال تھی، ان ظالموں کو آپ کے بڑھاپے، سفید ریش اور آپ کے مقام و مرتبہ اور نسبتوں پر ذرا رحم نہ آیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تو شہادت کا بلند مقام و مرتبہ مل گیا، لیکن ان باغیوں نے اپنی دنیا و آخرت برباد کردی۔

شہادت کے وقت آپ یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اوران کے مقابلے میں تمہیں . اکافی ہےاوروہ ہ. والا (اور) جاننے والا ہے۔

اس آیت پ آپ کے خون کے پینٹ لگے، آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ رب العزت آپ کی طرف سے ان ظالموں کے لیے کافی ہے، پھر رب العالمین ان میں سے ہر ای ظالم کو د میں عبرتناک سزا دیں اور آ ت کا عذاب تو اس کے علاوہ ہوگا۔

آپ کا جسدِ اطہر گھر میں رکھا گیا اور لوگ جوق در جوق آپ کی زیرت کرنے لگے، ای . بجت . غی نے آپ کے منہ پ طمانچہ مارنے کے لیے آگے . ڑھا، جیسے ہی جنازے کی چارپئی کے پس پہنچا، اللہ رب العزت نے اس کے ہاتھوں کو وہیں مفلوج کردی۔ آپ کی ز جنازہ جبیر بن مطعم ی مروان بن حکم نے پڑھائی، اور .. البقیع قبرستان میں آپ کی تفین ہوئی، اس طرح داماد پیغمبر، ذوالنورین، شرم وحیاء کے پیکر، جامعِ قرآن، خلیفہ ث ش، امیر المؤمنین، ذوہجرتین، لسانِ ت سے متعدد دفعہ .. کی بشرتیں پنے والے رفیق پیغمبر د سے پ دہ فرما کر روضہ اطہر کے سامنے بقیع کی پ کیزہ مٹی میں ہمیشہ کے لیے مدفون ہوگئے۔

اللہ رب العزت کروٹ کروٹ انہیں .. کی بہاریں نصیب فرمائے، اور ہم . کو اُن کے نقش قدم پ چلنے کی توفیق فرمائے۔ آمین 1

حضرت عثمان کی شہادت پ صحابہ کرام کی کیفیت اور ت ثات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی اور جلیل القدر صحابی حضرت سعید بن زی نے کہا:

1

لوگوں اَ کو اِحد تمہاری اس . عملی کے . . پھٹ کر تم پَ ڑے تو بھی بجا ہے۔

حضرت ۰ رضی اللہ عنہ جو صحابہ کرام میں فتنہ وفساد کی پیشین گوئی کے . سے .ڑے حافظ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت المناک پ فرماتے ہیں:

آہ! عثمان کے قتل سے اسلام میں وہ رخنہ پڑَ ی جو اَب قیامت ت بند نہ ہوگا۔

حضرت ثمامہ بن عدی رضی اللہ عنہ کو جو صنعائے یمن کے والی تھے، اس کی خبر پہنچی تو رو پڑے اور فرما ی: افسوس! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان نشینی جاتی رہی۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ . ت جیوں گا، ہنسی کا منہ نہ دیکھوں گا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرما ی:

عثمان مظلوم مارے گئے، ۰ ا کی قسم! ان کا ۰ مہ اعمال دھلے کپڑے کی طرح پ ک ہو َ ی۔

حضرت زی بن ۰ . ت رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی . سات جاری تھی۔

حضرت ابوہری ہ رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ . بھی اس سا کا ذکر آ ت تو بے اختیار رونے لگ جاتے۔ 1

حضرت عثمان کی جان کی قدر و قیمت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پ فرما ی:

---

1 سیر الصحابۃ: ج ۱ ص ۱۹۲، ۱۹۳/

[Website: DifaAhleSunnat.com]

1

ترجمہ: اگر تمام لوگ حضرت عثمان کے قتل پر جمع ہو جاتے تو ان کو پتھروں کا عذاب دیا جاتا جیسا کہ قوم لوط کو عذاب دیا گیا تھا۔

حضرت عثمان سے بغض رکھنے والے کو اللہ ذلیل کرے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا، آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بہترین اعمال واخلاق کا تذکرہ فرمایا، پھر اس شخص سے فرمایا:

2

ترجمہ: شاید یہ بات تم کو بری لگتی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، حضرت ابن عمر نے فرمایا: اللہ تم کو ذلیل کرے۔

حضرت علی کا دمِ عثمان سے براءت کرنا اور قاتلوں پر لعنت کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے کہہ رہے ہیں:

3

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری طرف عثمان کے خون سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔

1

2

3

حضرت محمد بن حنفیہ سے روای۔ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ . ت پہنچی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پ لعنت کرتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرما :

1

۔ جمہ: میں بھی ان پ لعنت کر۔ ہوں، پھر ان کے لیے دو ی تین مرتبہ . دعا فرمائی کہ اللہ ان پ زمین میں اور پہاڑوں پ بھی لعنت . سائے۔

حضرت عثمان کی . ائی بیان کر۔ ان کے قتل پ معاو۔ کے مثل ہے

حضرت عبد اللہ بن حکیم کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کی شہادت کے بعد کسی خلیفہ کے قتل پ مدد نہیں کروں گا:

2

۔ جمہ: ان سے کہا َ ی کیا آپ نے ان کے قتل پ امداد کی تھی؟ فرما (نہیں بلکہ) میں ان کی . ائی کر۔ ان کے قتل پ امداد سمجھتا ہوں۔

حضرت عائشہ کی نگاہ میں حضرت عثمان کا مقام و مرتبہ اور کتابتِ وحی

عمر بن ا. اہیم یشکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری . نی ای مرتبہ حضرت عائشہ

1

2

[Website: DifaAhleSunnat.com]

رضی اللہ عنہا کی · مت میں حاضر ہو اور عرض کیا: اے ام المؤمنین! آپ کے ای . بیٹے نے مجھے آپ کے پ س سلام دے کر بھیجا ہے اور کہا ہے کہ لوگ تو حضرت عثمان کے . رے میں طرح طرح کی . تیں کررہے ہیں آپ ان کے . رے میں کیا کہتی ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرما ی: جو شخص حضرت عثمان کو اللہ کی رحمت سے دور کرے اللہ تعالی اس پ لعنت فرمائے۔ یہ . ت انہوں نے تین مرتبہ فرمائی، اس کے بعد فرما ی:

1

ت جمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے اپنی ران مبارک حضرت عثمان سے لگا رکھی تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش نی سے صاف کررہی تھی اوران پ وحی · زل ہورہی تھی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد د ے اپنی دو بیٹیوں کی شادی ان سے کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما ی کرتے تھے: اے عثمان! (وحی کو) لکھو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالی اپنے اسی بندہ کو وہ مقام فرماتے ہیں جس پ بہت زی دہ مہر. نی کا اظہار فرما ۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا حضرت عثمان کا دفاع کر·

ای مرتبہ ای متعصب مصری شخص حج کرنے کے لیے مکہ آی ، بیت اللہ میں اس نے

1

کچھ لوگوں ک حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے دیکھا، تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے اسے بتای کہ یہ قریشی لوگ ہیں، اس نے پوچھا ان میں کون .رگ تشریف فرما ہیں؟

لوگوں نے جواب دی: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس کے بعد اس شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں آپ سے کچھ سوالات کر· چاہتا ہوں آپ مجھے ان کا جواب دیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمای: پوچھیں، اس نے کہا آپ جا ہیں کہ حضرت عثمان نے غزوہ احد سے راہِ فرار اختیار کی تھی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمای: جی ہاں۔ کیا آپ جا ہیں کہ حضرت عثمان غزوہ .رمیں شری نہیں ہوئے تھے؟ اس نے دوسرا سوال کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمای: ہاں، میں یہ بھی جا ہوں۔ کیا آپ یہ بھی جا ہیں کہ حضرت عثمان بیعتِ رضوان میں شری نہیں تھے؟ اس نے تیسرا سوال کیا۔ ہاں میں جا ہوں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمای۔ یہ سن کر اس شخص نے خوش ہو کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو داد دیتے ہوئے اللہ اکبر کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمای: اب میں تیرے سامنے حقیقت کو آشکارا کر· ہوں، ان کا غزوہ احد سے راہِ فرار اختیار کر· (تیرے قول کے مطابق) اس کا جواب یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی نے ان کی بخشش فرما دی اور انہیں معاف کر دی ہے، (یعنی قرآنِ کریم میں واضح الفاظ میں معافی کا بیان ہے۔) اور ان کا غزوہ .رمیں شری نہ ہو· تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ان کے عقد نکاح میں تھیں اور ان دنوں وہ بیمار تھیں، جس کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غزوہ .رمیں شری ہونے والوں کے بقدر ا. اور مال غنیمت کا حصہ ، (یعنی انہیں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمار

[Website: DifaAhleSunnat.com]

داری کی اجازت دی تھی، اس لیے انہیں . رمیں شرکاء کے . ا. ا. بھی اور مالِ غنیمت میں حصہ بھی ۔) اوران کا بیعت رضوان میں شر یہ نہ ہو، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اَ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی مکہ میں ان سے زیہ دہ کوئی عزیہ ہو۔ توان کی جگہ اسے بھیجتے، پھر اس موقع پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دا ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایہ: یہ ہاتھ عثمان کے . لہ ہے، پھر اس د ت مبارک کو اپنے ہاتھ پہ مارا اور فرمایہ: یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔ (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام اتنا بلند ہے کہ تمام صحابہ میں آپ نے انہیں اپنا قاصد بنا کر روانہ کیا، اور آپ نے اپنے دستِ مبارک کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دے کر اُن کے . لے بھی بیعت کی، یہ تو بہت . ڑے اعزاز کی . ت ہے، نیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے تمام صحابہ سے بیعت لی گئی اور اللہ رب العزت کو یہ منظر ایسا پسند آیہ کہ اس کا ذکر قرآنِ کریم سورہ فتح میں کیا۔)

اس کے بعد اس شخص سے فرمایہ: اب اپنے اعتراض کے (جوا. ت کو) اپنے ساتھ لے اور (یہاں سے) جا۔ 1

ازواج اور اولاد

آپ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیہں کیں:

ا...... پہلی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صا ادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں، حبشہ کی ہجرت میں وہ آپ کے ساتھ تھیں، واپس آکر مدینہ منورہ کی ہجرت میں شریہ ہو ، ایہ سال زنہ ہ رہیں، ۲ھ میں غزوۂ . ر کے موقع پہ وفات پہ ئی، ان سے عبداللہ نہ می ایہ فرزنہ تولد ہوا تھا جس نے بچپن ہی میں وفات پہ ئی۔

1

۲......اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی صا ادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے ۳ھ میں نکاح ہوا، انہوں نے بھی نکاح کے چھ سات . س بعد ۹ھ میں وفات پ ئی، ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اس کے بعد . ذیل نکاح کئے:

۳......فاختہ . ... غزوان: ان کے بطن سے بھی ای فرز تولد ہوا، عبد اللہ م تھا، لیکن وہ بھی بچپن ہی میں فوت ہو ے۔

۴......ام عمرو . ... جندب: ان کے بطن سے عمرو، خالد، ا ن، عمر اور مریم پیدا ہوئے۔

۵......فاطمہ . ... ولید: یہ حضرت عثمان کے صا ادے ولید اور سعید کی ماں ہیں۔

۶......ام لبنین بن عیینہ: ان سے عبد الملک پیدا ہوئے، انہوں نے بچپن ہی میں وفات پ ئی۔

۷......رملہ . ... شیبہ: عائشہ، ام ا ن اور ام عمروان کے بطن سے تولد ہو ۔

۸...... ئلہ . ... الفرافصہ: شہادت کے وقت موجود تھیں، ان کے بطن سے مریم . ... عثمان پیدا ہو ۔ صا ادوں میں سے مور حضرت ا ن ہوئے، انہوں نے بنو امیہ کے عہد میں خاصا اعزاز حاصل کیا۔ رضی اللہ عنہم۔ 1

1 سیر الصحابۃ: ج ۱ ص ۲۱۳، ۲۱۴/

[Website: DifaAhleSunnat.com]